الحمد للّٰہِ وَ الُمنّہ

نقلیات

از

حضرت بندگی میاں سید عالمؒ ابن
حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؓ

مترجم

باہتمام دارُالاِشاعت کُتب سلف الصّالحین المعروف جمعیۃ مہدویہ
دائرہ مشیر آباد حیدر آباد دکن

۱۳۷۶ھ

التماس

مصدقان حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰن خاتم ولایت محمدی ﷺ سے التماس ہے کہ جامع نقلیات ہذا حضرت بندگی میاں سید عالم رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر مبارک حضرت بندگیمیاں سید برہان الدینؒ نے شواہد الولایت میں اس طرح کیا ہے۔

بندگی میراں سید یعقوبؓ کی چوتھی زوجہ بی بی سارہ تھیں ان سے ایک فرزند بزرگوار گروہ مبارک میں نامدار ہوئے جن کا لقب فانی فی اللہ باقی باللہ ہے جو اپنے جد مقتدائے عالم مہدی موعود علیہ السلام کی اتباع کے ہر دم قاصد رہے ان کا نام مبارک بندگیمیاں سید عالمؒ اسی زمانہ میں تھے آپ کا وصال ہو کر بارہ سال ہوئے ہیں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی اتباع میں آپکی ذات اس زمانہ میں ایک عجیب نشانی تھی۔

مولف اخبار الاسرار میاں سید اللہ بخشؒ نے حضرتؒ کا ذکر مبارک اس طرح فرمایا ہے

بندگی میراں سید یعقوبؓ کی چوتھی زوجہ بی بی سارہ بنت ننھے میاںؒ تھیں آپ کا مولفہ رسالہ کشف الاسرار ثبوت مہدیت میں ہے بی بی سارہ کے شکم سے ایک فرزند نامدار ہوئے جن کا لقب فانی فی اللہ باقی باللہ اور نام بندگیمیاں سید عالم بنی اسرائیل ہے آپ کا سلسلہ تربیت اور صحبت بندگی میاں سید نور محمدؒ (خاتم کار) سے ہے۔ تاریخ وصال ۱۹/ماہ رمضان المبارک اور مدفن ضلع بیڑ ہے۔

حضرت بندگی میاں سید عالمؒ کے جمع کردہ نقلیات کا ایک نسخہ ۱۲۶۹ھ کا لکھا ہوا فقیر کو دستیاب ہوا اور ایک نسخہ ۱۲۷۲ھ کا لکھا ہوا ملا ان دونوں نسخوں کے مقابلہ سے یہ نسخہ تیار کیا گیا جو معہ ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا گیا

از

احقر دلاور

............☆☆☆............

بِسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کیلئے ہے پالنے والا عالمین کا اور آخرت کی بھلائی متقین کیلئے ہے اور درود و سلام اللہ کے رسول محمد ﷺ اور آپ کے تمام آل اور اصحابؓ پر۔

﴿1﴾ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ایک معاملہ دیکھا اور بحالت زاری حجرے سے باہر آئے برادروں نے عرض کیا میانجی اس قدر زاری کس سبب سے ہے میاںؓ نے فرمایا کہ بندے کو آخر زمانے کے مرشدین دکھلائی دیئے انکی گردنوں میں طوق اور ہاتھ پیر میں زنجیر ڈالکر فرشتے ان کو دوزخ کی جانب لیجاتے تھے کیونکہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کی جگہ بیٹھ کر عصر اور مغرب کے درمیان بیانِ قرآن کئے تلقین ذکر کئے پسخوردہ اور سویت کئے لیکن ان کے یہ کام نہ حکم خدا سے ہوئے نہ رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے نہ مہدی موعود علیہ السلام کی اجازت سے نہ مرشد کی اجازت سے محض نفسانیت کی جہت سے بڑائی اور تن پروری کی خاطر انہوں نے یہ کام کیا ان کیلئے قیامت کے روز اس طرح کا عذاب ہے۔

﴿2﴾ نقل ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ نے بھی ایک معاملہ اسی طریق سے دیکھا اور فرمایا کہ بندے کو آخر زمانے کے مرشدین دکھلائی دیئے بیحد عذاب میں مبتلا ہیں نہیں چاہیئے کہ کوئی شخص مرشدی کی ہوس کرے جس طرح بھی ہوان فقیروں کے پاس جو مدّعا مہدی علیہ السلام پر ہوں صحبت میں رہیں یہی بات بہت اچھی ہے ورنہ دین کا کوئی فائدہ نہیں جن اشخاص سے دین کا فائدہ نہیں ان کی صحبت سے انکے دوگانہ سے انکی مشت خاک سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

﴿3﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ شخص ہے جو ہر حال صبح اور شام کی گھڑیوں میں حق تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ رہے۔

﴿4﴾ نقل ہے کہ میاں جلال نے ترک دنیا کیا اور اپنے جو کچھ گناہ تھے میاں سید نور محمدؓ کے سامنے عرض کیا میاں نے فرمایا کہ دُرّے کھانا چاہیئے وہ راضی ہوئے میاں نے اپنے روبرو اُن کو دُرّے مارنے کا حکم دیا اُن کو دُرّے مارتے وقت بھائی ماجی نے نرمی سے کام لیکر اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا میاں نے فرمایا سب تعزیر برباد ہوئی ازسرنو ماریں میاں جلال راضی ہوگئے میاں نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے بخشدیا۔

﴿5﴾ نقل ہے کہ بندگی میاں سید محمودؒ کے حضور میں کسی نے اپنا یہ گناہ بیان کیا کہ نفاس کی حالت میں عورت سے

ہم بستر ہوا میاں نے فرمایا کہ اس کا کوئی کفّارہ نہیں ہے اس حرکت سے باز رہے تو خدائے تعالیٰ بخشدے گا، نیز میاں سید نور محمدؒ کے زمانے میں بھی ایسا حکم ہوا۔

﴿6﴾ نقل ہے کہ میاں سید نور محمدؒ کے دائرے میں رمضان کے مہینے میں لاڈبی کی زچگی ہوئی تو انہوں نے میاں سے عرض کیا کہ کیا حکم ہے میاں نے فرمایا کہ روزے مت رکھو اور تیس پائلی گیہوں دیدو لاڈبی نے کہا میں ساٹھی دینے کی استطاعت رکھتی ہوں کیا حکم ہے میاں نے فرمایا اس کی کوئی حاجت نہیں لاڈبی نے کہا ایک اور بھی سبب ہے میاں نے فرمایا وہ تم جانیں پھر لاڈبی نے ساٹھی ادا کی۔

﴿7﴾ نقل ہے کچھ برادر خراسان سے (گجرات) آئے میاں سید خوندمیرؓ نے ان سے پوچھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی کیا خبر ہے آنیوالوں نے عرض کیا اے میاں سید خوندمیر اب معاملہ ایک طور پر ہے میاں نے حیرت سے پوچھا کہ کیا سبب ہے واضح کہو انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے اکثر حضرت مہدی علیہ السلام خاموش رہا کرتے تھے اب حضرت مزاح فرماتے ہیں اور ہنستے ہیں یہ سنکر میاںؓ نے فرمایا اپنے مالک کو ہنستا ہوا پائے تو اپنی خوش نصیبی جانو۔

﴿8﴾ نقل ہے کہ ایک وقت میاں سید خوندمیرؓ قہقہہ مار کر ہنسے مہاجروںؓ نے کہا کہ ہنسی میں قہقہہ گناہ ہے میاںؓ نے فرمایا کیا عجب کہ گناہ ہو مہاجروںؓ نے کہا یہ جانکر آپ کس طرح ہنسے میاںؓ نے فرمایا کہ دنیا کبھی اس بندے کی نظر میں نہیں آئی تھی حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان پر فرمان ہوا کہ اے سید خوندمیر ہماری جو صنعت ہے ایک بار نظر کر کے دیکھ، یہ بندہ بلا فرق حق تعالیٰ کی حضور میں رہنے کے باعث یہ عرض کیا کہ اے بارخدا میرے اور تیرے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے دنیا کو کس طرح دیکھوں اسکے بعد خدائے تعالیٰ کا حکم قہقہہ کو ہوا (جب قہقہہ میرے سامنے آیا) تو میں ہنسا چند پردے درمیان میں آ گئے تب میں نے دنیا کو دیکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا عجب ہیکہ (قہقہہ کے ساتھ ہنسنا) گناہ ہو۔

﴿9﴾ نقل ہے کہ بڈھن خاں نے اپنے گاؤں میں جس کا نام ادوندرہ تھا بندگی میاں شاہ نظامؓ کو لا کر رکھا جب ہمایوں بادشاہ کے گجرات آنیکی خبر پہنچی تو بڈھن خاں نے شاہ نظامؓ سے رخصت لیکر ایک فرزند اور ایک گھوڑے اور تلوار کیساتھ برہان پور جانے کا ارادہ کیا اس شرط کیساتھ کہ حضرت میرے وقت آخر کی مجھے خبر دیں بندگی شاہ نظامؓ نے اسکی یہ درخواست قبول کی اور دستِ کرم اس کے سر پر رکھا جب ایک مدت کے بعد اس کا وقت آخر آپہنا تو وہ کسی طرف مامور ہو کر گیا ہوا تھا شاہ نظامؓ اسکے گھر جا کر اس کے وقت آخر کے قریب ہونیکی خبر دیکر واپس ہوئے اس کے گھر کے لوگوں نے نوکر کے ذریعہ اس کو اطلاع دی کہ شاہ نظامؓ نے تشریف لا کر یہ فرمایا ہے کہ تمہارے اور میرے درمیان جو اقرار تھا اس کا وقت نزدیک آپہنچا ہے نوکر کو دیکھ کر بڈھن خاں نے جلدی سے وہاں سے کوچ کیا ایک رات اپنے گھر میں رہکر بندگی شاہ نظامؓ کی جانب روانہ ہوئے

اثناء راہ میں موضع ہروج میں وفات پائے وہاں سے ان کو ڈولی میں رکھ کرادوندرہ لایا گیا شاہ نظامؒ نے شاہ عبدالرحمٰنؒ کو فرمایا کہ اپنے حظیرے میں رکھنے مت دو اور کہدو کہ تمہارے ہی مقبرے میں دفن کریں اس موقع پر بعضوں نے عرض کیا کہ میانجی ایسا کیوں کرتے ہیں ۔ اس نے ترک دنیا کیا اور ہجرت کی محنت اٹھائی اس کی رعایت رکھنی چاہیئے فرمایا کیسے رکھوں آخر چند مہینے کے بعد ایک رات اسکی قبر پر جاکر شاہؒ نے فاتحہ پڑھی اور زبان مبارک سے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اے میاں نظام ہم نے تیری دوستی کی حرمت سے اس کو بخشدیا ۔

﴿10﴾ نقل ہے کہ ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں جس کسی وقت میں رسول اللہ ﷺ کو خالی پیٹ دیکھتی یہ کہتی تھیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میری جان آپ پر فدا ہو آپ کا پیٹ خالی ہے تو آنحضرت ﷺ فرماتے تھے اے عائشہ سب پیغمبر ایسے ہی رہا کرتے تھے ۔

﴿11﴾ نقل ہے بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہِ حیات میں جو کی روٹی بھی ہم نے کسی وقت پیٹ بھر کر نہیں کھائی آنحضور ﷺ کے بعد یہ ہماری بیدینی ہے جو پیٹ بھر کر کھاتے ہیں ۔

﴿12﴾ نقل ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ نے بی بی فاطمہؓ کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی آنکھوں میں پانی لاکر سجدہ میں گئے کہا اے بار خدا میں دنیا کی الفت نہیں رکھتا فاطمہ نے یہ عمل کیوں کیا بی بی فاطمہ یہ سنتے ہی انگوٹھی اُتار کر پیغمبر علیہ السلام کو بھیجدی آنحضرت ﷺ نے (اسکی قیمت) فقیروں میں بانٹ دی ۔

﴿13﴾ نقل ہے بی بی فاطمہؓ کو خدائے تعالیٰ نے دو کرتے دیئے ایک نیا اور ایک پرانا نیا کرتا راہِ خدا میں دیکر پرانا بی بیؓ نے پہن لیا رسول اللہ ﷺ نے سنکر فرمایا اگر فاطمہ یہ عمل نہ کرتی تو میں اسے اپنی دختر نہ کہتا ۔

﴿14﴾ نقل ہے رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ پچھلی شب میں بی بی فاطمہؓ کے گھر آئے اور آواز دی بی بیؓ نے جواب دیا پیغمبر ﷺ نے فرمایا کیا تو سو رہی ہے بی بیؓ نے جواب میں کہا دوگانے پڑھتی ہوں اور حسن و حسین کو سمجھاتی ہوں رسول ﷺ نے فرمایا اگر ایسا نہ کرتی تو تجھے اپنی دختر نہ کہتا ۔

﴿15﴾ نقل ہے کہ ایک رات امام حسینؓ کعبتہ اللہ میں آکر نہایت زاری کے ساتھ مناجات کر رہے تھے خواجہ حسن بصریؒ نے رونے کی آواز سنکر کہا کہ شائد کوئی گنہ گار ہے جو اتنی زاری کرتا ہے جب انہوں نے آکر دیکھا کہ امام حسینؓ ہیں تو کہا اے جگر گوشۂ رسول اللہ ﷺ آپ کے لئے اتنی زاری کا کیا باعث ہے تو امام حسینؓ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ ڈراتو اپنے قریبی رشتہ داروں کو تو میں بے فکر نہیں ہوں ۔

﴾16﴿ نقل ہے کہ ایک بندۂ خدا کی وفات ہوئی اولیاء اللہ سے ایک ولی نے دیکھا کہ اس شخص کے دونوں پاؤں زنجیر کی ایک کڑی میں بندھے ہیں پوچھا کہ تیرے پیر اس طرح ایک جگہ کیوں باندھے گئے ہیں اس نے کہا ایک بار میں صحت کی حالت میں رہکر بھی نماز کی جماعت میں نہیں گیا اس سبب سے ایسا کئے۔

﴾17﴿ نقل ہے کہ میاں شاہ دلاورؓ کے دائرے میں ایک دن (بیک وقت) دوبار سویت ہوئی میاںؓ مذکور نے فرمایا کہ ہم ناکاروں میں شامل ہوگئے یہ سنکر برادروں نے بہت زاری کی اور کہا کہ خدائے تعالیٰ نے ہماری بندگی کا عوض ہم کو دنیا ہی میں دیدیا کہ آج دوبار سویت ہوئی، طالبانِ خدا ایسے تھے۔

﴾18﴿ نقل ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا مہاجروں کو چاہیئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی روش پر رہیں ہر روز فتوح نہ لیں۔

﴾19﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام شیخ کھٹوؒ کے روضے میں آکر فرمائے ان کا نام سید محمد عارف ہے۔

﴾20﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام تلنگانہ کی جانب روانہ ہوئے اور فرمائے یہ زمین بے ایمانی سے سوختہ ہوئی ہے بالآخر واپس ہوئے اور وہاں نہیں گئے۔

﴾21﴿ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ خدا تمہیں دے تھوڑا ہو یا بہت اس کا عشر دو اگر روٹیاں ہوں، تھوڑی ہوں یا بہت ان کا عشر دو اگر تھوڑی سی روٹی ہو تو اسی میں سے تھوڑی چیونٹیوں کو ڈالو۔

﴾22﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے نوبت کیلئے بہت تاکید کی اور فرمایا کہ یہ دین کا عمل ہے اور دین کے ارکان سے ہے پھر آپؑ نے فرمایا اگر تین برادر ہوں تو ایک ایک پاس ایک برادر نوبت ادا کرے۔

﴾23﴿ نقل ہے میاں سید محمودؓ کے زمانے میں (ہجرت کے دوران میں) راستے میں رمضان کا چاند دیکھا گیا خبر آئی کہ آج چاند نہیں ہے میاں نے حکم دیا کہ کھاؤ جب کھانے بیٹھے تو بعضے کھارہے تھے اور بوبو کھا چکی تھیں اور پانی نہیں پی تھیں کہ معتبر گواہ کے ذریعہ خبر آئی کہ تحقیق چاند دیکھا گیا ہے آخر بوبو کو پانی پینے کے سبب سے میاں نے فرمایا کہ ساٹھ پائیلی گیہوں دیں اور پانی پئیں انھوں نے اسطرح پانی پیا۔

﴾24﴿ نقل ہے کہ اس خبر کے باوجود بعضے اشخاص روزے نہ رکھے اور بعض عورتیں ضرورت کی ادویہ استعمال کیں چاند کی تحقیق ہونے پر ان سے ہر ایک سے ساٹھ پائیلی گیہوں لئے گئے۔

﴾25﴿ نقل ہے کہ حدیث ہذا ہر نشہ آور چیز حرام ہے کے بیان میں کسی بزرگ نے فرمایا ہے کہ شراب کے حرام

ہونے کے بارے میں ایک روایت ہے کہ ایک روز حضرت حمزہؓ نے شراب پی کر بی بی فاطمہؓ کی اونٹنی کا پیچھا کیا حضرت علیؓ نے جا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے گلہ کیا تو رسول اللہ ﷺ اٹھکر حمزہؓ کے پاس تشریف لے گئے دیکھا کہ پراگندہ باتیں کرتے ہیں آنحضرت ﷺ وہاں سے واپس ہوگئے اور ان کے سامنے نہیں ٹھیرے پھر علیؓ سے آ کر آپؐ نے فرمایا اے علی یاد رکھو اور دیکھو کہ فاطمہ کی اونٹنی کا زخم ایک دن حمزہ کو کیا دکھلاتا ہے جب جنگِ احد میں حمزہؓ پر مصیبت گذری تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی تم نے دیکھا کہ فاطمہ کی اونٹنی کے زخم نے حمزہ کے ساتھ کیا کیا، دیگر یہ کہ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت نے ایک جگہ شراب نوشی کی سب نشہ میں مست ہوگئے ہر ایک نے تلوار کھینچ لی ایک بڑی جنگ ہونے میں کوئی بات باقی نہیں تھی، جب یہ دو حادثے ہوئے تو حالتِ مستی میں نماز حرام ہونے کی آیت نازل ہوئی فرمان ہوا کہ نماز کے نزدیک نہ ہوں اس حال میں کہ تم مست ہوں از روے عقل صحابہؓ اور دیگر لوگوں نے تامل کیا کہ یہ شراب کے مطلقاً حرام ہونیکی دلیل ہے کیونکہ نماز ہر روز پانچ وقت فرض ہے اور شراب کا اثر طویل ہوتا ہے جب نماز عشاء کے بعد پیا تو صبح کی نماز کا کیا حال ہوگا اور جب بوقت چاشت (دس بجے دن میں) پیا تو ظہر کی نماز کا کیا حال ہوگا اس خوف سے بعض نے شراب کو بالکل چھوڑ دیا اس کے بعد شراب مطلقاً حرام اور نجس عین ہونے کی آیت نازل ہوئی یہ روایت ایک ملفوظ سے لی گئی ہے۔

﴿26﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص عمل کرے اور اس کے عمل سے فائدہ نہ ہو تو وہ عمل ضائع ہے اُس سے نہ آخرت کا فائدہ ہے نہ دنیا کا۔

﴿27﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ تنہائی بہتر ہے یا دوئی (کسی کی سنگت) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا دوئی بہتر ہے اگر دوئی نہوتی تو یگانگی کی قدر کوئی شخص کیسے پہچانتا [یہ نقل شریف حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے منقول ہے ملاحظہ ہوزادالناجی مطبوعہ صفحہ ۲۲]۔

﴿28﴾ نقل ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا طالب خدا چاہتا ہے کہ ایک دم بھی فراق نہ ہو لیکن طالب کی خیریت اسی میں ہے کہ کبھی فراق ہو اور کبھی وصال۔

﴿29﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چاند دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، افسوس کیوں نہیں کرتے کہ عمر ضائع گئی موت نزدیک آئی اپنے گناہوں کی معافی کیوں نہیں مانگتے تائب کیوں نہیں ہوتے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ عاقبت کا کیا حال ہوگا۔

﴿30﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سو سال دائرہ میں رہا بالآخر ایک روز دنیا کی طلب میں دائرہ کے باہر جا کر مر گیا تو وہ کافر ہوا اور اگر کوئی شخص سو سوال دنیا کی طلب میں رہا اور آخرِ وقت ترک دنیا کر کے دنیا

کے گھر سے نکل کر دائرہ کی طرف روانہ ہو کر مر گیا تو وہ مومن ہے۔

﴾31﴿ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس وقت کوئی شخص گناہ کرتا ہے ایمان اس سے دور ہو جاتا ہے اور جب توبہ کرتا ہے تو ایمان واپس آتا ہے کیونکہ دو ایمان ہیں ایک تو وہ جو رسول ﷺ کا نور ہے پیدائش کی خمیر میں ہے اور وہ دور نہیں ہوتا دوسرا ایمان قرآن اور مرشد کی ہدایت کا نور ہے یہ نور دور ہوتا ہے جب دونور ہوں تو راستہ چل سکے گا جیسے کہ آنکھ آفتاب کے مقابل ہے اگر آفتاب ہے اور آنکھ نہیں ہے تو کیا دیکھے گا اگر آنکھ ہے اور آفتاب بھی ہے تو راستہ چل سکے گا۔

﴾32﴿ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے بعض مہاجروںؓ نے عرض کیا کہ عورت بچے بہت پریشان کرتے ہیں اگر خوندکار کی رضا ہو تو ہم ان کو علیحدہ کر دیتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ان کے ہاتھ پکڑ کر بہشت میں جاؤ اپنے سے علیحدہ مت کرو خدائے تعالیٰ ان کے ذریعہ سے تم کو بہت اجر دیتا ہے صبر کرو یہی بڑا کام ہے۔

﴾33﴿ نقل ہے کہ ایک طالب خدا کا وصال ہوا حضرت مہدی علیہ السلام نے انکے حق میں کوئی بشارت نہیں دی برادروں نے عرض کیا اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے توجہ کر کے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تیرے واسطہ سے ہم نے اس کو بخشدیا یاروں نے پوچھا اس کا گناہ کیا تھا فرمایا جب کبھی اسکو اضطرار ہوتا تو نفس اس کو اس خطرہ میں ڈالتا تھا کہ تیرے قرابت دار کچھ نہیں بھیجتے جس سے تیری گذر اوقات ہو۔

﴾34﴿ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کسب کرنا کیسا ہے فرمایا مومن کیلئے کسب روا ہے پھر آپ نے فرمایا جس شخص کو پیغمبروں کا مقام حاصل ہو اس کیلئے روا ہے وہی کسب کے حدود قائم رکھ سکے گا پھر اس نے پوچھا کہ حدود کیا ہیں فرمایا پہلی یہ کہ خدا پر بھروسہ رکھے کسب پر نظر نہ کرے دوسری یہ کہ پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا کرے تیسری یہ کہ ہمیشہ یادِ خدا کرے چوتھی یہ کہ حرص نہ کرے اتنی غذا جس سے زندگی برقرار رہے اور اتنا کپڑا جس سے ستر عورت ہو سکے اس پر اکتفا کرے پانچویں یہ کہ عشر کما حقہ ادا کرے چھٹی یہ کہ بندگانِ خدا صادقین کی صحبت میں رہا کرے ساتویں یہ کہ ہمیشہ اپنے آپکو ملامت کرتا رہے اگر ان حدود کو قائم رکھے تو خدائے تعالیٰ اس کو ترک دنیا روزی کرے اگر ان حدود کو توڑے تو اس کو ایمان نصیب ہونا محال ہے۔

﴾35﴿ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ ہزار طالبان خدا کو رکھ سکے گا اور ایک طالب دُنیا کو نہیں رکھ سکے گا۔

﴿36﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہم اپنے پر بہت مشقت ڈالتے ہیں تب صدقۂ محمد ﷺ کے لائق ہوتے ہیں ورنہ ہم کو محمد کا صدقہ کیسے پہنچے گا۔

﴿37﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا معروف اللہ ہی کی ذات ہے۔

﴿38﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے بعض صحابہؓ نے پوچھا کہ خوندکار کو کبھی کوئی خطرہ آتا ہے فرمایا ایک روز میں جماعت خانہ کے راستہ سے جارہا تھا راستے میں ایک گڑھا دیکھا تب یہ خطرہ آیا کہ اس کو برابر کردینا چاہیئے تاکہ برادروں کو ایذا نہ ہو۔

﴿39﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ایمان کا یہ شرف ہیکہ وہ بندے کے دل میں روشن ہے جس وقت بندے سے کوئی گناہ صادر ہوتا ہے تو نورِ ایمان ناپید ہو جاتا ہے چنانچہ خدائے تعالیٰ نے خبر دی ہے جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے وہی ہیں جن کیلئے امن ہے اور وہی ہیں راہ پائے ہوئے۔

﴿40﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اہل وعیال رکھنے والوں کو تنہا اشخاص پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ وہ بہت ساروں کی بار برادری کرتے ہیں اس سبب سے ان کا اجر زیادہ ہے۔

﴿41﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک برادر سے پوچھا تم کو فراغ ہے اس نے کہا فراغ ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ ظاہری فراغ نہیں پوچھتا یہ پوچھتا ہے کہ کیا تم اپنے خدا کے ساتھ ہیں۔

﴿42﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو خدا نے تلوار بھیجی تھی نماز کے لئے ایک جگہ اُترے تھے وہیں بھول گئے جب وہاں سے دور نکل گئے تو برادروں نے وہ تلوار یاد دلائی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا وہ بھول کر وہیں چھوڑ دیگئی برادروں نے کہا تلوار بہت اچھی تھی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا خواہ کتنی ہی اچھی ہو اگر تمام دنیا کے ایک روز کے خرچ کے برابر بھی ہو تو پھر بھی دنیا ہی ہے خدائے تعالیٰ نے تمام دنیا کی پونجی کو قلیل فرمایا ہے۔

﴿43﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر ہر روز یہاں (فی کس) ایک چیتل مقرر ہوتا تو بہت سے لوگ آتے کیونکہ نفس مقید آمدنی کو قبول کرتا ہے مطلق آمدنی کو نہیں قبول کرتا اگر ایک لاکھ تنکہ (سونے کا سکہ) مطلق آمدنی کی راہ سے آتا ہے تو بھی نفس نہیں قبول کرتا مگر مقررہ طور پر یک چیتل (تانبے کا سکہ) بھی ہو تو نفس اس سے راضی ہوتا ہے۔

﴿44﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے بندہ کو اس وقت بھیجا کہ تمام جہان میں دین کے کام دُنیا کیلئے ہو رہے تھے نماز، روزہ، حج، قرآن خوانی اور مشائخی سب کام نصیبِ دنیا کے لئے ہو گئے تھے خدا کے

واسطے کوئی شخص کوئی عمل نہ کرتا تھا بندہ کو خدائے تعالیٰ نے اس لئے بھیجا کہ لوگوں کو خدا کا راستہ دکھلائے بہت سارے لوگ جھٹلائے اور مومنوں نے تصدیق کی۔

﴿45﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؒ سے فرمایا کہ اے سید خوندمیر جس کو خدائے تعالیٰ اپنا دوست بنالیتا ہے بہت سے لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں یہی بات ہے۔

﴿46﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ سے اپنے کانوں سے سنتا ہوں زبان سے تم کو پہنچاتا ہوں خواہ باور کریں یا نہ کریں خدا جانے تم جانے۔

﴿47﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت **يد الله فوق ايديهم** کے معنی اس طرح فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے سب مفسروں نے ہاتھ کا معنی قبضہ قدرت ہونا بیان کیا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا سمجھ رکھتے ہیں خدائے تعالیٰ کا وصف یہ ہے کہ کوئی چیز اس کے جیسی نہیں وہ سننے والا دیکھنے والا ہے خدا کو دستِ صاحبی ہے لیکن کسی کے جیسا نہیں ہے۔

﴿48﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس وقت مہدی آئے رسم و عادت و بدعت دور ہوں۔

﴿49﴾ نقل ہے کہ حضرت میراں سید محمودؒ کے گھر میں ایک کنیز آئی تھی حضرت میراںؒ نے بی بی سے فرمایا بندہ کے سامنے بندہ روا نہیں ہے اس کو آزاد کرو تو بندہ گھر آئیگا بی بیؒ نے اسی وقت کنیز کو آزاد کیا۔

﴿50﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس کے گھر میں کنیز یا غلام ہو اس کو ایمان ہونا محال ہے۔

﴿51﴾ نقل ہے کہ اس روز حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرے میں اسّی ۸۰ لونڈی اور غلام آزاد ہوئے۔

﴿52﴾ نقل ہے کہ ایک مجرّد طالب خدا کو خدائے تعالیٰ نے گوشت دیا تھا اس نے مصالوں کی جستجو کی حضرت مہدی علیہ السلام نے سنکر فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے تجھے گوشت دیا اور تو مصالہ ڈھونڈتا ہے نفس کی لذت کیلئے۔ اس لذتِ نفس کی خواہش کو چھوڑ اور خدا کی یاد میں رہ۔

﴿53﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن عشق نامہ ہے۔

﴿54﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو ایک جگہہ خدا کا فرمان ہوا کہ یہاں سے روانہ ہو جاؤ حضرت علیہ السلام روانہ ہوئے صحابہؓ کو فرمایا جلد آؤ بعضے آئے اور بعضوں نے آنے میں دیری کی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہ لکڑی کے گھر سے باہر آئے ہیں لیکن ہڈیوں کے گھر سے باہر نہیں آئے۔

﴿55﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام پر بروقت رحلت کسی نے چادراوڑھائی حضرت علیہ السلام نے دور کر کے فرمایا کہ سید محمد چھپا نہیں رہے گا۔

﴿56﴾ نقل ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں حضرت مہدی علیہ السلام سفر میں تھے برادر پیاس کی شدت سے بیتاب ہو گئے انہوں نے ارادہ کرلیا کہ روزے چھوڑیں گے ایک برادر نے کہا حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھنا چاہیئے دوڑ کر حضرت علیہ السلام کے پاس آ کر اس نے احوال کہا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ بیٹھا ہے برادروں سے کہو کہ بندے کے پاس آئیں جب وہ آئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا پانی کے واسطے ایسے بے طاقت ہو گئے کبھی خدا کے واسطے ایسے بے طاقت نہیں ہوئے یہ سنکر برادروں نے زاری کی اور پانی کی خواہش کو بھول گئے روزے نہیں چھوڑے اس روز حضرت مہدی علیہ السلام اسی جگہ رہے سفر نہیں کئے۔

﴿57﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام بیان قرآن فرمارہے تھے ملک برہان الدین نے بیان سنکر شمشیر اور گھوڑا خدا کی راہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے لارکھا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ملک برہان الدین خدائے تعالیٰ تمہاری ذات چاہتا ہے شمشیر اور گھوڑا نہیں چاہتا یہ سنکر ملک اسی وقت تائب ہوے آیت **لن تنالو البرّ** کا بیان تھا۔

﴿58﴾ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آ کر چندروز رہا بینائی کا دعویٰ کرتا تھا مگر نہیں تھی حضرت مہدی علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے کچھ سامان بھیجا تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے سب برادروں میں تقسیم کیا اس نے حضرت علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کیا کہ مجھکو کیوں نہیں دیے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بینائی کہاں گئی کہ ایک ٹکڑے کے واسطے ایسی بے طاقتی کرتا ہے۔

﴿59﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے صحابہؓ نے نوشیرواں کے عدل اور حاتم طائی کی سخاوت کا ذکر کیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حاتم بخیل تھا کیونکہ اس نے اپنی ذات خدا کے حوالہ نہیں کی اور نوشیرواں نے خو اپنی ذات پر انصاف نہیں کیا جو کچھ خدا کا حکم تھا بجانہ لایا۔ پہلے اپنی ذات پر عدل کرکے اس کے بعد دوسروں کو حکم کرنا چاہیئے تھا۔

﴿60﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام دو شخصوں کے ایک جگہ بیٹھنے اور کچھ پڑھنے سے منع فرماتے تھے آپ کی بہت زیادہ کوشش ذکر خدا کے لئے تھی لیکن حضرت مہدی علیہ السلام بندگی میاں شاہ نظامؓ کو نماز فجر کے بعد پڑھاتے تھے دونو ایک جگہ بیٹھ کر قرآن پڑھنا شروع کرتے میاں شاہ نظامؓ سامع رہتے اسکے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبانِ

مبارک سے فرمایا کہ میں سنتا ہوں تم پڑھو میاں نظامؒ نے عرض کیا کہ مجھے یاد نہیں ہے بلکہ دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ پڑھو اس کے ساتھ ہی بندگی میاں نظامؒ نے حافظہ کے ساتھ تمام قرآن پڑھا ایک صحابیؓ اُس مجلس میں آنے لگے وہ نزدیک آئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے اُن پر غصہ کی نظر ڈالی وہ واپس چلے گئے مہدی علیہ السلام نے پڑھانے سے فارغ ہو کر اس صحابیؓ کو فرمایا کہ صاحب اپنے بندے کو آپ تعلیم دے رہا تھا اگر ایک قدم اس سے زیادہ تم آگے رکھتے تو جل جاتے۔

﴿61﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد عزلت اختیار کی انہی سے دین کا معنیٰ رہا اور جن لوگوں نے جمعیت اختیار کی ان سے (دین کی ظاہری) صورت رہی، قیامت تک مہدیؑ کے بعد (دین کی ظاہری) صورت ہی رہے گی یعنے جمعیت بہت ہوگی لیکن دین کا معنی جاتا رہے گا کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے جس وقت چارسو سویت ہوئیں فرمایا کہ بہت خواری ہوئی۔

﴿62﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جس زمانے میں کہ تم کو تکلیف اور رنج مدعیوں (مخالفوں) سے پہنچے تو جانو کہ خدائے تعالیٰ نے تم کو یاد کیا ہے اور تم بندے کے ہو جب فتوح رجوع خلق کی زیادہ ہو تو جانو کہ تم خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے بُھلا دئے گئے اور ہم سے نہیں ہو۔

﴿63﴾ نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے ایک شیخ آیا اور کہا کہ میرا نجی گا نا بندہ اور خدا کے درمیان میانجی (صلح کرنے والا) ہے حضرت علیہ السلام نے یہ دہرہ فرمایا

بہت پرو ونیہر اجس ریجھری یری بسیمٹھ
اپی آپ نراچی بھیوں کاری منیٹھ

﴿64﴾ نقل ہے کہ بی بی ملکانؓ کے والد میاں لاڑ بقدر نو دِرم افیون کھایا کرتے تھے اس مقدار کو دیکھ کر ایک دفعہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بلا کو کتنے دنوں میں کھاؤ گے میاں لاڑ خاموش رہے اور میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا خوندکار یہ ایک دن کی مقدار ہے ان کا ذخیرہ دوسرا ہے حکم ہو تو حاضر کروں فرمایا لاؤ اس کے بعد انہوں نے پٹیاری لا کر پیش کی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اے میاں لاڑ یہ بندے کو دیدو میاں لاڑ نے گذراندیا حضرت مہدی علیہ السلام نے سب فروخت کروا کر سویت فرمادیا اور میاں لاڑ کو حضرت علیہ السلام نے اپنا پسخوردہ پانی پلایا اُس کے بعد ان کو کبھی افیون سے کوئی غرض نہیں رہی لیکن ان کا حال ایسا ہو گیا کہ کوئی ان کو پہچان نہیں سکتا تھا۔

﴾65﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا صورت ہے معنی نہیں تو مردود ہے اور معنی ہے صورت نہیں تو ناقص ہے اور معنی کے ساتھ صورت ہے تو کامل ہے۔

﴾66﴿ نقل ہے کہ میاں یوسفؒ اور میاں سید امین محمدؒ گانے والوں کے گھروں میں جاتے اور حکایتیں سنتے تھے بعض اصحاب نے حضرت مہدی علیہ السلام سے بیان کیا حضرت مہدی علیہ السلام نے ان دونوں کو فرمایا وہاں مت جاؤ انہوں نے عرض کیا کہ میرانجی وہاں ہم وصال کی حکایتیں دیکھتے ہیں۔

﴾67﴿ نقل ہے کہ حضرت میراں سید محمودؒ نے جھانپہ (دائرہ کا پھاٹک) میاں سومار کے حوالہ کیا تھا یک وقت کسی موافق نے آ کر پوچھا کہ میراں سید محمودؒ ہیں؟ میاں سومارؒ نے کہا حجرے میں ہیں اس نے کہا مجھے حجرہ دکھلاؤ میاں سومار نے حجرہ دکھلایا اسکے بعد میراں سید محمودؒ نے میاں سومار کو بہت جھڑک کر فرمایا کہ تم طالب دنیا کے برابر کیوں آئے میاں سومار نے توبہ کیا۔

﴾68﴿ نقل ہے کہ بندگی میراں سید محمودؒ کے دائرے میں اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہوتا تھا زبان سے ہو یا ہاتھ پاؤں سے یا کان سے یا آنکھ سے سب اصحاب اور مہاجروں کو جو دائرے میں رہتے تھے ایک جگہ کر کے معتبر گواہوں سے تحقیق فرماتے تھے اس کے بعد پوچھتے کہ شرع کے رو سے یہ گناہ کرنیوالے کو کیا سزا دینی چاہیئے جو کچھ مہاجرینؓ قرار دیتے اس پر آپ عمل فرماتے اور بغیر مشورے کے حکم نہ فرماتے یہ روش میراں سید محمودؒ کے عہد میں تھی۔

﴾69﴿ نقل ہے کہ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال پاؤں کے درد سے ہوا، ویسا ہی میراں سید محمودؒ کا وصال بھی پاؤں کے درد سے ہوا۔

﴾70﴿ نقل ہے کہ میراں سید محمودؒ نے ایک جگہ دائرہ باندھا وہاں خزانہ نمودار ہوا اسی وقت وہیں دفن کر کے روانہ ہوئے دوسری جگہ دائرہ باندھے ہرگز وہاں دائرہ نہ باندھے یہ صورت کئی دفعہ ہوئی۔

﴾71﴿ نقل ہے کہ میراں سید محمودؒ نے بی بی کد بانوؓ سے فرمایا کہ آخر شب یعنے نماز کے وقت میاں دلاورؓ کے حجرے کے پاس جاؤ رحمت خدا نازل ہوتی ہے تم کو بھی بہرہ پہنچے گا۔

﴾72﴿ نقل ہے کہ میراں سید محمود کے دائرے میں بارش ہوکر پانی بھر گیا تمام برادروں کے مکانات گر گئے آنحضرتؓ کا گھر قائم رہا حضرتؓ نے بہت زاری کی اور کہا اے بار خدا میں اجماع سے دور ہو گیا اس کے بعد حضرتؓ کا گھر بھی گر گیا تو خوشحال ہوئے۔

﴿73﴾ نقل ہے کہ میراں سید محمود نے فرمایا جو شخص سودے میں فائدہ کی خاطر دور جاتا ہے طالب دنیا ہے۔

﴿74﴾ نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ اور دیگر مہاجران مہدی علیہ السلام مقام سیہہ میں تھے چند دن کے بعد مہاجروںؓ نے میاں لاڑ شاہؓ کو میاں سید خوندمیرؓ کے پاس بھیجا میاں لاڑ شاہؓ نے بعد نماز فجر آ کر کہا کہ کئی فقراءِ مہدی علیہ السلام ایک مدت سے جاڑے میں ہلاک ہوتے ہیں کوئی جواب نہیں پاتے اگر سلطان مظفر کے پاس جائیں تو وہاں جواب ملجائے گا۔ پس میاںؓ نے جوش میں آ کر کہا کہ مظفر کے پاس جاؤ اور کہدو کہ ہمارا ایک بھائی گمراہ ہوگیا ہے میاں لاڑ شاہؓ نے کہا کہ تم ملاؤں کو مارتے ہو اور یہ فعل جو کرتے ہو کہاں سے معلوم ہوا ہے خدا سے یا رسول ﷺ سے یا مہدی علیہ السلام سے کس سے معلوم ہوا ہے میاںؓ نے فرمایا ہر شخص اپنی تعلیم پر چلتا ہے بندہ کو جو کچھ معلوم ہے وہ کرتا ہے۔

﴿75﴾ نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ کے سینے پر حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوا بعضے لوگ نقل کرتے ہیں کہ میاں امین محمدؓ کے زانو پر۔

﴿76﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے جنازۂ مبارک پر نماز (کی امامت) اور تعزیت اور آیت وما محمد الّا رسول تا آخر بیان قبر مبارک پر پھول اور فاتحہ اور پہلی مشتِ خاک سب میراں سید محمودؓ نے کیا۔

﴿77﴾ نقل ہے اور واضح یہی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال میاں سید خوندمیرؓ کے زانو پر ہوا اس نقل کے راوی میاں سید میراںؒ ہیں۔

﴿78﴾ نقل ہے جہاں حضرت مہدی علیہ السلام حجرہ بناتے آپکے حجرے کے پیچھے میاں دلاورؓ اپنے بیٹھنے کی جگہ مقرر کیا کرتے جب تھوڑی دیر بیٹھتے تو نور کا شعلہ ایسا غلبہ کرتا کہ بیٹھنے کی طاقت نہ رہتی تین سال تک ایسا ہی ہوتا رہا اس کے بعد ندا آئی کہ اے میاں دلاور تجھے مہدیؑ کا جذبہ ہضم ہوا اس کے بعد میاں دلاورؓ کو مہدی علیہ السلام کے حجرے کے پیچھے بیٹھنے کی طاقت حاصل ہوئی۔

﴿79﴾ نقل ہے ایک وقت میاں دلاورؓ نے فرمایا میرے دل میں یہ بات آئی کہ حضرت عیسیٰؑ سے میری ملاقات ہو اسی وقت (میں نے معاملہ میں دیکھا کہ) حضرت مہدی علیہ السلام اور تمام صحابہؓ آئے اس کے بعد حضرت اور تمام مہاجرین چلے گئے پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نعمتؓ اور میاں نظامؓ کو بھیج کر بندہ کو بلایا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اپنے بندہ کی آرزو کو ضائع نہیں کریگا میرے لوگ عیسیٰؑ سے ملاقات کریں گے اور میرا فیض قیامت تک رہے گا۔

﴿80﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں دلاورؓ ایک روز جنگل میں جارہے تھے وہاں آپ نے ایک قبر دیکھی اسی وقت

خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اس قبر پر سوار ہو تیری جوتیوں کی گرد اس پر پڑے گی، میں اس کو عذاب سے نجات دوں گا۔

﴿81﴾ نقل ہے کہ میاں دلاورؒ نے دائرے میں یہ ندا کروائی تھی کہ جس وقت اضطرار بہت ہوا ایسا نہو کہ کوئی گھی کو دیگ میں ڈالکر بگھار کر کھائے چاہیئے کہ سب چانول گھی ایک جگہ کر کے کھائیں تا کہ فقیروں کو ایذا نہ ہو۔

﴿82﴾ نقل ہے کہ علماء میں سے ایک شخص بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی ملاقات کو آیا حضرتؓ نے اس سے فرمایا تم اس آیت کے کیا معنی بیان کرتے ہو جب تاریک ہوئی رات اس پر تو دیکھا تارے کوالخ اُس نے کہا آفتاب کو چاند کو دیکھکر حضرت ابراہیمؑ نے یہ کہا تھا کہ یہ میرے پروردگار ہیں میاں دلاورؓ نے فرمایا ہشیار رہو جہاں ابراہیمؑ جیسے دانا ہوں آفتاب اور چاند اور ستاروں کو اپنا پروردگار کہیں عالم نے کہا پھر اس آیت کے معنی خوندکار کیا فرماتے ہیں، فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کو آفتاب، چاند اور ستاروں پر تشبیہی بینائی تھی جس وقت بینائی تیز ہوئی انہوں نے کہا میں بری ہوں ان چیزوں سے جن کو تم شریک ٹھیراتے ہو عالم نے کہا یہ ربانی علم ہے کتاب کا اور تعلیم بشر کا نہیں۔

﴿83﴾ نقل ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے وصال کے وقت حضرت کو پیٹ کا درد بہت تھا بے قراری دیکھکر برادروں نے عرض کیا۔ میانجی کیا بات ہے میاںؓ نے فرمایا کہ کچھ فقیروں کا حق میری عورتوں نے جان بوجھ کر مجھے کھلایا ہے اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر کئے ہیں کہ اس گوشت کو کاٹکر علحدہ علحدہ کریں اس وجہ سے بندہ کے پیٹ میں تکلیف ہوتی ہے اس گوشت کو کاٹکر علحدہ کرتے ہیں

بیت

یہاں جو سر کی بازی نہیں لگاتا وہ آگے قدم کہاں رکھ سکتا ہے
اے دل یہ عشق کا کوچہ ہے خالہ کا گھر نہیں

﴿84﴾ نقل ہے میاں بھائی مہاجرؓ جب کبھی پرندہ تُھیں تُھیں کہکر اڑتا تو اس وقت فرماتے تھے وہ مہدیؑ وہ مہدیؑ وہ مہدیؑ۔

﴿85﴾ نقل ہے میاں دلاورؓ سے برادروں نے عرض کیا کہ فلاں شخص تماشا دیکھنے کیلئے دائرے کے باہر جاتا ہے میاں دلاورؓ نے اس کو بہت جھڑکی دی اور اپنا چہرہ دکھلا کر فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی صنعت دیکھو یعنی آنکھ، کان، ناک اور زبان علحدہ علحدہ صفت رکھتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی ان نعمتوں کو دیکھ کر خدائے تعالیٰ کو یاد کرو اپنے باطن کے تماشے پر نظر کرو۔

﴿86﴾ نقل ہے کہ ایک شخص میاں دلاورؓ کے پاس آیا اس نے کوئی چیز راہ خدا میں دی اور اسی وقت دائرہ میں فقیروں کو بھی کچھ دیا میاں دلاورؓ نے اس شخص سے پوچھا تم کہاں گئے تھے اس نے کہا برادروں کو بھی میں نے کچھ دیا ہے پھر حضرتؓ نے پوچھا کس کس کو دیئے اس نے علحدہ علحدہ ہر ایک کا نام کہا میاںؓ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا اُن سے واپس لیکر میاں عبدالکریم، میاں وزیرالدین، میاں یوسف اور میاں عبدالملک کو دو یہ متوکلانِ حق ہیں۔

﴿87﴾ نقل ہے کہ میاں دلاورؓ کے فرزند میاں سعداللہؒ احمد نگر میں وفات پائے جب انکی نیت کا کھانا پکانا شروع کئے تو میاں دلاورؓ نے منع فرمادیا یہاں تک کہ جب چالیس دن ہوئے تو حضرتؓ نے حکم دیا کہ اب کھانا پکاؤ بندے نے اُس کو حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ بہشت میں دیکھا ہے اس وقت تک وہ حبس میں تھا کیونکہ نظام الملک کے دربار میں اعزاز پایا تھا۔

﴿88﴾ نقل ہے کہ میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ دو زمینیں اس بندے کی آرزو کرتی ہیں بھیلوٹ کی زمین اور بورکھیڑے کی زمین خدا جانے کہ کہاں قرار ہوگا۔ آخر بورکھیڑہ میں تشریف لانا صحیح ہوا۔

﴿89﴾ نقل ہے کہ ایک شخص نے میاں دلاورؓ کو مہمان کیا بہت لذیذ کھانا کھلا کر پوچھا کہ میانجی کھانا کچھ لذیذ تھا تو حضرتؓ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ہوا اس نے کہا کیوں تو فرمایا بندہ کو حق تعالیٰ نے ذکر کی لذت ایسی دی ہے کہ دوسری تمام لذتیں حرام کردی گئی ہیں۔

﴿90﴾ نقل ہے کہ ایک روز میاں دلاورؓ کے سامنے بعض لوگوں نے عرض کیا کہ نماز کے بعد دینی بات چیت جو کرتے ہیں یہ کیسی ہے حضرتؓ نے فرمایا دینی گفتگو اور قرآن کا بیان کرو کیونکہ بندے نے سنا ہے کہ بیانِ قرآن اور دینی گفتگو وہ شخص کرسکتا ہے جس کو حق تعالیٰ سے اور رسولؐ و مہدیؑ سے اور اپنے مرشدوں سے اجازت حاصل ہو اس وقت بیان کرے اس کے بعد میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ تم کو بندہ اجازت دیتا ہے نیز آپ نے فرمایا کہ صحابۂ مہدی علیہ السلام کا ادب قائم رکھو بوقت ظہر بیان مت کرو بووقت عصر بیان کرو۔

﴿91﴾ نقل ہے کہ میاں دلاورؓ کے دائرے میں ایک وقت نظام الملک آیا تھا نماز کا وقت تھا برادر سب صفوں پر بیٹھے ہوئے تھے جگہ خالی نہیں تھی میاں امّن نامی ایک برادر نے اُٹھکر جگہ دی میاں دلاورؓ کو خبر ہوئی اُن کا ہاتھ پکڑ کر دائرے کے باہر کئے۔

﴿92﴾ نقل ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ سے کسی نے عرض کیا کہ نظام الملک یہاں بہت تعظیم کے ساتھ آتا ہے مگر

جب کبھی آتا ہے چالیس یا پچاس ہون گذرانتا ہے اور اگر اپنے سپاہیوں میں دربار کرتا ہے تو سات سو یا ہزار خرچ کرتا ہے یہ کیا معاملہ ہے حضرتؓ نے فرمایا خدا کو معلوم ہے جو چیز حلال طیب ہے اپنے بندوں کو پہنچاتا ہے اور جو چیز حرام ہے بجاے حرام جاتی ہے۔

﴿93﴾ نقل ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے وقت کی تمام روش بندہ کے وقت میں زیرو زبر ہوگئی ہے۔

﴿94﴾ نقل ہے شہیدی کے پکارنے کے موقع پر میاں بھائی مہاجرؓ نے گجری زبان میں فرمایا سومیرا مہدیؑ سومیرا مہدیؑ سومیرا مہدیؑ۔

﴿95﴾ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے معاملہ دیکھا اور میاں شاہ دلاورؓ کے سامنے بیان فرمایا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے کہ سات مظفروں کے سر کے بال بندے کے ہاتھ میں آئے ہیں بندگی میاں دلاورؓ نے جواب میں فرمایا اسکو معنی پر محمول کرنا چاہیئے تمہارے سبب سے اس کے سات پشت ایمان سے دور کئے جائیں گے۔

﴿96﴾ نقل ہے کہ ایک وقت حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں بہت اضطرار ہوا اس وقت بندگی میاں دلاورؓ کو فقط اک تہمد رہ گیا تھا باقی سب بدن برہنہ تھا اور بندگیمیاں سید خوندمیرؓ ایک قبا پہنے ہوئے سر پر رسّی کا ٹکڑا باندھے ہوئے تھے دوسرا کوئی کپڑا نہ تھا جو سر کو باندھتے۔

﴿97﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بیانِ قرآن وہ شخص کرے جو یہ چھ خصلتیں رکھتا ہو تین ظاہری اور تین باطنی، ظاہری یہ ہیں پہلی یہ کہ خدا پر توکل کرے، دوسری یہ کہ (غیر کے دروازہ سے) اس کے پاؤں ٹوٹے رہیں، تیسری یہ کہ کماحقّہ سویت کرے اور تین باطنی خصلتیں یہ ہیں پہلی یہ کہ چشم سر سے خدا کو دیکھتا ہو، دوسری یہ کہ زندہ اور مردہ کا اَحوال معلوم ہو، تیسری یہ کہ زر اور خاک اسکے پاس برابر ہوں بغیر اس معاملہ کے بیانِ قرآن کرنا روا نہیں ہے اگر ان صفات سے خارج رہ کر کوئی بیان کرے تو وہ اللہ کے پاس ہالک ہے۔

﴿98﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کو بیان قرآن کے وقت جب کوئی مقام مشکل معلوم ہوتا اور حضرت مہدی علیہ السلام کی کوئی بات یاد نہ آتی تو بیان نہ فرماتے تھے اگر چہ اس کا معنی آپ کے دل میں آ بھی جاتا پھر بھی آپ فرماتے کہ آگے بڑھو اس طرح کہنا دیانت نہیں کہ میں اپنی طرف سے کچھ کہوں۔

﴿99﴾ نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا جو شخص اپنی مشکل خدا سے اور رسولؐ و مہدیؑ سے حل نہ کرسکتا ہو

اگر بیانِ قرآن کرے تو اپنی ذات پر ظلم کرنیوالا ہوگا اور کل (قیامت کے دن) پکڑا جائے گا۔

﴿100﴾ نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ طالبِ حق کو توجہ ایسی چاہیئے کہ کوئی شخص دروازے پر آتا ہے اور پوری طرح متوجہ رہتا ہے نیز جیسا کہ بلّی چوہے کی طرف توجہ کرتی ہے اور اپنے بالوں کو تک نہیں ہلاتی۔

﴿101﴾ نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہم نے خدا کو یاد نہیں کیا مگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے کشش تھی۔

﴿102﴾ نقل ہے میاں سید خوندمیرؓ نے میاں یوسف اور میاں تاج محمدؓ سے پوچھا کہ تمہارا علم کتنے دنوں میں آتا ہے انہوں نے عرض کیا تین سال میں میاںؓ نے فرمایا کہ اپنی عمر کو رائگانہ کرنا چاہیئے انہوں نے کہا کہ دو سال میں میاںؓ نے فرمایا عمر کو رائگانہ کرنا چاہیئے پھر انہوں نے کہا کہ ایک سال میں تو میاںؓ نے وہی فرمایا پھر انہوں نے کہا کہ چھے مہینے میں تو پھر میاںؓ نے وہی فرمایا تب انہوں نے چند قواعد علمی ایک کاغذ پر لکھ کر میاںؓ کو دیئے میاںؓ نے پڑھکر فرمایا کہ تم ان قواعد کے لحاظ سے سوال کرو انہوں نے تین دفعہ علمی سوال کئے میاںؓ نے انکے جوابات انکے علم کے موافق دیئے ان جوابات کو سنکر انہوں نے حیران ہوکر عرض کیا کہ علم لدنی باری تعالیٰ کی عطا ہے۔

﴿103﴾ نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا اگر کافر جلد مرے تو بہتر ہے کہ عذاب کم ہوگا اگر اس کی حیات دراز ہوگی تو کفر بھی زیادہ کرے گا اس کو حق تعالیٰ عذاب بھی زیادہ دے گا۔

﴿104﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں برادروں کے حجرے ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے ایک وقت ایک برادر نے مونگ کا دانہ دانت سے توڑا ہمسایہ برادروں نے کہا خدائے تعالیٰ کی یاد میں کیا شور کرتا ہے طالبان حق اس طور سے تھے۔

﴿105﴾ نقل ہے کہ کسی شخص نے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ سے کہا کہ مردانگی اور بہادری ان فقیروں میں ہے میاںؓ نے فرمایا کہ یہ ضعیف ہیں انہوں نے حق تعالیٰ سے صلح کر لی ہے اور اپنی ذات اس کے حوالہ کر چکے ہیں حق تعالیٰ کی رضا میں ہیں، اور مردانگی اور بہادری تمہاری بڑھکر ہے کہ خدا اور رسولؐ اور فرشتوں سے مقابلہ کرکے دوزخ کا عذات تم نے اختیار کیا ہے تمہاری بہادری بہت بڑھی ہوئی ہے۔

﴿106﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے ایک پاجامہ بھیجا جو ٹخنوں سے زیادہ تھا زائد مقدار کو حضرت علیہ السلام نے نکال دیا۔

﴿107﴾ نقل ہے کہ میاں نظامؒ کا دائرہ رادھن پور میں تھا وہاں چند ملاّ حجت (بحثِ مذہب) کیلئے شہر میں جمع ہوئے تھے میاں نظامؒ وہاں حجت دینے کے لئے گئے آخر کار کسی نے بحث نہیں کی اس کے بعد واپس آ کر ایک سال اسی جگہ رہے اور وہاں کی فتوح قبول نہیں کی کیونکہ آپ خود گئے تھے۔

﴿108﴾ نقل ہے میاں عبدالرحمٰنؒ بن میاں نظامؒ نے ایک بھونرے کو تلقین فرمایا تھا وہ اپنا عشر میاں عبدالملکؒ کے پاس لے گیا میاں نے پوچھا تم کہاں تلقین ہوئے ہو کہا میاں عبدالرحمٰنؒ کے پاس تو میاں نے فرمایا اپنا عشر میاں عبدالرحمٰن کو دو اس نے عشر میاں عبدالرحمٰن کے پاس لا کر جو کچھ ماجرا گذرا تھا بیان کیا میاں عبدالرحمٰنؒ نے اپنی آنکھوں میں پانی لا کر فرمایا یہ فقیروں کا حق ہے فقراء جہاں بھی ہوں وہاں دو ہم قید کے ساتھ ہرگز نہیں لیں گے تم مجھ سے تلقین ہوئے ہیں تو مجھے جائز نہیں ہے کہ قید کر کے لوں یہ بات مدعاء مہدی علیہ السلام کے خلاف ہے چندروز کے بعد بھی وہ شخص عشر لایا اور دینے کی کوشش کیا لیکن میاں عبدالرحمٰنؒ نے ہرگز نہیں لیا۔

﴿109﴾ نقل ہے کہ میاں نظامؒ تلقین ہونے کیلئے بہت سے مقامات پر گئے کسی نے اُن کو تلقین نہیں کیا ہر ایک نے یہی کہا کہ تمہاری قابلیت ایسی ہے کہ ہم یہ طاقت نہیں رکھتے کہ تم کو تلقین کریں اس کے بعد خاتم ولایت مہدی موعود علیہ السلام سے تلقین ہوئے۔

﴿110﴾ نقل ہے کہ میاں نظامؒ نے چندروز بیانِ قرآن نہیں کیا ایک برادر نے کہا ایک چیز تھی جس سے لوگ فیض پاتے تھے اب وہ چیز چھپ گئی ہے لوگ محروم ہو گئے ہیں میاں نظامؒ نے اس کی طرف نظر ڈالی وہ مست ہو کر گرا اور بہت دیر بعد ہوشیار ہوا اس کے بعد برادروں نے پوچھا کیا حال تھا اس نے کہا کہ میرا کام پورا ہو چکا میاں نے مجھے اپنے ساتھ لیکر عالم ملکوت اور جبروت کی سیر کرائی۔

﴿111﴾ نقل ہے میاں نظامؒ نے فرمایا کہ کوہ قاف میں چند درخت ہیں جن کے میوے چاند کے جیسے ہوتے ہیں بندگان خدا وہاں کی سیر کرتے ہیں اور وہ پھل لاتے ہیں خود کھاتے ہیں اور ذرا سا پسخوردہ جس کسی کو دیتے ہیں اس کو کشف ہو جاتا ہے بندگیمیاں نظامؒ نے فرمایا بندہ دو بار وہاں گیا تھا۔

﴿112﴾ نقل ہے میاں نظامؒ دائرے کے باہر ذکر میں مشغول بیٹھے ہوئے تھے جب بھوک کا غلبہ ہوا تو پتہ پالا کھانے لگے برادروں نے کہا آپ کیا کھا رہے ہیں فرمایا ہر حال دنیا گذرتی ہے۔

﴿113﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام کعبۃ اللہ جا کر خانۂ کعبہ کے پاس تشریف فرما تھے برادروں نے عرض

کیا میرانجی طواف کیوں نہیں فرماتے ایک گھڑی کے بعد میاں نظامؒ نے عرض کیا میرانجی ایک عجیب معاملہ دکھائی دیتا ہے کہ کعبہ میرانؑ کا طواف کرتا ہے فرمایا تم کو خدائے تعالیٰ نے آنکھ دی ہے دوسرے وہ آنکھ نہیں رکھتے۔

﴿114﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی شخص مردے کو زمین پر چلتا ہوا نہ دیکھا ہو میاں نظامؒ کو دیکھے۔

﴿115﴾ نقل ہے کہ جس وقت منکروں نے چاپانیر سے میاں نعمتؓ کا اخراج کیا تو میاں نظامؒ خود بھی باہر ہو گئے فرمایا کہ بندہ کو لازم ہے کہ اپنے بھائی کی اتباع کروں۔

﴿116﴾ نقل ہے ایک وقت میاں نظامؒ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے عرض کیا کہ اگر میرانؑ کی رضا ہو تو بندہ خلوت کی جگہ رہے حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا

وہ کون ہے جو دل کا نشاں دے
وہ کون ہیں جو اپنی خودی سے رہا ہوں

اس کے بعد میاں نظامؒ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم جیسا برادر تم کہاں پاؤ گے۔

﴿117﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دو کپڑے رکھتا ہے اور برادروں کو ننگے دیکھتا ہے اگر ان کو نہ دے تو نفاق کی صفت ہے۔

﴿118﴾ نقل ہے میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے بعد ایسی بیدینی پیدا ہوئی کہ ہر شخص نے اپنی سمجھ کو مقدم رکھا ایسے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنی خواہش نفس کے موافق کیا اور کہا کہ اس جگہ ایسا معلوم ہوتا ہے اور جو کچھ خدا و رسولؐ نے فرمایا تھا اس کو چھوڑ بیٹھے اس طرح بیدینی ہوئی۔

﴿119﴾ نقل ہے کہ کسی نے میاں سید خوندمیرؓ سے پوچھا کہ بیانِ قرآن کس کیلئے روا ہے فرمایا جو شخص کہ طمع سے اپنی آنکھ بند کیا ہو ورنہ وہ اپنی ذات پر ظلم کرنیوالا ہوگا۔

﴿120﴾ نقل ہے بندگی میاں نظامؒ کی نسبت کہ جس وقت ملک برہان الدین کلانؒ احمد آباد میں تھے میاں نظامؒ انکی ملاقات کیلئے آکر فوراً واپس ہونا چاہے تو ملک مذکور کی بہن بی بی امتہ اللہ نے بہت اصرار سے کہلایا کہ آج ہمارے یہاں مہمان رہیں۔لیکن میاں نظامؒ واپس ہو گئے حضرتؓ اٹھکر جانے کے بعد ملکؒ نے اپنی بہن سے کہا کہ میاں نظامؒ کا کوئی قول و

فعل حق تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں ہے وہ حکم خدا پر کام کریں گے یا تمہارے کہنے پر یہ ادب نہیں ہے کہ یوں بار بار بتکرار ان سے کہیں جس سے ان کو تشویش ہو ایسی حرکت سے باز آنا چاہیئے آخر میاں نظامؒ نے دور سے آکر انکی ضیافت قبول کی۔

﴿121﴾ نقل ہے کہ تمام مہاجروںؓ نے فرمایا کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوا تو ہم نے میراں سید محمودؓ کی صحبت اختیار کی میراں سید محمودؓ کے وصال کے بعد معلوم ہوا کہ کس قدر فیض تھا۔

﴿122﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے بعد صحابہؓ نے میراں سید محمودؓ کی صحبت اختیار کی اور درجۂ کمال کو پہنچے۔

﴿123﴾ نقل ہے میاں ولیؒ سے کہ میاں نظامؒ اور بعضے برادروں کو حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں بہت اضطرار تھا میاں نظامؒ کچھ کام کرتے تھے اور اسکی اجرت جو ملتی تھی دوسرے مضطروں کو دیتے اور خود نہ کھاتے تھے میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میاں نظام تم یہ کام مت کرو کیونکہ وہ لوگ بہشت کی نعمتیں کھائیں گے اگر تم یہ کام کریں تو خدائے تعالیٰ بہشت کی نعمت ان لوگوں کو دیگا جو خدا پر رہیں گے۔

﴿124﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو میاں سید سلام اللہؓ وضو کروار ہے تھے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے خدمت کرنیوالا محروم ہے یہ بات میاں سید سلام اللہؓ کو بہت سخت معلوم ہوئی وہاں سے باہر چلے گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے اُن کو بلا کر فرمایا تم کو دوزخ سے نجات ہے۔

﴿125﴾ نقل ہے موضع کھانبیل میں ایک روز اکثر بڑے مہاجرین جو مشہور ہیں میاں نظامؒ، میاں نعمتؓ، میاں ملک جیوؓ، میاں دلاورؓ، میاں یوسفؓ، میاں سید سلامؓ، میاں شیخ کبیرؓ، میاں ملک جیوؓ بن خواجہ طٰہٰ دامادِ میاں سید خوندمیرؓ، میاں خوندملکؓ، میاں بھائی مہاجرؓ، میاں خضرؓ، میاں سعد اللہؓ، اور اکثر مہاجرین جمع تھے اور کئی سو طالبین بھی تھے نماز ظہر کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے سب مہاجرین کی طرف توجہ کی اور کہا کہ بیان کریں اور مہاجرین میاںؓ کی طرف متوجہ رہے دیر تک سب خاموش رہے کسی نے بیان نہیں کیا پھر سب اُٹھکر اپنی اپنی خلوت کی جگہ چلے گئے عصر کے بعد پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے کسی نے بیان نہیں کیا با یکدیگر متوجہ ہوکر بیٹھے ہوئے تھے پھر بہت دیر تک مراقبہ کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے آنکھ کھولکر فرمایا کہ میں یہ جانا ہوا تھا کہ میں کون ہوں جو تمام مہاجروں کے درمیان بیانِ قرآن کروں لیکن ابھی رسول اللہ ﷺ نے اس بندے کے ہاتھ میں مصحف دیا اور فرمایا ہے کہ اے سید خوندمیر بیان کر۔ اس کے بعد اسی مجلس میں میاںؓ نے بقدرِ یک رکوع بیان کیا، اصحاب مہدی علیہ السلام کے بیٹھنے کے وقت بیان کے لئے آپ باادب بیٹھے ہوئے تھے باادب دونو ہاتھ کمر میں باندھے ہوئے تھے۔

﴿126﴾ نقل ہے میاں سید خوند میرؓ نے ایک وقت اپنے دائرے میں اضطرار کے موقع پر ایک کمبل اوڑھ کر جو کچھ گھر میں تھا فقیروں کو بخشد یا، خدا کی راہ میں صدیق ولایتؓ نے صدیق نبوتؓ کی پیروی کی۔

﴿127﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے کوئی چیز چھوڑے گا فلاح پائے گا۔

﴿128﴾ نقل ہے کہ میاں نعمتؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں دیکھتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری قابلیت بڑی ہے حق تعالیٰ تم کو ایک بار سب دے گا، جو شخص مزدوری کرتا ہے اگر رات کو اجرت نہ پاوے تو کل نہیں آتا لیکن بڑا آدمی جو نوکری کرتا ہے کئی دن کی مزدوری بھی نہیں پاتا تو کوئی نوکری کا عذر نہیں کرتا اور جانتا ہے کہ جو میرے لایق ہے مجھے ایک بار دیں گے۔

﴿129﴾ نقل ہے کہ میاں نعمتؓ نے ایک معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وجود مبارک تمام بندے کے وجود میں سما گیا ہے مگر سر رہ گیا ہے یہ معاملہ حضرت مہدی علیہ السلام سے میاں نعمتؓ نے عرض کیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندے کی پوری پیروی خدائے تعالیٰ تم کو روزی کریگا۔

﴿130﴾ نقل ہے میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ مبتدی طالب کیلئے حجرے سے باہر جانے میں بہت نقصان ہے کیونکہ جو کوئی چیز دیکھے گا اس کی آرزو کرے گا لیکن منتہی کیلئے ہر قدم پر شہادت ہے کیونکہ کچھ دیکھ کر اسکا نفس طلب کرے تو وہ اس کی نفی کریگا بازار جانے میں بھی اس کیلئے نقصان نہیں ہے۔

﴿131﴾ نقل ہے ایک روز (میاں نعمتؓ کے سامنے) کسی نے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرزند نوکری کرتے ہیں میاں نعمتؓ نے فرمایا وہ فرزندِ مہدیؑ نہ ہونگے یہ سنکر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تم جیسا کہتے ہو ویسا ہی ہے لیکن وہ اس کام پر مصر نہیں رہیں گے حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں نعمتؓ سے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارے فرزند کو ایسا کیوں کہتے ہو۔

﴿132﴾ نقل ہے میاں نعمتؓ نے جالور جانے کا ارادہ کیا تمام مرد اور عورتیں دائرے سے باہر ہوئے میاںؓ نے فرمایا کہ کیا کوئی دائرے میں باقی رہ گیا ہے برادروں نے کہا کوئی نہیں رہا اس کے بعد حضرتؓ خود دائرے میں گئے اور دیکھے کہ ایک معذور بڑھیا رہ گئی ہے اپنے گھوڑے پر اس کو سوار کر کے تین منزل تک آپ پیدل چلتے ہوئے گھوڑے کے ساتھ گئے اسکے بعد فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے یہ گھوڑا اسی عورت کیلئے دیا تھا۔

﴿133﴾ نقل ہے کہ میاں سید سلام اللہؒ کے گھر میں ایک دن شور و غل ہوا اس سبب سے کہ لونڈی کو مار رہے تھے

میاں نعمتؓ نے منع فرمایا دونوں میں بہت گفتگوں ہوئی یہ قصّہ حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا آنحضرتؐ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ جس کسی کے گھر میں لونڈی یا غلام ہو اس کا ایمان رہنا محال ہے۔

﴿134﴾ نقل ہے کہ ایک روز اجماع کا کام تھا ایک برادر تندرست نہیں تھے انہوں نے کہا کہ مجھے چار پائی پر بٹھا کر لے چلو تا کہ اجماع کے ثواب میں شریک رہوں۔

﴿135﴾ نقل ہے کہ میاں یوسفؓ سے کسی نے کہا کہ بندہ ایک عالم کو لاتا ہے اس کی تشفی کیجیئے فرمایا کہ لا جب وہ آیا تو میاںؓ نے بیان کیا قل یٰا ھل الکتٰب الخ (کہدو اے محمد کہ اے اہل کتاب آؤ) عالم نے کہا کہ یہ آیت اہل کتاب کے حق میں ہے میاںؓ نے فرمایا حق ہے وہ عالم اٹھا اور چلا گیا عالم کو لانیوالے نے کہا کہ آپ نے اس طرح کیوں کہا فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کے منکر کو ایسا ہی کہنا چاہیئے میاں یوسفؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تم کو جذبہ موت کے روز تک رہیگا۔

﴿136﴾ نقل ہے کہ میاں بھائی مہاجرؓ کے دائرے کا ایک برادر میاں مذکور کی اجازت کے بغیر دائرہ کے باہر گیا تھا جب میاں بھائی مہاجرؓ کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میری اجازت کے بغیر گیا ہے خدائے تعالیٰ پھر اس کو دائرے میں نہیں لائے گا وہ واپس ہو کر دائرہ کے نزدیک آیا تھا کہ چوروں نے اس کو مار ڈالا۔

﴿137﴾ نقل ہے میاں ملک جیؒ نے فرمایا جو شخص اصول میں پورا ہو فروع میں بھی پورا ہوگا اور جو شخص اصول (عقائد) میں نقصان رکھتا ہو فروع (اعمال) میں بھی وہ ناقص ہوگا۔

﴿138﴾ نقل ہے کہ میاں ملک جیؒ نے فرمایا کہ خدا کے طالب اپنی ذاتوں کو خدا کی راہ میں ایسا قید کئے ہیں جیسا کہ نوشاہ کو منجے میں بٹھاتے ہیں اور نئے سفید کپڑے پہننے نہیں دیتے اور کھانا بہت نہیں کھانے دیتے اور باہر نکلنے نہیں دیتے یہاں تک کہ جلوہ کا وقت آتا ہے اس کے بعد اسکو نہلاتے ہیں اور کپڑے بھاری پہناتے اور دیگر اہتمام بہت کرتے ہیں اس کے بعد لوگ اسی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اُسی طرح خدا کے طالب اپنی ذاتوں کو قید کئے ہیں خدا کے واسطے دنیا کی نعمتوں سے روگرداں ہوئے ہیں وہ خدا کے سوائے کچھ نہیں چاہتے اور نامردوں نے دنیا کو اختیار کیا ہے اور مردانِ خدا کے طفیل دنیا میں آسائش کے ساتھ گزارتے ہیں خدا کے طالبوں کو قیامت کے دن بدلہ ملے گا بہشت کی پوشاکیں پہنیں گے براق جیسے گھوڑوں پر سوار ہونگے خدائے تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہونگے، اہل آخرت کی فکر نہیں رکھتے دو دن کی زندگی کیلئے آخرت میں حیران و پریشان ہونگے۔

﴿139﴾ نقل ہے کہ میاں ملک جیؒ کے دائرے میں ایک شخص تائب ہوا سات روز کے بعد اسکو فاقہ پڑا جماعت خانہ کے سامنے آکر جھگڑا کرنے لگا میاں ملک جیؒ نے فرمایا تو نے کس لئے جلدی کی تیرا کام پورا ہو چکا تھا تیری اس گمراہی نے تیرا تمام اجر ضائع کیا اسکے بعد وہ شخص دائرہ کے باہر جا کر مرا خبیث ہوکر ہر ایک پر وارد ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ لوگ مہدیؑ کے انکار کے سبب سے عذاب میں ڈالے جاتے ہیں۔

﴿140﴾ نقل ہے میاں ملک جیؒ نے فرمایا جب خدائے تعالیٰ کی طرف سے فتوح (رزق) پہنچے تو چاہیئے کہ جلد خرچ کریں تو پھر خدا جلد بھیجتا ہے اگر خرچ نہ کریں تو نہیں بھیجتا۔

﴿141﴾ نقل ہے ایک جگہ اجماع ہوئی تھی ایک برادر خلوت میں بیٹھا رہا دوسرے برادروں نے فرمایا یہ منافق ہے جو اجماع سے خارج ہے۔

﴿142﴾ نقل ہے کہ میاں ملک جیؒ سے کسی نے کہا کہ یہ فقراء اہل دل ہیں میاں مذکور نے فرمایا کہ یہاں اہل اللہ ہیں اہلِ دل کیا چیز ہے اہل اللہ کا مرتبہ بلند ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے کلامِ مجید میں خبر دی ہے کہ اوران کو جمائے رکھا پرہیز گاری کی بات پرتا آخر۔

﴿143﴾ نقل ہے کہ میاں ملک جیؒ نے فرمایا کہ بیانِ قرآن وہ شخص کرے جو حرص سے زبان کو کوتاہ کرلیا ہو سننے والا اور کہنے والا یکساں رہیں کلام اضافہ کرنیکی صفت سے علحدہ ہوگیا ہو دنیا داروں کے گھروں سے اپنے پیر شکستہ کرلیا ہو یہ صفت جس شخص میں ہو وہ بیانِ قرآن کرے ورنہ بیان کرنیوالا ہالک ہے۔

﴿144﴾ نقل ہے کہ جس وقت میاں ملک جیؒ کا وصال ہوا میاں دلاورؒ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے قران کو زمین سے اٹھالیا۔

﴿145﴾ نقل ہے کہ میاں ملک جیؒ کے نزدیک ایک عالم آیا میاں ملک جیؒ نے اس سے پوچھا کیا تم اٰمنت باللّٰہ پڑھنا جانتے ہو اس نے کہا ہاں میاںؒ نے فرمایا پڑھو جب وہ پڑھا تو میاںؒ نے فرمایا تم اس پر ایمان لائے ہو کہا ہاں میاںؒ نے فرمایا حقیقت پر ایمان لائے ہو یا مجاز پر یہ سنکر وہ عالم خاموش رہا اسکے بعد میاں ملک جیؒ نے فرمایا حقیقت عمل ہے عمل کریں جس چیز پر ایمان لائے ہیں اس چیز کو دیکھیں، خدا کو دیکھے گا تو مومن ہوگا اگر کوئی شخص فقط پڑھ لے اور اس پر عمل نہ کرے تو وہ بینا نہ ہوگا اور جو بینا نہوا اسکے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے سو وہ آخرت میں اندھا اور بہت زیادہ گمراہ ہے یعنے جو شخص خدا کو دنیا میں نہ دیکھے وہ مومن نہ ہوگا۔

﴿146﴾ نقل ہے جس وقت حضرت مہدی علیہ السلام سے میاں ملک جیؒ نے ملاقات کی حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا آؤ اے لاہوت کے لاڈ لے۔

﴿147﴾ نقل ہے کہ ایک روز حضرت رسولﷺ کو خدا نے کھجور بھیجا تھا آپ سویت فرما رہے تھے امام حسنؓ اور امام حُسینؓ اضطرار کی حالت میں تھے بی بی فاطمہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہﷺ کے پاس جاؤ دونوں امام حضرتؐ کے حضور میں آئے انمیں سے کسی نے ایک کھجور بے اجازت اپنے منہ میں ڈال لیا رسول اللہﷺ نے اپنے دست مبارک سے وہ کھجور انکے منھ سے نکال لیا وہ روتے ہوئے ماں کے پاس فریاد لے گئے ماں بہت آرزدہ ہوئیں اور پیغمبرﷺ کے پاس آکر عرض کیں کہ ان پر بھوک کا غلبہ تھا اور آپ نے ان کے ساتھ ایسا کیا پیغمبرﷺ نے فرمایا کہ لقمہ حرام دشمنِ ایمان ہے۔

﴿148﴾ نقل ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا اے عمر ظاہر پرست نماز پڑھتے ہیں اور انکے دل پراگندہ اور منتشر ہیں گویا کہ وہ بت پرستی کرتے ہیں بلکہ کافر بھی جو بت کی پرستش کرتے ہیں پورے اعتقاد کے ساتھ کرتے ہیں افسوس ہے اندھوں اور خجالت میں ڈوبے ہوؤں پر جو خدا کے سوائے غیر کو اپنے دل میں جگہ دئے ہیں اور اس حال میں نماز پڑھتے ہیں اور اوسی کو نماز سمجھے ہوئے ہیں۔

﴿149﴾ نقل ہے کہ رسول اللہﷺ نے ایک عورت کو نکاح میں لایا تھا وہ صاحب جمال نہیں تھی جب نبیﷺ نے اس کا چہرہ دیکھا آپکے دل پر بار ہوا آپؐ اسکے نزدیک نہیں گئے چاہتے تھے کہ اس کو چھوڑ دیں نماز کا وقت تھا آپؐ باہر آگئے اس عورت نے جان لیا کہ رسول اللہﷺ مجھ سے ناراض ہیں وہ بہت روئی اسی وقت جبرئیل نے خدا کا فرمان لایا کہ اے محمدؐ اگر تو اس عورت کو قبول کرے تو تیرے گنہگار اُمتیوں کو میں قبول کروں گا اور بخشدوں گا آخر پیغمبرﷺ نے اس عورت کو قبول کیا اور اس سے راضی ہوئے۔

﴿150﴾ نقل ہے کہ نبیﷺ کے زمانے میں ایک مرد جنگ کے وقت صحابہؓ کے درمیان سے آگے بڑھا اور کہا کہ اس خچر سوار کو مار کر خچر لوں گا جب اس پر حملہ کرنے گیا تو خود مارا گیا اور اسکو مقتول جہاد کہتے ہیں شہید نہیں کہتے۔

﴿151﴾ نقل ہے کہ ایک شخص رسولﷺ کی خدمت میں آکر آپکی صحبت اختیار کیا اسکے دل میں یہ بات تھی کہ نبیﷺ مشرق اور مغرب کے بادشاہ ہونگے جس روز یہ آیت نازل ہوئی یعنے اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میں نے آج تمہارے لئے تمہارا دین کامل کیا تو وہ شخص بہت رویا رسولﷺ نے فرمایا تجھے معلوم ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے مشرق و مغرب کی بادشاہی دی ہے خدائے تعالیٰ کا دین تمام عالم میں ظاہر اور روشن ہوا ہے بادشاہی یہی ہے کہ فسق و فجور کی خواہش ہرگز بندہ کی

ذات میں نہیں آئی۔

﴿152﴾ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں رہا یہاں تک کہ حضرت علیہ السلام کا وصال ہوا اوس نے کہا میں مہدی علیہ السلام کی صحبت میں اس لئے تھا کہ مہدی علیہ السلام تمام عالم کے بادشاہ ہوں تو ہم کو بھی کچھ دنیا ملے گی اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی صحبت میں آ کر اپنی اس بات سے توبہ کیا اور مقصود کو پہنچا۔

﴿153﴾ نقل ہے کہ حضرت عمرؓ نے پیغمبر ﷺ سے سوال کیا اللہ کہاں ہے پیغمبر ﷺ نے فرمایا مومنوں کے دلوں میں پھر انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ دِل کہاں ہے فرمایا آدمی کے وجود میں لیکن دِل کے دو قسم ہیں ایک دِل مجازی ہے اور ایک دِل حقیقی ہے، حقیقی دِل وہ نہیں ہے جسکو تو گوشت کا ٹکڑا جانتا ہے اے عمر جو حقیقی دِل ہے وہ نہ بائیں جانب ہے نہ سیدھے جانب ہے نہ اوپر ہے نہ نیچے ہے نہ دور ہے نہ نزدیک ہے لیکن حقیقی دِل کو پہچاننے کے لئے قربِ الٰہی کی امداد چاہیئے نیز عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مومن کون ہے اور مسلم کون ہے فرمایا زاہد مسلم ہے اور عارف مومن ہے۔

﴿154﴾ نقل ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا کہ تائب ہوجا اس نے کہا بیشک میرا رب بہت بخشنے والا مہربان ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا بیشک اسکی گرفت سخت عذاب دینے والی ہے یہ سنتے ہی اس نے ایک نعرہ لگایا اور اپنی جان حق کے حوالے کی حضرت عمرؓ نے اس کیلئے دعاء مغفرت کی۔

﴿155﴾ نقل ہے کہ حضرت رسول ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوذرؓ ایک پہاڑی علاقہ میں جا کر رہ گئے تھے ایک روز حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانے میں حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور یہ آیت پڑھی اور جو جمع کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسکو نہیں خرچ کرتے اللہ کی راہ میں تو (اے محمدؐ) ان کو خوش خبری سنا دو دردناک عذاب کی حضرت عمرؓ نے اس آیت کو سنکر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خزانہ بہت آیا اگر میں ہر ایک کو سویت کر کے دیتا تو سب کے سب مالدار ہوجاتے کوئی اطاعت نہ کرتا اس لئے ماہ وار یومیہ جدا جدا کر کے دیا جاتا ہے اور خزانے کو ہم نے امانت دار کے حوالے کیا ہے جس وقت جنگ ہو جنگ کا ساز وسامان ہتیار اس خزانے سے خریدے جاتے ہیں۔

﴿156﴾ نقل ہے کہ کسی نے حضرت عمرؓ سے ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی طلب کی عمرؓ نے فرمایا خزانہ دار کے پاس سے لے لو جب خزانہ دار سے اسنے طلب کیا تو خزانہ دار نے خلیفہ کے سامنے آ کر کہا کہ اس کا ایک مہینہ آپکے ذمہ رہے گا آپ جان لیں، عمرؓ نے فرمایا میں کیا جانوں اللہ جانتا ہے کہ میں زندہ رہوں گا یا نہ رہوں گا امانت دار نے کہا تو پھر میں کس شخص کا حق اس کو دوں حضرت عمرؓ نے فرمایا مت دو، ایسی ذات پر حضرت ابوذرؓ نے قرآن کی آیت پڑھی اسکے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا اے ابوذر تم یہاں سے پہاڑی علاقہ میں چلے جاؤ ورنہ ہمارے معتقدین تم کو مار ڈالیں گے۔

﴿157﴾ نقل ہے کہ حضرت بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے وقت ایسا تھا کہ ہر شخص بیج بوتا تھا اس پر بارش ہوتی اور بغیر کسی واسطہ کے اسکی پرورش ہوتی تھی اب ایسا وقت ہے کہ ہر شخص کنوئیں کے نزدیک کاشت کرتا ہے ڈول اور رسی لاکر پانی سینکر اپنی کھیتی کی پرورش کرتا ہے دونوں وقتوں میں اتنا تفاوت ہے۔

﴿158﴾ نقل ہے کہ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے دائرہ موضع بھیلوٹ میں ڈھائی سوسویتیں ہوتی تھیں جب ایک سو زیادہ ہوئیں تو حضرتؓ نے فرمایا بہت خواری ہوئی۔

﴿159﴾ نقل ہے کہ ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ مہدی موعود علیہ السلام دریا ہیں اور بندہ کھاری (نالے کے مانند) ہے۔

﴿160﴾ نقل ہے کہ ایک وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کتنی سویتیں ہوتی ہیں برادروں نے عرض کیا کہ چار سوسویتیں ہوتی ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بہت خواری ہوئی۔

﴿161﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بہت کھانے والا بہت خوار اور تھوڑا کھانے والا تھوڑا خوار۔

﴿162﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے برادروں نے پوچھا کہ روغن اور شہد کھانے والوں کو خدا پوچھے گا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ پوچھے گا۔

﴿163﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے نفس کے حق میں فرمایا کہ نفس ہر شخص سے کہتا ہے کہ مجھے اس جہاں میں جلا اور میرا خلاف کر حکم حق کے موافق اور اسکی اتباع کر ورنہ کل میں تجھے دوزخ میں لیجاؤں گا لوگ کہاں سنتے ہیں۔

﴿164﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے نفس کے حق میں فرمایا یہ عجیب کالے منہ والا ہے جس طرف رخ کرتا ہے اپنا کام کر جاتا ہے منزل کو پہنچاتا ہے اگر حق کی طرف رخ کرے تو بھی مقصود کو پہنچتا ہے اور اگر دنیا کی طرف رخ کرتا ہے تو اسکو بھی انتہا کو پہنچاتا ہے یہ روسیاہ اس طرح کا ہے۔

﴿165﴾ نقل ہے کہ جب کبھی حضرت مہدی علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ فتوح (رزق) بھیجتا تو آپؑ دائرہ میں دریافت فرماتے کہ اضطرار ہے یا نہیں اگر اضطرار ہوتا فتوح لیتے ورنہ لانے والا کتنا ہی اصرار کرتا مگر آپؑ نہ لیتے تھے۔

﴿166﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے برادروں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آج ہم نے تِل کا تیل کھانے کے ساتھ بہت کھایا ہے، حضرت علیہ السلام نے فرمایا تِل کا تیل نکل آئے گا اس کے بعد برادروں کو بہت اضطرار رہوا۔

﴿167﴾ نقل ہے کہ کسی نے خواجہ جنیدؒ سے کہا کہ ہم طلبِ حق کا راستہ کس طرح اختیار کریں جنیدؒ نے فرمایا جو کچھ تیری مِلک میں ہے پانی میں ڈالدے وہ شخص پانی کے کنارے جا کر ایک ایک ہون (سکّہ) پانی میں ڈالا، جب خواجہ کے پاس آیا تو عرض کیا کہ اس طرح سب سکّے پانی میں ڈالدیا خواجہ جنیدؒ نے فرمایا سب ایک بار کیوں نہیں ڈالا جو اس طرح گن گن کر ڈالا، حساب بازار میں درست ہے نہ کہ خدائے تعالیٰ کے راستے میں ایسی گندگی رکھ کر ہرگز خدائے تعالیٰ کو نہیں پاؤ گے نیز فرمایا ابتداء جس شخص کی قرآن ورسول ﷺ کے موافق نہ ہواوسکی انتہا بھی فائدہ مند نہ ہوگی اور جس شخص کا ابتدائی حال قرآن ورسول ﷺ کے موافق ہواس کی انتہا مقصود کے موافق ہوگی۔

﴿168﴾ نقل ہے کہ میاں لاڈ شہؒ نے فرمایا عورت کرنے میں ایک گھڑی کی راحت ہے ایک گھڑی کے واسطے کیوں تو نے اتنی مشقت اختیار کی ہر حال زندگی گذر جاتی ہے۔

﴿169﴾ نقل ہے کہ مخدوم سید محمد گیسودرازؒ نے فرمایا کہ میں ایک عورت کر کے تمام عالم کا محتاج ہوا اگر نہ کرتا تو اس عالم میں امن حاصل کرتا۔

﴿170﴾ نقل ہے کہ میاں نظام غالبؒ نے فرمایا جو شخص خدائے تعالیٰ کا راستہ اختیار کرے اگر ہمت سے کام لے تو بہت آسان ہے اور اگر کم ہمتی کرے تو بہت مشکل ہے

(ترجمہ بیت)

آزاد آدمی دنیا میں دو چیزوں کی طرف مائل نہیں ہوتا
تا کہ زمانہ کی آفتوں سے سلامت رہے
عورت کا خواہاں نہوگا اگر چہ قیصر کی دختر اُسے دیں
قرض نہ لے گا اگر چہ قیامت کے وعدہ پر بھی ملے

﴿171﴾ نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؒ نے فرمایا کہ بندہ تنہا تھا مہدی موعود علیہ السلام کے اس صدقہ تک پہنچا۔

﴿172﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابتداء میں حق تعالیٰ طالب سے خوشنود نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ طالب کو نیک انجام کی انتہا تک نہ پہنچائے اگر اسکی طلب کا سرانجام نیک ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اس سے خوشنود ہوتا ہے۔

﴾173﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بے ادب اور بے شرم اور بے دیانت ہے خدائے تعالیٰ تک نہیں پہنچے گا۔

﴾174﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں دو برادر تائب ہوئے بہت اضطرار کی حالت میں تھے ان کو کپڑے تک برابر نہیں تھے حضرت مہدی علیہ السلام کے دل میں آیا کہ اگر خدا کچھ دے تو ان کو پہنچاؤں لیکن سویت کے وقت وہ یاد نہ آئے خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید محمد ان کو ہم نے اسی حال میں قبول کیا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کو یہ بات سنائی وہ بہت خوشحال ہوئے انہوں نے کہا کہ یہی حال بہتر ہے اسکے چند روز بعد خدائے تعالیٰ نے کپڑا بھیجا اور فرمانِ خدا ہوا کہ ان دونوں جوانوں کو دیں حضرت مہدی علیہ السلام نے ان دونوں کو بلا کر دیا انہوں نے عرض کیا کہ مت دیجئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم تسلیم ہو جاؤ (خدا کے حکم پر راضی ہو) خدائے تعالیٰ کے حکم سے اُس وقت تمہارے حق میں وہ فرمان تھا اور اس وقت فرمان اِس طور پر ہے۔

﴾175﴿ نقل ہے کہ ایک برادر نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں عرض کیا کہ ذکر دل میں جگہ نہیں کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کوشش کرو پھر آ کر اس نے عرض کیا کہ ذکر دل میں جگہ نہیں کرتا ہے فرمایا علیہ السلام نے کہ جاؤ اور حجرے میں سو جاؤ خدائے تعالیٰ خود تعلیم دے گا۔

﴾176﴿ نقل ہے کہ ایک پیر اور مرید ملکر مکہ کو جا رہے تھے مصلّا پانی پر بچھا کر پیر نے کہا کہ میں خدا خدا کہتا ہوں اور تو پیر پیر کہہ جب تھوڑی دور گئے تو مرید نے بھی خدا خدا کہا غوطہ کھا کر غرق ہوا پھر پیر پیر کہکر اوپر آیا کسی نے یہ نقل حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے بیان کی فرمایا کیوں غرق ہونے نہ دیا وہ خدائے تعالیٰ کی پناہ میں غرق ہوتا تو شہید ہوتا تھا۔

﴾177﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال بوریئے پر ہوا چار پائی نہ تھی۔

﴾178﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بی بی ملکانؓ سے فرمایا کہ تم کو جذبہ وقت موت تک رہے گا۔

﴾179﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے گھر میں ایک کنیز تھی جب رات ہوتی تو وہ غائب ہو جاتی بی بیؓ نے جھڑک کر اسے کچھ کہا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اس کو کچھ مت کہو عرش کے نیچے جا کر وہاں نماز پڑھتی ہے۔

﴾180﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک برادر نے کہا کہ نوبت کے لئے کوشش کرتے ہیں ہماری کیا پونجی ہے جو چور لے جائیں گے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ پونجی جو چلی جائے گی تو ہرگز اس کو نہیں پاؤ گے۔

﴿181﴾ نقل ہے کہ برادروں نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ ابن عربیؒ نے فرمایا کہ عرش سے فرش تک سب ایک شئی ہے اور سید محمد گیسودرازؒ نے اس جگہ فرمایا ہے کہ نور کی ذات نور ہے اگر ابن عربی میرے زمانے میں ہوتے تو میں ان کو از سرنو مسلمان کرتا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ابن عربیؒ پہلوانِ توحید تھے ان کا کلام سید محمد کی سمجھ میں نہیں آیا سید محمد انکے سامنے طفل شیر خوار ہیں۔

﴿182﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی برادر نے عرض کیا کہ ہم شہر میں جاتے ہیں تو لوگ ہمارا ٹھٹول کرتے ہیں اور برا کہتے ہیں مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم بھی کہو کہ خدائے تعالیٰ ہمارا طالب ہے اور ہم خدا کے طالب ہیں اگر وہ کہیں کہ کس طرح تو کہو کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے **یحبھم و یحبّونہ** (خدا اُن کو دوست رکھتا ہے اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہیں)۔

﴿183﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کا آنا دلوں پر ہوا ہے لباس اور گفتار پر نہیں۔

﴿184﴾ نقل ہے اکابرین مہاجرینؓ سے کہ حضرت مہدی علیہ السلام جس کسی کو اپنا پسخوردہ دیتے وہ اُسی وقت ترک دنیا کر کے حضرت علیہ السلام کی صحبت اختیار کرتا تھا۔

﴿185﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بینائی بندہ کو ویسی ہی ہے جیسی نبی ﷺ کو تھی رسول علیہ السلام کا ایسا صدقہ بندے کو پہنچا ہے کہ چشم سر چشم دل اور مو بمو سے معائنہ ہوا ہے۔

﴿186﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ فقیروں کا صدقہ کھاتا ہے۔

﴿187﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندے کی پرورش جانبِ باطن سے فقیروں کے واسطہ سے ہے۔

﴿188﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مقاماً محموداً حق تعالیٰ کی ولایت ہے۔

﴿189﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نماز کے وقت ایک ہی مصلّے پر قید کیساتھ نہیں بیٹھتے تھے۔

﴿190﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ خدائے تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اور نہیں پہچانتے۔

﴿191﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اصولِ دین چھ چیزیں ہیں پہلی ترکِ دنیا دوسری طلبِ خدائے تعالیٰ تیسری ذکرِ دوام خدائے تعالیٰ چوتھی خلق سے عزلت پانچویں خدائے تعالیٰ پر توکل چھٹی منکر مہدیؑ کو کافر جاننا اور باقی سب فروع ہیں۔

﴿192﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فنا کی تین قسمیں ہیں ایک فناءِ نفس دوسری فناءِ دل تیسری فناء روح۔ روح کیلیئے (فنا کے بعد) بقا ہے،ایک فناءِ حق ہے ایک فناءِ باطل دونوں میں تم کس طرح فرق کروگے؟ اگر اضطرار اور تکلیف پہنچے تو اس کو بھی خدا کی طرف سے جانے اور خدا کی طلب میں زیادتی کرے تو یہ فناءِ حق ہے اور فناءِ باطل میں غیر خدا کی حرص زیادہ کرے گا۔

﴿193﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ عقل تین طرح کی ہے عقلِ نوری، عقلِ معاد اور عقلِ معاش۔

﴿194﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نماز میں تھے ایک برادر جلدی سے دوڑکر آکر شریک ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام نے ان کو بہت جھڑک کر فرمایا کہ آہستہ کیوں نہیں آیا کہ دوسروں کو تشویش نہ ہوتی۔

﴿195﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام درختوں سے پرندوں کو اڑانے کا حکم فرماتے تھے کیونکہ ان کے شور سے برادر یادِ خدا میں مشغول نہو سکتے تھے۔

﴿196﴾ نقل ہے کہ شاہ مدارؒ چندروز ایک جگہ ٹھیرے ہوئے تھے وہاں بہت لوگ جمع ہوتے تھے ایک روز بادشاہ آیا اور عرض کیا کہ لوگ خدا کی جگہ آپکی پرستش کرتے ہیں شاہ مدار یہ بات سنتے ہی اسی وقت وہاں سے اٹھے اور چلے گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے سنکر اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ فقیر کو ایسی ہی ہمت چاہیئے یہی لوگ مردانِ خدا تھے۔

﴿197﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص امّی ہو اُس کو حق تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی (اللہ کی طرف سے دیا جانیوالا) علم عطاء ہوتا ہے خواہ امّی اصلی ہو یا امّی جعلی تبھی علم لدنّی حاصل ہوتا ہے غیر امّی کو علم لدنی حاصل نہیں ہوتا۔

﴿198﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے پانی گرم کرنے کا کام ملک گوہرؓ کے حوالہ کیا تھا ایک روز لکڑی نہیں تھی ملکؓ نے اپنی چارپائی توڑکر جلادی حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ خبر سنی ملک مذکور کو حضرت علیہ السلام نے ایک سویت زیادہ دی ملکؓ نے بہت زاری کی اور کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام طبیب حاذق ہیں مجھے کم ہمت پاکر رزق کے حصّہ میں ایک سویت زیادہ کئے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے ملک مذکورؓ کو بہت تسلی دی۔

﴿199﴾ نقل ہے کہ چند برادرانِ دائرہ، دائرہ کے باہر ایک تنہائی کے گوشہ میں ذکر میں مشغول ہونے کیلیئے گئے تھے حضرت مہدی علیہ السلام بھی وہاں گئے برادروں کو دیکھ کر پوچھا کہ یہاں کیوں آئے ہوانہوں نے عرض کیا کہ ذکر کے

لئے آئے ہیں وہاں بچّے شور کرتے ہیں فرمایا ان کو اس شور کے بارے میں تاکید کرنا چاہیئے اور دائرہ کے باہر نہ آنا چاہیئے کیونکہ دائرہ میں خدا کی طرف سے ہر طرح کی نگہبانی مرشد کے واسطہ (ذریعہ) سے ہوتی ہے۔

﴿200﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سفر میں تھے ایک روز آپ سب برادروں کے آگے چلے گئے تھے ایک بلند جگہ پر کھڑے ہوکر آپؑ نے اپنے پیچھے فقیروں کو دیکھا کہ بہت مشقت اٹھاتے ہوئے آتے ہیں کسی نے بچوں کو اپنی گردن پر سوار کرلیا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں سے بندے نے کیا لیا ہے جو میری صحبت میں اس طور سے مصیبت جھیلتے ہیں اُسی وقت حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید محمد انکی بیعت لے کیونکہ یہ ہمارے مقبول ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے انکی بیعت لی ان میں تین سو تیرہ مرد تھے امام علیہ السلام ان پر بہت خوشحال ہوئے۔

﴿201﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں امین محمدؓ کو گجراتی زبان میں فرمایا ٹھنڈی سہا گن۔

﴿202﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جب نماز کا وقت ہو تو بندے کو خبر کروا گر بندہ آئے بہتر ورنہ تم نماز ادا کرلو کیونکہ فرض کا وقت فوت نہو نے دیں، بندہ وقت کا تابع ہے وقت بندے کا تابع نہیں جو شخص دینِ خدا کو اپنا تابع کرے وہ خدا کے پاس پکڑا جائے گا۔

﴿203﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام رمضان کے مہینے میں بیمار تھے ایک وقت حضرت علیہ السلام نے پوچھا کہ چاند کی کتنی تاریخ ہے برادروں نے عرض کیا چھے تاریخ ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے صحت نہیں ہے چار پائی پر بٹھا کر جماعت خانے میں لے چلو بندے نے اعتکاف کی نیت کی ہے۔

﴿204﴾ نقل ہے کہ میاں نعمتؓ جالور میں جامع مسجد جا کر اعتکاف میں بیٹھے۔

﴿205﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندۂ خدا ایسی جگہ بیٹھے جہاں کسی کا علاقہ نہو (اعتراض نہو)۔

﴿206﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ان چھے وقتوں کو ضائع نہ کرے اور خدائے تعالیٰ کی یاد قائم رکھے خدائے تعالیٰ اس کے دن اور رات کو ضائع نہیں کرے گا پہلا وقتِ فجر آفتاب نکلنے تک، دوسرا وقتِ عصر سے عشا تک، تیسرا عورت کے نزدیک جانے کے وقت، چوتھا کھانے کا وقت، پانچواں قضاء حاجت کو جانے کا وقت، چھٹا سونے کا وقت۔

﴿207﴾ نقل ہے کہ امام محمد غزالیؒ نے حق تعالیٰ کی درگاہ میں عرض کی کہ اے بار خدا کوئی عمل اس بندے کا تیری

درگاہ میں قبول ہوا ہے جواب آیا کہ ہاں اُس روز ایک نماز فجر جو تو نے میرے بندے کے پیچھے ادا کی وہ قبول ہوئی۔

﴿208﴾ نقل ہے کہ امام اعظمؒ نے خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی کہ الٰہی کچھ عمل اس بندے کا تیری درگاہ میں قبول ہوا ہے تو جواب آیا کہ جس روز بادشاہ تیری ملاقات کے لئے آیا تھا اس سے ملنے میں تو نے دیری کی کیونکہ اُس وقت تو کچھ لکھ رہا تھا اور مکھی قلم پر بیٹھی ہوئی تھی تو نے توقف کیا تا کہ وہ اپنا حصہ لیلے تیرا وہ عمل میری درگاہ میں مقبول ہے۔

﴿209﴾ نقل ہے کہ ایک اولیاء اللہ کی وفات ہوئی دوسرے اولیاء اللہ نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدائے تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا انہوں نے کہا جب میں حضور میں گیا تو جواب آیا کہ ہم نے تجھے ایک عمل سے نجات دی کہ کبھی تو نے حق کو باطل کے ساتھ نہیں ملایا۔

﴿210﴾ نقل ہے کہ بی بی رابعہؒ کو کسی نے کہا کہ تم پر بہت مشقت گذرتی ہے اپنے موافقین سے کچھ مانگو بی بی رابعہؒ نے کہا حاجت نہیں ہے پھر اس نے کہا کہ خدائے تعالیٰ سے کچھ مانگو تو بی بیؒ نے کہا میں خدائے تعالیٰ سے عہد کر چکی ہوں کہ دنیا کی کوئی چیز طلب نہ کرونگی۔

﴿211﴾ نقل ہے کہ خواجہ جنیدؒ نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کا راستہ اختیار کرے اس کو چاہیئے کہ دو ہلال اپنے ہاتھوں میں لے یعنے سیدھے ہاتھ میں کلامِ خدا اور بائیں ہاتھ میں حدیث نبویؐ تا کہ بدعت اور شبہات کی تاریکی میں نہ گرے سیدھا چلا جائے اور خدا کو حاصل کرے اگر ان دونو کو چھوڑ دیگا تو بدعت اور شبہات کی تاریکی میں گر کر گمراہ ہوگا اور ہرگز مقصود کو نہ پہنچے گا۔

﴿212﴾ نقل ہے کہ ایک اولیاء اللہ نے فرمایا کہ میں حلال خور اور حرام خور کے درمیان فرق کرتا ہوں ساتھیوں نے پوچھا کیسے معلوم ہوسکتا ہے فرمایا جو شخص رات اور دن خدائے تعالیٰ کی یاد میں رہتا ہے وہ حلال رزق کھانیوالا ہے اور جو ایسا نہیں ہے وہ حرام کھانیوالا ہے کیونکہ حلال رزق کھانیوالا ہی خدائے تعالیٰ کی یاد میں مرتا ہے اور حرام کھانے والا یادِ خدا سے غافل ہو کر مرتا ہے وہ مردود ہے۔

﴿213﴾ نقل ہے کہ ایک طالب خدا تین فاقوں کے بعد حجرے کے باہر نکلا اور سوال کیا ایک کتا بھی اس کے پیچھے چلنے لگا طالب نے کہا جو کچھ ملے گا اس میں سے آدھا تجھے دوں گا کسی نے ایک روٹی دی تو آدھی روٹی اس نے کتے کو ڈالدی کتے کو خدا نے زبان دی اس نے کہا کم ہمت کے ہاتھ کی روٹی کیا کھاؤں طالب نے کہا میں کم ہمت ہوں کتّے نے کہا ہاں کیونکہ میں سات فاقوں کے بعد بھی مخلوق کے دروازے سے نہیں نکلا اور تو تین ہی فاقوں میں خالق کے دروازے سے

نکل گیا۔

﴿214﴾ نقل ہے کسی نے ایک اولیاء اللہ سے کہا کہ بہت عبادت کرتا ہوں لیکن کچھ دیکھتا نہیں ہوں فرمایا خدا تجھے مل گیا ہے تو ہوشیار رہ یعنی عمل ہاتھ سے جانے نہ دے تو تجھے کشائش ہوگی۔

﴿215﴾ نقل ہے ایک بندۂ خدا بہت مشقت اٹھاتا تھا کانٹوں پر سوتا تھا کئی رات دن اس کو کوئی کشائش نہیں ہوئی مرشد سے کہا کہ مجھکو کوئی کشائش نہیں ہوتی ہے (کوئی بھید نہیں کھلتا ہے) مرشد نے اس کا تمام احوال پوچھا اور حکم دیا کہ آج رات کو نہالی پر سو اُس نے ویساہی کیا تو اس کو کُشایش حاصل ہوئی۔

﴿216﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا نفس لوّامہ نفسِ محمد ہے اس نقل کے راوی میاں یوسفؒ مہاجر ہیں۔

﴿217﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک شخص کے حق میں فرمایا کہ نیک ہے چندروز کے بعد اسی کو فرمایا کہ بد ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی نے اس شخص کے حق میں اس سے پہلے فرمایا تھا کہ نیک ہے اب اس طرح کس لئے فرماتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ پہلے اس کو کلامِ خدا نے نیک فرمایا تھا میں نے بھی نیک کہا اب کلام خدا اس کو بد کہتا ہے تو ہم بھی بد کہتے ہیں ہم کیا کریں۔

﴿218﴾ نقل ہے کہ تمام مہاجرین مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اگر کسی کی نسبت کہیں کہ نیک ہے تو اگر حق تعالیٰ سے معلوم کر کے اس طرح کہیں کہ اسکی عاقبت بخیر ہو تو وہ بشارت ہے ورنہ مشکل ہے۔

﴿219﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کا دل کسی جگہ لگا ہوا نہ ہو یا خدا سے قرار لے گا ورنہ نہیں لے گا۔

﴿220﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام میاں سید سلامؓ کے زانو پر سر رکھکر لیٹے ہوئے بہت زاری فرمارہے تھے میاں مذکورؓ نے عرض کیا میرانجی اس طرح زاری کس لئے ہے فرمایا کہ اٹھارہ سال ہوئے کہ دو سانس برابر نہیں ہیں ایک سانس کی سیر عرش تک دوسری کی سیر تحت الثریٰ تک ہے ابھی حق تعالیٰ (کی طلب) باقی ہے اسی سبب سے زاری کرتا ہوں۔

﴿221﴾ نقل ہے کہ خراسان کے راستے میں ایک مجذوب حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے آیا وہ اپنی ناک میں سوراخ کر کے رسی ڈالا ہوا تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اُس نے کہا جب میری ہستی (میری

نفسانیت) میرے قابو میں آ گئی تو میں نے ایسا کیا ہے، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ایسا کرنے میں کچھ نہیں ہے، اے مجذوب تمام ذات کو پگھلا دینا چاہیئے اور اس رسی کو دور کرنا چاہیئے جب اس نے رسّی دور کی اس کے بعد سوال کیا کہ مہدی موعود سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے اللہ کی ذات کیسی ہے بیان فرمایئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی ذات بیان میں نہیں آتی صفت بیان میں آتی ہے لیکن اللہ کی بینائی کی لذت بیان کرتا ہوں سُنو پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر کسی شخص کے پاؤں میں رسّی باندھ کر تمام روئے زمین پر ایک ہزار سال تک گردش دیں اور اس کو حق تعالیٰ کی بینائی سوئی کے ناکہ کی مقدار میں حاصل ہو تو اِسی قدر بینائی اس کو اِتنی لذت دیگی کہ وہ کہے گا کہ دو ہزار سال اسی طرح پھراؤ تا کہ اس سے زیادہ راحت حاصل ہو۔

﴿222﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالب کے سامنے سے حق تعالیٰ کہاں جائے گا یعنی طالب ہونا چاہیئے خدائے تعالیٰ خود حاصل ہوتا ہے۔

﴿223﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ مہدیؑ کو قبول کرنے میں ہم کو شک آتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ہفتہ خلوت میں رہ کر خدائے تعالیٰ کو یاد کر جو کچھ حق ہے معلوم ہو جائے گا جب اُس نے یادِ حق کی اس کو حق سے معلوم ہوا حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں آ کر کہا کہ یہی ذات مہدی موعودؑ حق ہے۔

﴿224﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت عثمانؓ کے پاس مال بہت تھا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ عثمانؓ کے برابر ہو جاؤ اور مال رکھو عثمانؓ نے اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کیا۔

5226 نقل ہے کہ جس کسی وقت مخالفین حضرت مہدی علیہ السلام کا اخراج کرتے تھے جو کچھ گھر میں ہوتا حضرت علیہ السلام اس کو وہیں چھوڑ دیتے اور اس کی طرف کوئی التفات نہیں فرماتے تھے۔

﴿226﴾ نقل ہے کہ مہاجرین (صحابہؓ) نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم خوندکار کے بعد مقبرہ کے پاس رہیں گے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے دفن کرنے کے بعد مقبرہ میں مجھکو دیکھوا گر بندہ مقبرہ میں رہا تو مہدی موعود نہ ہوگا۔

﴿227﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بے ڈھنگوں کو نہیں چاہیئے کہ جس شاخ پر بیٹھیں اُسی کو کاٹیں۔

﴿228﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ایک جگہ ایک گنبد میں اترے تھے وہاں ستر ہ آدمی تھے انہوں نے

ایک دوسرے کا نام نہیں جانا خدائے تعالیٰ کی یاد میں اس طرح مشغول تھے۔

﴿229﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بہشت اور دوزخ کی صفت لوگوں میں موجود ہے جس کسی کو غیر اللہ کی حرص زیادہ ہووے وہ دوزخی ہے اور جس کو قناعت حاصل ہے وہ بہشتی ہے۔

﴿230﴾ نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ نے میاں سید محمود حسینن ولایتؒ کو فرمایا کہ اے سیدن مہدی موعود علیہ السلام کا صدقہ جو کچھ ہم کو خدا کی بخشش اور عطا سے پہنچا ہے اس کے دو حصے تمہارے لئے ہیں اور ایک حصہ سب کے لئے۔

﴿231﴾ نقل ہے کہ میاں سید شہاب الدین شہاب الحق ؒ نے فرمایا کہ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کوئی شخص سیدنجی کی غیبت کرتا ہے تو اس کا منہ کالا کیوں نہیں ہوتا۔

﴿232﴾ نقل ہے میاں سید خوندمیرؓ دائرے کے ساتھ کعبۃ اللہ گئے تھے وہاں حق تعالیٰ کی جانب سے معلوم ہوا کہ اے سید خوندمیر بعض لوگ جو تیرے ساتھ آئے ہیں جب وہ کعبہ پہنچے تو جو کچھ ان کا سامان تھا وہاں کے نرخ سے انہوں نے فروخت کیا ہے میاںؓ نے اپنے ساتھیوں کو سرزنش کی انہوں نے عرض کیا کہ یہاں (گمانی) ہے میاںؓ نے فرمایا ہم حج کیلئے آئے ہیں نہ کہ سوداگری کے لئے آخر میاںؓ کے ہمراہی اس کام سے باز آئے۔

﴿233﴾ نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ سے کسی نے عرض کیا کہ فلاں شخص موافق مہدی علیہ السلام ہے جو کوئی (بندہ خدا) اسکے پاس جاتا ہے وہ اسکی بہت تعظیم کرتا ہے میاںؓ نے فرمایا اگر اس کی تعظیم خدا کے واسطے ہوتی تو وہ گوشہ نشینوں کی تعظیم کرتا، ظاہری تعظیم منافقوں کی علامت ہے جو بندگانِ خدا کو علانیہ ذلیل کرتے ہیں۔

﴿234﴾ نقل ہے کہ جمعہ کے روز دائرے کی عورتیں میاں نعمتؓ کے گھر میں بیان قرآن سننے کے لئے آئیں بی بی (تعظیم کے لئے) نہیں اٹھیں میاںؓ کو خبر ہوئی فرمایا کیوں نہیں اٹھیں بی بیؓ نے کہا اس وقت بچے کو دودھ پلا رہی تھی میاںؓ نے فرمایا اسی وجہ سے اس فرزند کو حق تعالیٰ اٹھالے گا، دوسرے ہفتہ ہی میں اس فرزند کا وصال ہوا۔

﴿235﴾ نقل ہے کہ میاں سید شہاب الدینؒ کی رحلت سے پہلے میاں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ آکر کھڑے ہیں اور ڈیرہ منگا کر نصب فرماتے ہیں اسکی ایک رسی اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں اور بعض مہاجرین اور اکثر طالبانِ خدا حاضر ہوئے ہیں اور ایک ایک رسّی ہر ایک نے اپنے ہاتھ میں لی ہے اور اس خیمہ کا سایہ میاں سید محمودؓ کے سر پر کئے ہیں اور فرشتے کئی طبق اور جوڑے لائے ہیں میاں سید محمودؓ کو پہناتے ہیں اس کے بعد سید السادات منبع السادات واصل الحق سید الشہدا صاحب دوراں بندگی میاں سید خوندمیرؓ وزیر خاتم الاولیا قائم مقام محمد مصطفیٰؐ مہدی مجتبیٰ وارث علم

الکتاب والا یمانؓ نے فرمایا کہ یہ خلعت تم کو حق تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوئی ہے جسے چاہو دو۔

﴿236﴾ نقل ہے کہ (میاں سید خوندمیرؓ نے خواب میں دیکھا) کہ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے اپنی زبانِ مبارک سے میاں سید محمود حسینِ ولایتؓ کی نسبت فرمایا کہ اس فرزند کا مقام میاں سید اجملؓ کا مقام ہے نیز فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر ہم تمہارے گھر آتے ہیں دیکھیں گے کہ ہماری رعایت کیسی ہوتی ہے اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی جیسی تعظیم کرتے ہیں ویسی آپکی تعظیم کرینگے۔

﴿237﴾ نقل ہے کہ بندگی ملک الٰہد ادؓ سے کسی نے پوچھا کہ باڑ کیا چیز ہے فرمایا باڑ وہی ہے جو کانٹی نصب کئے ہیں پھر سوال کیا کہ اگر کوئی شخص باڑ میں مرجائے تو مومن ہوتا ہے بندگ ملک الٰہد ادشاہد ہدیٰ مرد ربّانی مبشر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن حقیقی ہے۔

﴿238﴾ نقل ہے بندگی ملک الٰہد ادشاہد ہدیٰؓ سے کہ حضرت نبی علیہ السلام کو آخری تین سال ولایت کی سیر تھی اسی زمانے میں یہ فرمان اور یہ آیتیں نازل ہوئیں اللہ تعالیٰ کا قول اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی میں ایضاً پکار واپنے رب کو عجز کے ساتھ اور خوف کے ساتھ یہ آیت من المحسنین تک ہے ایضاً اور یاد کر اپنے رب کو جب تو بھول جائے اسی کے مانند آیتیں نازل ہوئیں۔

﴿239﴾ نقل ہے کہ بندگی ملک الٰہد ادؓ کو خطرہ آیا تھا کہ حق تعالیٰ کا راستہ کیسے اختیار کروں نفس اور ہویٰ (خواہش نفس) ستاتے ہیں ایک روز نفس اور ہویٰ دونوں نے ملکؓ کے حضور میں آکر کہا کہ ہم دونوں آپکے تابع ہو چکے ہیں اسکے بعد بندگی ملکؓ نے حق تعالیٰ کا راستہ اختیار کیا۔

﴿240﴾ نقل ہے کہ بندگی میاںؓ سے بندگی ملک الٰہد ادؓ نے عرض کیا کہ اپنے فرزندوں کو علم سکھلایئے میاںؓ نے فرمایا اگر علم نماز کی درستی کی مقدار میں ہو تو بس ہے جو کوئی علم پڑھتا ہے اور عشق خدا نہیں رکھتا بخیل اور نامرد ہوتا ہے۔

﴿241﴾ نقل ہے موضع بنیب کی کہ میاں دلاورؓ وہاں تھے اور میاں ملکجیؓ ساہلہ میں میاں نعمتؓ کا ہک میں میاں لاڈؓ اور میاں نظامؓ رادھن پور میں تھے اور میاں رفیعؓ بھی رادھن پور کے راستہ میں تھے اور میاں سید خوندمیرؓ پٹن میں تھے تمام ایک جگہ ہو کر سوال وجواب کئے تھے بیرم گاؤں کی نقل یہ نہیں ہے یہ نقل دوسری ہے آخر سب موضع بنیب میں آکر ایک جگہ ہوئے تھے اور موضع بیرم گاؤں میں تمام مہاجرین جمع ہوئے تھے اس زمانے میں فتح خاں نے ملک بخنؓ سے کہا کہ تمام مہاجرین جمع ہیں اور تمام علماء بھی قریب ہیں ہم کو اسی سبب سے بڑی خوشی ہے کہ تمام مہاجرین اور علماء ایک جگہ ہو کر مہدی

موعود علیہ السلام کے ثبوت مہدیت کی بحث کریں گے اور علماء شرمندہ اور رسوا ہونگے اس بنا پر ملک بخنؒ کو اس نے بھیجا اور اس کے دل میں یہ بات تھی کہ کیا خوب ہوگا کہ مہاجرین الزام پائیں ملک مذکور اس کا خط لیکر بندگی میاں سید خوندمیرؒ کے پاس آئے میاںؒ نے فرمایا کہ تم نمازِ ظہر کے بعد مہاجرین کی جماعت میں یہ خط لاؤ جب ملک بخنؒ ظہر کے بعد خط لائے تو میاںؒ نے فرمایا کہ میاں نظامؒ کے سامنے رکھو جب بندگی میاں نظامؒ پڑھ چکے تو میاںؒ نے فرمایا کہ بھائی نظام اس خط میں کیا لکھا ہے میاں نظامؒ نے جو کچھ مرقوم تھا ابتداء سے آخر تک بیان کیا میاںؒ نے فرمایا اس معاملہ میں آپکے دلوں میں کیا بات آتی ہے سب نے کہا ہم نام مہدی علیہ السلام پر سر دینے کیلئے حاضر ہیں زہے بلندی قسمت بہت خوب ہے ہم جائیں گے اس کے بعد بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ یہ ہماری آپس کی گفتگو ہے لیکن مدعی سے تو ایک ہی شخص کو بات کرنی چاہیئے اس کے بعد سب نے کہا کہ میاں نظامؒ گفتگو کریں اس پر میاںؒ نے فرمایا بہتر ہے پھر میاں نظامؒ سے بندگیمیاںؒ نے پوچھا کہ آپ اُس مجلس میں کیا کہیں گے بتلائیں میاں نظامؒ نے فرمایا کہ بندہ معلومات خدا سے بات کریگا میاںؒ نے فرمایا ہاں آپ کے معلومات سے ہمارے لئے تحقیق ہے کوئی شک نہیں لیکن ایسی کوئی بات مدعی کے خاطر نشین نہو گی میاں نظامؒ نے فرمایا ہمارے پاس یہی ہے اس کے بعد بندگی میاں نعمتؒ سے میاںؒ نے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ بندہ احادیث رسول ﷺ سے ثبوت دے گا میاںؒ نے فرمایا حدیثوں میں تعارض (اختلاف) بہت ہے تم ایک حدیث پڑھو گے وہ دو حدیث پڑھیں گے تم دو پڑھو گے تو وہ چار پڑھیں گے حجت قطعی کی توقع نہیں میاں نعمتؒ نے فرمایا کہ ہمارے پاس یہی ہے اس کے بعد میاں دلاورؒ سے پوچھے انہوں نے فرمایا کہ ہم اشارات کلّیہ سے مہدی علیہ السلام کی مہدیت ثابت کریں گے میاںؒ نے فرمایا یہ بات مقلّد کے لئے حجت ہوگی لیکن مدعی اور سائل کو اس سے کچھ نہ ملے گا اس کے بعد میاں ملک جیؒ سے میاںؒ نے پوچھا ملک مذکور نے فرمایا کہ بندہ تمثیلات سے ثابت کریگا میاںؒ نے فرمایا بہتر ہے لیکن حجت قطعی اس سے لازم نہیں آتی پھر میاں نظامؒ نے فرمایا آپ فرمایئے بندگیمیاںؒ نے فرمایا کہ بندہ (قرآن سے) الف سے سین تک انشاء اللہ تعالیٰ حرف بحرف اور لفظ بلفظ اسی ذات مہدیؑ کی مہدیت کو ثابت کرے گا پھر سب نے پوچھا کہ ہم کو بھی معلوم ہونا چاہیئے فرمائے آپ تمام کلام اللہ سے مہدی علیہ السلام کی مہدیت کس طرح ثابت کرتے ہیں اور حجت قطعی کس طرح دینگے پھر بندگی میاںؒ نے اپنی زبانِ مبارک سے آیت افمن کان علی بینة من ربه (کیا پس وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو) کا بیان ایک رکوع تک فرمایا اور حرف حرف سے اسی ذات سید محمدؑ کے مہدی موعودؑ ہونے کا ثبوت دیا یہ بیان سننے کے بعد سبھوں نے کہا کہ واللہ یہ بیان ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان سے سنا تھا جس سے ہمارے کان آشنا تھے لیکن اس کو اب آپکی زبان سے ہم نے سنا حق تعالیٰ نے آپکو قرآن دیا ہے اور ہمارے درمیان آپکو فضل بھی دیا ہے یہ کہکر اٹھکر بیعت کیئے اس اقرار کے ساتھ کہ آپ

ہمارے درمیان بزرگ ہیں اسکے بعد تمام مہاجرین اُٹھکر اپنے مکانوں کو روانہ ہوئے پھر جب میاںؒ اپنے دروازے پر سب کو رخصت دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو اس موقع پر ملک بخنؒ نے عرض کیا کہ چلنے پر اتفاق ہوا ہے یا نہیں میاںؒ نے فرمایا اے ملک نہ کوئی شخص جائے گا اور نہ کوئی بُلائیگا ملک نے پھر تکرار کی کہ ہم خود بلانے کیلئے آئے ہیں میاںؒ نے فرمایا کہ اُس سے (فتح خاں سے) کہدو کہ اگر تیرے بلانے سے علماء آئیں ہیں تو جان لے کہ تیرا گمان جو ہم پر ہے وہی ہوگا اور اگر نہ آئیں تو سمجھ لے کہ تو کافر اور اکفر ہے ملک نے پھر تکرار کی کہ اے میانجی علماء کیوں نہیں آئیں گے وظیفہ کھاتے ہیں ان لوگوں کے حکم کے تابع ہیں پھر میاںؒ نے وہی فرمایا جو اوپر مذکور ہے پھر فرمایا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے زمانۂ دراز سے معلوم ہوتا تھا کہ تو اپنا فضل ظاہر کر بندے نے حق تعالیٰ کی درگاہ میں التجا کیا کہ الٰہی وہ فضل تیرا ہی دیا ہوا ہے اور بندہ بھی تیرا ہی ہے تو اپنا دیا ہوا فضل آپ ہی ظاہر فرما اس کے بعد جو کچھ حق تعالیٰ کا مقصود تھا ظہور میں آیا (اس کے بعد) السلام علیکم کہکر میاںؒ گھر میں گئے اس کے بعد ملک بخنؒ نے فتح خاں بڑو کے پاس جا کر جو کچھ میاںؒ کا حکم تھا بیان کر دیا، پھر فتح خاں نے علماء کو طلب کیا جملہ علماء متفق ہو کر ایک خط طویل عبارت کا لکھ کر بھیجے کہ بحث کرنے کا کام بادشاہوں سے وابستہ ہے جوابِ حکم پر اس معاملہ کو ملتوی اور متوقع کیا جاتا ہے اس اثناء میں بادشاہ اس معاملہ میں دلگیر تھا ان کو ٹھیر جانے کا حکم دیا۔

﴿242﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کعبۃ اللہ کو گئے وہاں بہت اضطرار ہوا برادر بے طاقت ہو گئے میاں سید سلام اللہؓ باہر گئے تھے کچھ خدا نے دیا تو لاکر آش بنا کر حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے لائے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی مضطر ہو کھائے میاں سید سلام اللہؓ عرض کیا کہ خوندکار بھی کھائیں فرمایا بندہ مضطر نہیں ہے میاں سید سلام اللہؓ نے بہت کوشش کی تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ متوکل ہے خدا کا بھیجا ہوا رزق کھاتا ہے پھر انہوں نے عرض کیا کہ یہ بھی خدا نے بھیجا ہے فرمایا اس کو خدا کا بھیجا ہوا نہیں کہتے اس کو تم لائے ہو یہ فرما کر حضرت مہدی علیہ السلام نہیں کھائے، آٹھ روز گذرے کہ آپ کچھ نہیں کھائے تھے اس کے بعد حلال طیب رزق خدا نے بھیجا تو آنحضرت علیہ السلام کھائے۔

﴿243﴾ نقل ہے کہ شیطان نے حضرت عیسیٰؑ کے پاس آکر کہا کہ کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عیسیٰؑ نے فرمایا یہی ہے لیکن تیرے کہنے سے نہیں کہوں گا پیغمبر خدا عارف تھے کس طرح کہتے شیطان غمگین ہو کر گیا۔

﴿244﴾ نقل ہے کہ ابلیس نے ایک شیخ کے لباس میں حضرت مرتضی علیؓ سے ملاقات کی اور کہا یا علی کہاں جاتے ہو جماعت کی نماز ہو چکی ہے حضرت علیؓ واپس ہو کر تنہا نماز ادا کئے ابلیس نے ان کو جماعت سے باز رکھا دشمن گھات میں ہے اسی سبب سے فرمانِ خدا ہے کہ اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں الخ۔

﴿245﴾ نقل ہے کہ سلطان بایزید بسطامیؒ کعبۃ اللہ جا کر مقام محمودہ میں بیٹھے ہوئے مناجات کر رہے تھے کہ یار ب العالمین میں بہت بوڑھا اور ناتوان ہو گیا ہوں مجھے عبادت معاف فرمادے کعبہ کے درمیان سے شیطان نے آواز دی کہ میں نے تجھے عبادت معاف کردی، بایزیدؒ نے مکرّر یہی آواز سنی اپنے جی میں کہا کہ یہ آواز رحمانی ہے یا شیطانی، خطرہ آیا کہ کعبہ میں شیطان کہاں پھر انہوں نے وہی التجا کی پھر وہی آواز آئی پھر انہوں نے اپنی جی میں سوچکر یہی کہا کہ پیغمبر ﷺ کو عبادت معاف نہیں ہوئی مجھے کیسے معاف ہوگی چنانچہ پیغمبر ﷺ کو فرمان یہ ہے کہ تو عبادت کر اپنے رب کی یہاں تک کہ تجھے یقین (موت) آئے انھوں نے لاحول کہکر اپنا عصا جو ہاتھ میں تھا شیطان پر مارا شیطان فرار ہو گیا۔

﴿246﴾ نقل ہے بی بی عائشہؓ نے نبی ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ ہر وقت جبرئیل آکر خدائے تعالیٰ کا سلام خدیجہؓ کو کہتے ہیں مجھ کو نہیں کہتے یہ کس لئے ہے رسول ﷺ نے فرمایا خدیجہؓ اُس وقت مجھ پر ایمان لائی ہیں جس وقت کسی نے بھی مجھے قبول نہیں کیا تھا تم اس وقت ایمان لائے ہیں کہ بہت سے لوگ قبول کرتے ہیں اسی سبب سے خدیجہ کو سلام آتا ہے اور تم کو جبرئیل سلام نہیں کہتے۔

﴿247﴾ نقل ہے کہ ایک وقت نظام الملک (احمد نگر کا بادشاہ) بی بی ملکانؓ سے عرض کروایا کہ میں اپنی دختر میاں سید میرانجی کو دیتا ہوں قبول فرمایئے بی بیؓ نے جواب میں فرمایا حاجت نہیں ہے اس کے بعد مہاجرینؓ (بعض اصحابِ مہدیؑ) بی بیؓ کے پاس گئے اور انہوں نے کہا کہ ایک ملک کا بادشاہ موافق ہوتا ہے بہت ساروں کو نفع ہوتا ہے بی بیؓ نے فرمایا میں اپنے فرزند کی دوستی طالب دنیا کے ساتھ کس طرح کروں میراں علیہ السلام کو کیا جواب دونگی مہاجرینؓ نے عرض کیا کہ ہم حضرت مہدی علیہ السلام کو جواب میں عرض کریں گے کہ بہت سے لوگوں کے فائدے کے لئے ہم نے یہ کام کیا اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ تم جانیں لیکن خود اس کار خیر میں شریک نہیں ہوئیں۔

﴿248﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام پانی لانے کے لئے جا رہے تھے ایک برادر نے آکر عرض کیا کہ ٹھلیا مجھے دیجئے میں پانی لاتا ہوں حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم لاتے ہیں اُس برادر نے بہت کوشش کی اور ٹھلیا لیکر پانی لے آیا حضرت مہدی علیہ السلام نے از راہِ مروت اسکو کچھ دیا اس نے عرض کیا کہ میں اللہ کے واسطے لایا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جا اور حجرے میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کر وہ کام لِلّٰہ ہے۔

﴿249﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی شخص پیاز اور لہسن کھایا ہو صف پر نہ بیٹھے پھر آپؑ نے فرمایا کہ کیوں یہ چیز کھاتے ہو کہ پیچھے بیٹھنے کی حاجت پڑے۔

﴿250﴾ نقل ہے کہ بندگی ملک الٰہد ادؒ کعبہ گئے جب کعبہ کو دیکھا تو یہ دُعا کی کہ اے رب العالمین الٰہد اد درمیان میں ہے الٰہد اد کو درمیان سے اٹھالے خدائے تعالیٰ نے آپکی دعا قبول کی۔

﴿251﴾ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ تمام عمر کسی کا پیر گھوڑے کے رکاب میں باندھکر پھراتے رہیں اور موت کے وقت اگر اسکو ایمان مل جائے تو کوئی مشقت نہوئی مفت پایا اگر آسمان وزمین کسی کی آنکھوں میں تمام عمر پھرتے رہیں اور موت کے وقت اس کو ایمان ملا تو مفت پایا گویا کہ کوئی مشقت اس کو کبھی نہیں ہوئی تھی۔

﴿252﴾ نقل ہے کہ ایک شخص نوکری کے لئے جارہا تھا میاں نعمتؓ نے اس کا حال پوچھا اور سنکر فرمایا کہ تین سو تنکے ہم سے لیکر ہمارے پاس رہ اور ہماری نوکری کر اس کو یہ بات پسند آئی چند روز رہا اس کو دین معلوم ہوا جو تنکے باقی رہ گئے تھے میاںؓ کی خدمت میں پیش کر کے ثابت قدم رہا۔

﴿253﴾ نقل ہے کہ بندگی میاںؓ کے پاس مہاجرینؓ ملاقات کے لئے آتے میاںؓ ملاقات کر کے رخصت فرماتے تو بی بیؓ کہتی تھیں کہ کوئی چیز انھیں دیجئے بندگی میاںؓ نے فرمایا یہ دریا کو دیکھے ہیں یعنی مہدی موعود علیہ السلام کی ذات کو اور ہم ایک کنواں ہیں۔

﴿254﴾ نقل ہے کہ میاں نعمتؓ نے ایک طالب علم سے کہا کہ خدائے تعالیٰ کا راستہ اختیار کر اس نے کہا ہر روز مجھے گھی اور چاول چاہیئے میاں نعمتؓ نے فرمایا میں دوں گا اس نے کہا عمدہ کپڑا چاہیئے فرمایا میں دوں گا اس نے کہا مجھے یقین نہیں آتا ہے اس کے بعد میاں نعمتؓ نے فرمایا یہ کام ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے وہ ملا بھاگ گیا۔

﴿255﴾ نقل ہے کہ میاں نعمتؓ کو خدائے تعالیٰ نے بہت روپیہ بھیجا تو ایک بھاٹ بطریق سابق جیسا کہ میاں نعمتؓ کی دنیاداری کے زمانے میں آتا تھا اور آپ اسکو بہت کچھ دیتے تھے اس وقت بھی سویت کے موقع پر آکر میاں نعمتؓ کی اس نے بہت تعریف کی میاںؓ نے برادروں سے فرمایا اگر تمہاری رضا ہو تو اس کو دومہر (دوسکے) دیتا ہوں برادوروں نے عرض کیا دیجئے میاںؓ نے اس کو دومہرے دیئے بھاٹ نے کہا اس زمانے میں بہت دیتے تھے اب اتنا تھوڑا کیوں دیئے میاںؓ نے اس کے سامنے بیان قرآن کیا بھاٹ نے اپنی تلوار راہِ خدا میں دی اور کہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ خدائے تعالیٰ کا دین ایسا ہے۔

﴿256﴾ نقل ہے کہ میاں ملک جیؒ کے دائرے میں نظام الملک نماز کے لئے آیا تھا تمام برادر صف پر بیٹھے ہوئے تھے ایک برادر پیچھے سے آیا جگہ نہیں تھی اس نے اپنی چادر نظام الملک کے لئے بچھادی اور خود بھی اسی پر نماز پڑھا میاں ملک جیؒ نے یہ سُنکر اس کو دائرے کے باہر کیا۔

﴿257﴾ نقل ہے میاں ملک جیؒ نے فرمایا کہ متوکل کے لئے تفحص کرنا (خدا کی راہ میں آئے ہوئے رزق کی نسبت یہ دریافت کرنا کہ یہ کہاں کا ہے کس طرح کا ہے) روا نہیں، غیر جگہ کا ہونا معلوم ہو تو نہیں لینا چاہیئے۔

﴿258﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں کسی نے برادروں کو کچھ دیا دوسروں نے آ کر فریاد کی کہ میرانجی رہزنی ہوتی ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا تم اپنی ذات حق تعالیٰ کے حوالے کئے ہو حق تعالیٰ تمہاری پرورش کریگا، پھر فتوح دینے والوں کو طلب کر کے فرمایا کہ ان کو کوئی چیز مت دو اس بندے کے ہاتھ کو دو تا کہ بندہ ان کو کھلائے اسکے بعد اپنے دستِ مبارک سے کھانا تیار کر کے حضرت علیہ السلام نے کھلایا۔

﴿259﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نے ہمارا دامن پکڑ کر یہ نہیں کہا کہ ہم کو خدا تعالیٰ سے ملا دو۔

﴿260﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ دو برادر دائرے میں آئے ہیں ایک خلوت میں رہتا ہے دوسرا نہیں رہتا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو ان دونوں کو رزق کس طرح پہنچتا ہے برادروں نے کیفیت معلوم کی کہ جس کو خلوت ہے اس کو گمان ہے کہ میں کچھ کھاؤں گا اور جس کو خلوت نہیں ہے اس کو گمان نہیں ہے مگر غیب سے اس کی روزی ملتی ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے برادروں نے یہ بیان کیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا وہی بہتر ہے جسکو گمان نہیں ہے کیونکہ یہ پیغمبروں کا کام ہے کہ خدا پر رہیں۔

﴿261﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور مہاجرینؓ نے گانا سنا ہے بے واسطہ (بے اختیار) وقت مقرر کر کے طلب کر کے نہیں سنے جو کچھ حاضر ہوتا تھا دیدیتے تھے۔

﴿262﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام عورتوں کی بیعت اس طرح سے لیا کرتے تھے کہ ایک پانی سے بھرا ہوا کٹورہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے دستِ مبارک میں رکھتے اس کے بعد عورتیں اپنے ہاتھ اس پانی میں ڈالتی تھیں۔

﴿263﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے برادروں سے فرمایا کہ تم مرد ہو اگر دوسرے تمہاری روش اچھی دیکھیں گے تو تمہارے گرویدہ ہونگے اور جانیں گے کہ سبحان اللہ مہدیؑ کے دائرے میں ایسے مردانِ دین ہیں دوسرے بھی خدا کی راہ میں آئیں گے کبھی بندے سے بھی ملاقات ہوگی۔

﴿264﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے عرض کیا کہ دو برادر دائرے میں آئے ہیں ایک نماز فجر کے بعد مشغول رہتا ہے اور دوسرا جلد اٹھ جاتا ہے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اس کو بلا کر

لاؤ جب لائے تو آپؒ نے پوچھا کہ کیوں جاتا ہے اس نے عرض کیا کہ اہل خانہ کا ایک کپڑا ہے جو نماز کے وقت پہن کر آکر نماز ادا کرتا ہوں پھر جلد گھر میں جا کر عورت کو دیتا ہوں تو وہ پہن کر نماز ادا کرتی ہے اور میں بچوں کو کھیل میں لگاتا ہوں تا کہ عورت اطمینان سے نماز ادا کرے فرمایا یہ سب کام اللہ کے لئے ہے۔

﴿265﴾ نقل ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ جب کسی دائرے سے ہجرت فرماتے تھے تو جہاں کہیں کوئی دیوار یا اور کوئی چیز کم وزیادہ ہوتی پوری کر کے جاتے اور ادھوری نہیں چھوڑتے تھے۔

﴿266﴾ نقل ہے کہ جب بندگیمیاں دلاورؓ کے وصال کا وقت نزدیک ہوا تو حضرتؓ نے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ آج دائرے کے تمام اشخاص کو ہم نے بخشا مگر تین شخصوں کو ہم نے نہیں بخشا۔

﴿267﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں نظامؒ ایک جگہ پانی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے موروں کے بچے پانی پینے کے لئے آئے میاں عبدالرحمٰنؒ سے حضرتؒ نے فرمایا کیا تم انمیں نر و مادہ کو جانتے ہوانہوں نے عرض کیا معلوم نہیں ہوتے ہیں اس کے بعد بندگی میاں نظامؒ نے فرمایا جو پچھلے پیر پانی سے نکلتے ہیں اور اپنی دُموں کو پانی میں بھیگنے نہیں دیتے وہ نر ہیں اور جو منہ پھیر کر اور دُموں کو پانی میں بھگو کر باہر نکلتے ہیں مادہ ہیں اسی طرح بندگان خدا دنیا میں آکر اپنی ذات کو گناہوں میں آلودہ نہ کر کے اپنا ایمان سلامت لے جاتے ہیں۔

﴿268﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں نظامؒ چند روز ایک ویرانہ میں ٹھہرے ہوئے تھے جب رات ہوتی تو گاؤں میں آتے تھے ایک رات آپ مسجد میں گئے وہاں ایک اجنبی نے پوچھا تم کون ہیں میاںؒ نے کوئی جواب نہیں دیا اس نے ایک لکڑی سے میاںؒ کو مارا میاںؒ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا شہ کی چوٹ شکر کی موٹ پھر آپ باہر آکر ٹھیرے، غیب سے ایک شخص آیا اور کھانا لاکر میاںؒ کے سامنے رکھا کھانا میٹھا تھا میاںؒ نے برادروں کو دیا انہوں نے عرض کیا کہاں سے آیا ہے میاںؒ نے فرمایا جہاں سے لکڑی آئی تھی، ذات حق تعالیٰ کی طرف اشارہ فرمایا۔

﴿269﴾ نقل ہے کہ بندگی ملک الٰہداد ؒ کے دائرے میں بہت سے فقراء فقر و فاقہ سے رحلت کئے کسی برادر کی مزاج پرسی کو ملکؒ آتے تو وہ کہتا تھا کہ کیا روٹی لائے ہیں یہ کہکر واصل حق ہوتا تھا ملکؒ نے توجہ کی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ اے بارخدا یہ لوگ تیری راہ میں آئے ہیں اور بندے نے ان کو تیرے سپرد کیا ہے یہ کیا معاملہ ہے حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ یہ ہمارے طالب ہیں ہم نے ان کو ایمان عطا کیا، ملکؒ نے دائرے میں یہ ندا کی کہ جو کوئی مرنا چاہتا ہے مر جائے کہ وہ مومن ہوگا خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ جو اشخاص روٹی کہتے ہیں ان کا کہنا مجھے پسند ہے کیونکہ انہوں نے پہلے اپنی ذات ہماری رضا میں ہمارے حوالے کر دی ہے نیز ملکؒ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ میں اس طرح دیتا ہوں اور

خدائے تعالیٰ اپنے قبضۂ قدرت سے اس طرح لیتا ہے بعضے لوگ اس بات پر تعجب کر کے ایک قبر کو کھولے کیا دیکھتے ہیں کہ قبر میں کچھ بھی نہیں ہے اس کے بعد انہوں نے اپنی دستاریں اپنے گلوں میں ڈالکر بہت زاری اور عاجزی کی تو بندۂ خدائے غفّار وستّار (ملک الٰہد ادؒ) نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ خدا کے لئے دوبارہ ایسا مت کرو بندہ حکم خدا کے بغیر کچھ نہیں کہتا ہے۔

﴿270﴾ نقل ہے کہ بندگی ملک الٰہد ادؒ فطرہ کی بہت تاکید کر کے طلب فرماتے تھے ایک وقت بہت اضطرار تھا دوسو آدمی فاقوں سے خشک ہو کر وفات پا چکے تھے اس وقت ملکؒ نے قرض کر کے اپنے آدمیوں کے فطرے دیئے اور حکمِ خدا بجالایا۔

﴿271﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں جدّہ میں بہت اضطرار تھا حالانکہ غلّہ بہت سستا تھا کئی آدمی فاقوں سے خشک ہو کر وفات پائے۔

﴿272﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؒ کے حضور میں موضع جیول میں بہت اضطرار تھا اور غلّہ اتنا سستا تھا کہ ایک ڈوگرے کو پانچ سیر چاول آتے تھے کم وبیش چارسو آدمیوں نے فاقوں سے خشک ہو کر اپنی جانیں حق تعالیٰ کے حوالے کیں اسی اثنا میں ملک شرف الدین محمد نے جو بوامریم عرف بوامنّا کے برادر تھے بہت خرچہ کا روپیہ اور زیورات اپنی بہن کو اور بندگیمیاںؒ کو براہِ خدا بھیجا ملک حمّادؒ (بوامنّا کے شوہر) نے اپنی فتوح بھی بندگیمیاںؒ کے سامنے حاضر کر دی اس کے بعد بندگیمیاںؒ اسی خرچ سے کعبۃ اللہ کی جانب روانہ ہوئے اور تمام کو سلطان پور کے دائرے میں رکھے چنانچہ یہ بات مشہور ہے۔

﴿273﴾ نقل ہے کہ ایک روز شاہ دلاورؒ بندگیمیاںؒ کی ملاقات کیلئے کھانبیل آئے تھے قضاءِ حاجت کیلئے وہاں ایک باغ کے کنارے جا کر بیٹھے وہاں کے مالی نے آکر شاہؒ کو نہ پہچانا اور چند سخت بے ادبی کے کلمات کہا جب برادرانِ دائرہ کو خبر ہوئی تو فوراً اس کو پکڑ کر بندگیمیاںؒ کے سامنے لائے میاںؒ نے اُسے خوب مارا اسی وقت جب میاں سید جلال گھر سے باہر آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ ابّا جی (اس کو مارنا) بہت اچھا ہوا کل اس نے خوندکار کو بھی گالی دی تھی بندگیمیاںؒ نے برادروں کو حکم دیا کہ اب اسکو چھوڑ دو بندہ نے بھائی دلاور کیلئے اس کو مارا تھا پھر میاں سید جلال کو آپ نے فرمایا کہ بابا میں گالیوں کا جھاڑ ہوں مجھے اس کا کوئی خوف نہیں۔

﴿274﴾ نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؒ عصر اور مغرب کے درمیان دعوت (بیانِ قرآن) کے لئے بیٹھے تھے اس وقت ایک بڑا سانپ سامنے آیا برادروں نے اس کو مارنے کا ارادہ کیا بندگیمیاںؒ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ سانپ اُس سانپ

کی اولاد سے ہے جو خاتم النبی ﷺ سے ملاقات کیا تھا یہ جن ہے تصدیق مہدیؑ رکھتا ہے بیانِ قرآن سننے کے لئے آیا تھا۔

﴿275﴾ نقل ہے کہ ایک طالب خدا نے میاں خوندملکؓ سے عرض کیا کہ ہم کو خطرے بہت آتے ہیں میاں خوندملکؓ نے فرمایا کہ تجھ کو بینائی حاصل ہوئی اسی سے تو نے خطروں کو معلوم کیا کوشش کر اور خطروں کی نفی کر خدا کی یاد میں رہ تو مقصود جلد حاصل ہوگا۔

﴿276﴾ نقل ہے کہ میاں بھائی مہاجرؓ کا نکاح ہوا بیوی ان کے حوالے کی گئیں اور گھر میں لاکر ان کے سامنے بٹھائی گئیں اسی وقت کسی نے آکر کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام یہاں آئے ہیں انہوں نے فوراً اپنی تلوار مہر کے بدلے میں عورت کو دی اور کہا کہ ہم جاتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں رہیں گے تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ ہے اس کے بعد اس بی بی کے متعلقین نے بہت کوشش کی اور کہا کہ دوسرا نکاح کرلو لیکن اس بی بی نے قبول نہیں کیا یہاں تک کہ بھائی مہاجرؓ واپس آکر اپنے ہمراہ لیجا کر حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں رہے۔

﴿277﴾ نقل ہے کہ بی بی فاطمہؓ کے وصال کا وقت نزدیک ہوا بی بیؓ اپنے کپڑے اور اپنا کفن خود اپنے ہاتھ سے دھونے لگیں اور فرزندوں کے سروں پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ تم بے ماں کے ہوجاؤ گے حضرت علیؓ مسجد میں تھے بی بیؓ نے ان کو بلا بھیجا حضرت علیؓ نے آکر پوچھا کیا دھوتے ہو کہنے لگیں کفن حضرت علیؓ حیران ہوئے اور اس کے بعد بی بیؓ کا وصال ہوا تمام اصحاب نے آکر بی بیؓ کو دفن کیا، جب حضرت علیؓ دفن کرکے آکر سوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ بی بیؓ منکر ونکیر کے سوال وجواب میں پریشان ہیں اور کہتی ہیں کہ اس ضعیفہ پر سختی مت کرو ابھی ملک الموت کے پنجے سے رہا ہوئی ہوں، اس کے بعد حضرت علیؓ نے بی بیؓ سے پوچھا کہ تم پر سختی ہونے کا کیا سبب ہے بی بیؓ نے کہا ایک عورت کی سوئی میرے پاس تھی اس کو نہ دیکر گھر کی دیوار میں لگائی ہوں جلد نکالکر اس کو پہنچا دیجئے جس وقت حضرت علیؓ ہوشیار ہوئے تو آپ نے وہ سوئی اس کے حوالہ کردی اس کے بعد منکر نکیر کے جواب میں بی بیؓ نے کوئی تاخیر نہیں کی۔

﴿278﴾ نقل ہے کہ خواجہ حسن بصریؒ کو ملک الموت نے آکر جکڑ دیا حسن اپنا چہرہ زمین پر ملنے لگے ہر دو کرام کاتبین نے گواہی دی کہ اے ملک الموت تیس سال ہوئے ہیں کہ اس مرد کی کوئی برائی ہم نے نہیں لکھی اس پر تو ایسی سختی کرتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کا حکم ملک الموت کو پہنچا کہ اے ملک الموت دو گواہوں نے گواہی دی ہے اس پر سختی مت کر اس کے بعد حسنؒ ملک الموت کے پنجے سے رہا ہوئے اور ان کا وصال ہوا جب حق تعالیٰ کے نزدیک فرشتے ان کو لے گئے تو فرمان ہوا کہ اے بوڑھے فلاں شب دو رکعت نماز جو تو نے ادا کی تھی وہ قبول کی گئی اسی سبب سے میں نے تجھے نجات دی۔

﴿279﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر میراں سید محمود اور میاں سید خوندمیر کوئی ضعف کا کام

کریں تو ان پر حجت نہیں ہے، حجت قرآن پر رسول ﷺ پر اور بندے پر ہے نہ کہ ان پر اور یہ بھی ہرگز کوئی ضعف کا کام نہیں کریں گے اور اگر ہم بھی کوئی ضعف کا کام کریں تو روا نہیں ہے۔

﴿280﴾ نقل ہے کہ ایک روز بندگیمیاں نعمتؓ اور بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے کچھ گفتگو کی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھیں گے میاں سید خوندمیرؓ نے اپنا مصلا میاں نعمت کے مصلہ کے پیچھے بچھا دیا اور فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں گے۔

﴿281﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے اور بھائی سید محمود کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے بجز نام کے کہ مجھکو مہدی کہتے ہیں اور ان کو نہیں کہتے۔

﴿282﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام جب جیسلمیر پہنچے اور اس قصبہ میں قیام کئے تو یکا یک ایک صحابی نے آ کر عرض کیا کہ کافروں کا شہر ہے اور ہمارا جانور مرنے کے قریب ہے کیا حکم ہوتا ہے حضرت علیہ السلام نے توجہ کر کے فرمایا کہ ذبح کر دو فوراً میاں عبدالمجیدؓ نے ذبح کر دیا پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اگر کافر حملہ کریں تو رسول ﷺ کا معجزہ یہ تھا کہ جب کبھی کافر حملہ آور ہوتے اور چہرہ مبارک کو دیکھتے تو یا تو بھاگ جاتے تھے یا اطاعت قبول کرتے تھے تجھ کو بھی ہم نے خاتم ولایت کیا ہے اور یہی بزرگی دی ہے، بعد ازاں تمام لوگ سویت کرنے میں مشغول ہوئے تو یکا یک کافروں کی نظر ذبح کئے ہوئے بیل پر پڑی بہت شور وغل مچا کر اپنے سردار کے پاس گئے اور اس واقعہ کی خبر دی اور فریاد کئے ان کے سردار نے فوراً اپنا لشکر جمع کیا پھر اپنے دل میں سوچا اور کہا کہ شائد کچھ کم سمجھ اشخاص نے یہ کام کیا ہے اک دفعہ صرف دو تین آدمیوں کے ساتھ جا کر دیکھوں جب آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ستّر یا اسّی فقیر کباب بھونتے ہیں پس اس کافر نے کہا کہ کیوں تم لوگ بے فائدہ اپنی جانیں دیتے ہو اس کے بعد اُن اصحابؓ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے امامؑ کے حکم سے یہ کام کیا ہے پھر وہ کافر گھوڑے پر بیٹھا ہوا امام علیہ السلام کو اطلاع کروایا اور اپنے تابعداروں سے کہہ دیا کہ کوئی انکی تعظیم نہ کریں یکا یک امامؑ برآمد ہوئے اور ان لوگوں پر تجلی ایسی طاری ہوئی کہ فوراً اپنے گھوڑوں سے اتر پڑے کافروں کے سردار نے اپنا سر حضرت مہدی علیہ السلام کے قدموں پر رکھ دیا لیکن حضرت علیہ السلام نے اس کے سر کو اٹھایا بھی نہیں پھر وہ کافر جو سب کا بڑا تھا کامل توجہ کیساتھ بیٹھا اور امام علیہ السلام نے تمام دین محمدی بیان فرمایا اس کے بعد اس نے امام علیہ السلام سے کہا کہ خوندکار یہاں سے نہ جائیں تاوقتیکہ پھر ہم آ کر نہ ملیں اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے یہ ملک ہم کو دیا ہے جو کوئی اس ملک میں ہماری اطاعت کرے بہتر ہے ورنہ ہم سے جنگ نہ کر سکے گا پھر جس وقت فرمانِ خدا ہوگا ہم آگے چلے جائیں گے اسکے بعد اُسنے کہا کہ بیشک خدائے تعالیٰ کا ملک ہے جو جگہ آپ کو پسند آئے آپ وہاں رہیں

اسکے بعد امام علیہ السلام اپنے ڈیرے میں چلے گئے اور اُس نے اپنی چھوٹی (علاّتی) ماں کے پاس جا کر کہا کہ اے عورت تو نے کیا بلا مول لی تھی اپنا ملک اپنے ہاتھوں سے کھو رہی تھی، وہ مرد خدا ایسا ہے کہ نہ کبھی ہم نے دیکھا نہ سنا جس وقت اس ذاتِ مبارک کی تجلی پڑتی ہے تو نہ مومن کی قوت رہتی ہے نہ کافر کی جس طرح بھی ہو اُن کی خوشنودی حاصل کرو پھر اُس نے بہت سا آٹا بکرے اور گھی روانہ کیا اور معافی کا خواستگار ہو کر کہلایا کہ جب تک چاہیں جو جگہ پسند آئے وہاں رہیں خدائے تعالیٰ کامل ہے،اس کے چار پانچ روز بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ آگے بڑھو، پھر اس کافر نے آکر عرض کیا کہ اگر رضا ہو تو حضرت کے ہمراہ چلوں لیکن حضرت علیہ السلام نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا

(ترجمہ ابیات)

اگر میرا متوالا یکایک بازار میں آجاتا
جہاں کہیں کوئی صاحب دِل ہوتا خریدار بن جاتا
اگر اسکے زلف اور اسکے رُخ کو گبرو مومن دیکھ لیتے
تو مومن اسلام سے اور گبر کفر سے بیزار ہوجاتا
جب میں خانۂ کعبہ میں پہنچا تو سجدہ میں سر رکھدیا
مجھے ان مشائخین (دنیا پرست) کی ملاقات سے زنار کی بو آرہی تھی

﴿283﴾ روایت کرتے ہیں کہ جب شیخ صدرالدین نے شہر ٹھٹھ میں امام علیہ السلام کی اطاعت کی اسکے بعد جام کے غلام مسمّٰی دلشاد نے غصہ کرکے جام سے کہا کہ تیرے شہر میں صدرلدین نے سید محمدؑ کی غلامی اختیار کر لی اور سید محمد مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہوشیار رہ اور جلد تدبیر کر جام نے کہا کیا کروں دلشاہ نے کہا کہ انکے پیچھے ستّر اسّی آدمی ہیں ان میں سے ہر ایک با ہتیار بھی نہیں ہے حکم ہو تو ابھی ان کو قید کرکے لاتا ہوں دیری نہیں کرنی چاہیئے دریا خاں تجھ سے باغی ہوگیا ہے جام نے کہا ایک بار کسی معتبر آدمی کو بھیج کر کہلانا چاہیئے کہ ہمارے ملک سے باہر ہوجاؤ ورنہ ہم لشکر بھیجیں گے جام کے کہنے سے چند معتبر اشخاص گئے اور ویسا ہی کہا اس کے بعد امام علیہ السلام نے توجہ کرکے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ جب تک ہمارا حکم نہو اس ملک سے باہر نہوں یہ ملک ہم نے تجھ کو دیا ہے فقرا ہجرت (کی تکلیف) سے تھک گئے ہیں اگر باغی تجھ پر حملہ کریں تو دائرہ سے نکل کر ان کا مقابلہ کرا اور دیکھ کہ کس طرح بھاگتے ہیں یہی تیرے دادا کا معجزہ تھا اس اطلاع کے پہنچنے کے بعد ایک سندھی نے اپنی کمان بادشاہ کے سامنے زمین پر ٹیک کر کہا کہ ابھی دریا خاں نے بغاوت اپنے دل سے دور نہیں کی ہے، بادشاہ کو دلشاد

کی بات معقول معلوم ہوئی اس نے کہا کہ میں نے دریاخاں کی زبان سے کوئی بغاوت کی بات نہیں سنی ہے میں اس شکایت کو باور نہیں کرتا اس کے بعد دریاخاں کو کہلایا کہ جلد اپنا لشکر تیار کر کے لاؤ تم سے مشورہ کرنا ہے دریاخاں نے اپنے لڑکے احمد خاں سے کہا کہ میں تنہا جاتا ہوں جس وقت میں کہلاؤں اُس وقت لشکر تیار کر کے علٰحدہ ٹھیرنا، جام کے کہنے پر میں فرزند رسولؐ سے بے وفائی نہیں کروں گا یہ کہکر دریاخاں جام کے پاس گیا اور امام علیہ السلام کی گفتار معلوم کیا اور کہا کہ اے جام فقیروں کا بادشاہ سے مقابلہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے فرمان دیجئے تو میرا ایک فرزند احمد خاں کافی ہے جام نے کہا کہ جلدی کرو دریاخاں نے اپنے لڑکے کو کہلایا کہ جلد لشکر تیار کر کے لا احمد خاں نے یہ حکم سن کر جیسا اس کے باپ نے کہا تھا ویسا ہی کیا اس کے بعد دلشاد نے خلوت میں جام سے کہا کہ میں نے جو کہا تھا اس کا ظہور ہو گیا اس کے بعد جام نے کہا جو کچھ ہوگا ہوگا لیکن سید کے ساتھ صف بندی کر کے مقابلہ نہیں کروں گا اگر وہ خود بخود شہر سے باہر چلے جائیں تو بہتر ورنہ ہماری بادشاہت گئی اس کے بعد دلشاد نے دہائی دلوادی (عام اطلاع کروادیا) کہ امام علیہ السلام کے لوگوں کو کوئی دوکاندار غلہ نہ دے دوکانیں بند رکھیں دو تین دن کے بعد امام علیہ السلام کو اس بات کی خبر ہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ یہ ملک تم کو ہم نے دیا ہے چوتھے دن دوکانیں کھلوادو فوراً حضرت علیہ السلام کے اصحابؓ دوڑے اور یہ حکم جاری کئے اس کے بعد جام کے لوگوں نے امام علیہ السلام کو کہلایا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو درگاہ میں قیام فرمایئے بہتر جگہ ہے ورنہ جہاز پر سوار ہو کر کسی اور جگہ چلے جایئے امام علیہ السلام نے توجہ کر کے فرمایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ جہاز پر بیٹھ جاؤ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جہاز لاؤ پھر انہوں نے جہاز لایا اور ملاّحوں کو تاکید کی کہ ان لوگوں کو ندی میں غرق کر دیں اس کے بعد ملاحوں نے جہاز کو ڈبانا چاہا تو یکایک ندی کو جوش ہوا پھر امام علیہ السلام نے توجہ کر کے فرمایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ ایک مدت سے اس ندی کو تیرے پسخوردہ کی تمنا ہے اس کے بعد صحابہؓ سے آپ نے پوچھا کہ کیا کچھ پسخوردہ ہے ندی طلب کرتی ہے اس کے بعد کچھ مچھلی کے کانٹے موجود تھے وہی کانٹے حضرت علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے ندی میں ڈال دیئے اور فرمایا کہ لے اس کے ساتھ ندی کا جوش ساکن ہو گیا اس کے بعد ملاحوں نے جہاز کی رسّیاں کاٹ دیں اور شور وغل کرتے ہوئے ندی میں کود کر بھاگے جہاز نیچے اوپر ہونے لگا امام علیہ السلام نے فوراً کھڑے ہو کر فرمایا کسی چیز کی حاجت نہیں ہے خدا حافظ ہے اس کے بعد بغیر ملاحوں کے جہاز روانہ ہوا بجائے بادبان کے ایک موٹی لکڑی جس سے غلّہ کوٹا جاتا تھا کھڑی کی گئی اور اس کو جہاز کی رسّیوں کے ٹکڑے باندھ دیئے اسی ترتیب سے جہاز کو کنارے پر لائے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی طرف توجہ کی فرمان ہوا کہ دشمن خدا کا ایک باغ نزدیک ہے اس کے درخت کاٹکر لاؤ تجھ کو بخش دیا گیا ہے اس کے بعد حضرت علیہ السلام کے اصحابؓ نے اس باغ کا پتہ چلایا دلشاد کے باغ کے میوہ دار درخت کاٹ کر لائے اس بات کی اطلاع جام کو پہنچی

چند مہینے حضرت علیہ السلام اسی جگہ رہے اس کے بعد فرمان ہوا کہ یہاں سے آگے بڑھ جاؤ فوراً آگے بڑھے لیکن خدا کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کئے۔

﴿284﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی پیروی کے بارے (صحابہؓ میں) گفتگو ہو رہی تھی کہ مہدی علیہ السلام کی پیروی ہی دین ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کا محض قول و فعل ہی دینِ خدا کی حجت ہے پس طالب حق کو چاہیئے کہ حضرت علیہ السلام کی پوری پوری پیروی کرے بندگی میاں (سید خوندمیرؓ) نے فرمایا ہاں یہی بات ہے لیکن ہر محل میں حضرت مہدی علیہ السلام کی پیروی ممکن نہیں ہے اس موقع پر بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا پس وہ طالب ہی کیا ہے جو اپنے مرشد کے قول و فعل کی پیروی نہ کرے بندگیمیاںؓ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نے تم کو مرد قلاش (فانی فی اللہ باقی باللہ) فرمایا ہے خدائے تعالیٰ تمہاری اس ہمت کی تم کو جزا دیگا لیکن ہمارے لئے تو یہی لازم ہے کہ حضرت علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کریں پھر میاںؓ نے فرمایا فلاں جگہ ہم تم سب برادر حضرت مہدی علیہ السلام کے پیچھے چل رہے تھے ایک ندی سامنے آئی کسی نے پکار کر کہا کہ اس جگہ ندی میں پانی گہرا ہے اور اُس طرف سے راستہ ہے یہ سنکر ہم سب اسی طرف سے ہوکر ندی سے گذر گئے اور حضرت مہدی علیہ السلام جس راستے کی طرف رُخ کئے تھے اس جانب سے گھوڑے کو نہیں پھیرے تمام پانی میں تر ہوکر ندی سے گذرے اسکے بعد ایک جگہ ٹھیر کر کپڑے سکھا کر روانہ ہوئے میاںؓ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی اتنی پیروی ہم نہیں کر سکے تو آپکی دوسری پیروی کہاں اور ہم کہاں۔

﴿285﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام کسی سے کوئی خدمت نہیں لیتے تھے بلکہ اپنے مملوکوں (باندی غلام) کو بھی کوئی کام کرنے کے لئے نہیں فرماتے تھے۔

﴿286﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام پانی گرم کرنے کیلئے ایک بڑا برتن رکھ چھوڑے تھے ہر پچھلی رات سے اُٹھکر آپ خود بہت پانی گرم کیا کرتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل فرماتے اور وضو فرماتے تھے اس کے بعد بعض اور اصحاب بھی گرم پانی اسی جگہ سے لیا کرتے تھے ایک روز ایک فقیر نے قبل اسکے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اٹھکر آئیں خود آکر پانی گرم کرکے رکھدیا حضرت علیہ السلام نے آکر دیکھا کہ کسی نے پانی گرم کردیا ہے اسی پانی کو آپ استعمال کئے دوسرے روز اس فقیر کے آنے سے پہلے خود آکر پانی گرم کئے جب وہ فقیر آئے تو ان سے آپؑ نے فرمایا کل رات تو نے پانی گرم کیا تھا اس نے کہا ہاں حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو یادِ خدا میں مشغول رہ اور خود کو اس کام میں مت ڈال اس موقع پر بندگی میاںؓ نے فرمایا یہ مہدی علیہ السلام کا خاصہ ہے اگر کوئی شخص ہماری خدمت کرے تو ہم خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں اور راضی برضا رہتے ہیں۔

﴿287﴾ نقل ہے کہ بندگی میاںؒ نے طالبوں سے فرمایا کہ جو کچھ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام سے سنا ہے کہکر سنائینگے اور جو کچھ دیکھا ہے کر کے دکھلائینگے لیکن ذات مہدی علیہ السلام کے خاصّے کہاں سے لائیں گے چنانچہ جب حضرت مہدی علیہ السلام عورتوں کے مجمع میں قرآن سنانے کے لئے تشریف لے جاتے تو بعض عورتیں اور شیر خوار بچے بھی بیہوش ہوجاتے تھے اور حضرت مہدی علیہ السلام جس کسی کوزے سے پانی نوش فرماتے وہ کوزہ ایسا خوشبودار ہوجاتا کہ ٹکڑے ٹکڑے بھی ہوتا تو اسکی خوشبو نہ جاتی تھی اگر حضرت مہدی علیہ السلام کسی کا ہاتھ اپنے مبارک ہاتھ سے پکڑتے تھے تو مدتِ دراز تک وہ خوشبودار رہتا تھا جب کبھی کسی کھارے اور بدمزہ پانی کے کنوئیں میں کلی کردیتے تھے اس کا پانی میٹھا ہوجاتا تھا، گفتگو کے وقت آنحضرت علیہ السلام کی سانس ذکر حق تعالیٰ کے ساتھ علٰحدہ چلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی دعوت (بیان قرآن) کے وقت زاری کی حالت میں آنسوؤں کے قطرے ریش مبارک پر جمع ہوتے اور ان کو آپؑ جھٹکتے تھے تو جس کسی پر ایک قطرہ پڑجاتا وہ مست اور جاذب حق ہوجاتا اور اسی کے مانند آنحضرت علیہ السلام کی ذات مبارک کے خاصّے ہیں جن میں کسی کو دخل نہیں ہے۔

﴿288﴾ نقل ہے کہ بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ سب کے مرشد مہدی علیہ السلام ہیں اگر چہ بظاہر لوگ ہمارے حضور میں آتے ہیں یہ نیک نامی یعنے سو بھاگ ہم کو دیتے ہیں، میاں نعمتؒ نے فرمایا پھر ہم کیا ہیں بندگیمیاںؒ نے فرمایا کہ ہم حضرت مہدی علیہ السلام کے استماعی اور استدلالی ہیں (حضرت مہدی علیہ السلام سے سنکر اور دلیل لیکر دوسروں کو سنانے سمجھانے والے ہیں)۔

﴿289﴾ نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ کو جس وقت جذبۂ حق تعالیٰ ہوا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے بی بی الہد اتیؓ سے فرمایا کہ آوٗ اپنے فرزند کو دیکھو کہ بھائی سید محمود کا پوست گوشت ہڈی خون اور بال بال تمام اِلّا اللّٰــــہ ہوگیا ہے اس فضیلت کو دیکھو۔

﴿290﴾ نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے میراں سید محمودؓ سے فرمایا کہ بھائی سید محمود کبھی یہ خطرہ آتا ہے کہ سید محمود فرزند اور مہدی موعودؑ پدر ہے میراں سید محمودؓ نے عرض کیا میرانجی جہاں مہدیؑ کی ذاتِ خداوندی ہے وہاں سید محمود کون ہے اس التجا پر حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا شاہ باش شاہ باش۔

﴿291﴾ نقل ہے کہ جب میاں ملک جی نے بندگیمیاںؒ کے جنگ کی خبر سنی تو جانے کا ارادہ کیا انکی بیوی نے انھیں جانے سے روکا اور کہا کہ ہم کب تک بیٹھے رہ کر مشقت دیکھتے رہیں اگر ہم سے تم شرط کرلیں کہ شہادت کے بعد بھی آنے میں فرق نہیں کروں گا تو جانے دونگی میاں ملک جیؒ اس معاملہ میں حیران تھے اس کے بعد صدیق ولایتؓ نے خود آکر

فرمایا کہ تم شرط کرلو اور کہدو کہ جب میں آؤں تو میرے آنیکی خبر کسی کو نہونے دیں، آخر کار شہادت کے بعد چہار مہینے ملک مذکور آئے جب انکی ماں کو یہ خبر ہوگئی تو انہوں نے آکر ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اے لڑکے تو مجھ سے نہیں ملتا اس کے بعد پھر وہ نہیں آئے۔

﴿292﴾ نقل ہے کہ ملک معروف مہاجرؓ کے بھائی ملک برہان الدینؒ نے اپنے وصال کے بعد اپنی بیوی سے ملاقات کیا۔

﴿293﴾ نقل ہے کہ ملک حمادؓ شہادت کے بعد چھ مہینے تک آئے۔

﴿294﴾ نقل ہے کہ ایک مہاجر کا وقت رحلت قریب تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے برادروں کو انکی نگرانی کا حکم فرمایا، اس مہاجر نے ایک بار کہا کہ تمام اولیاء مجھ کو سجدہ کرتے ہیں برادروں نے یہ بات حضرت مہدی علیہ السلام کو سنائی تو فرمایا ہاں ایسا ہی ہے پھر اس مہاجر نے کہا کہ تمام انبیاء ہم کو سجدہ کرتے ہیں پھر حضرت علیہ السلام کے گوش اقدس پر یہ بات ڈالی گئی تو زبانِ مبارک سے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے سب نے تعجب کیا اس کے بعد حضرت امیرؑ نے فرمایا کیوں تعجب کرتے ہو جیسا کہ ایک بچہ غصّہ کرتا ہے تو اس کی تسکین کے لئے اس کے پاؤں کو بوسہ دیتے ہیں ویسا ہی ان کے سجدے کو جان لو۔

﴿295﴾ نقل ہے کہ آیت ھٰــــذا ''اور ہم نے بنایا اس کو نور جس سے راہ دکھلاتے ہیں'' تا آخر کے بیان میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ نبوت کے لطیف نور کو ولایت کے نور سے الطف بنایا ہے۔

﴿296﴾ نقل ہے بندگیمیاں سید محمودؓ نے اپنے وصال کے وقت اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ شرعِ محمدؐ اور طریق مہدیؑ پر ثابت قدم رہکر اپنے تابعین کو انہی دو پر قائم رہنے کا حکم دو اس حکم کی تعمیل میں جو کوئی تمہارے سامنے مریگا قیامت کے دن اس کی شفاعت ہم کریں گے یہ اس سبب سے کہتا ہوں کہ سیدھے اور بائیں جانب محمد نبی اور محمد مہدی علیہما السلام دونو کھڑے ہوئے حکم دے رہے ہیں انکے فرمان کی بنا پر کہتا ہوں از خود نہیں کہتا ہوں۔

﴿297﴾ نقل ہے میاں سید شہاب الدینؒ حصار پر متوجہ ہوکر تشریف فرما تھے اس وقت میاں سید نجیؒ آئے میاں شہاب الدین نے پوچھا کہ سید نجی کہاں گئے تھے انہوں نے عرض کیا زاد المسافرین کے سبق کے لئے استاد کے پاس گیا تھا فرمایا لاؤ میں بھی دیکھوں جب لائے تو فرمایا کہ آج کا سبق پڑھو جب پڑھنے لگے تو بایزید بسطامیؒ کی تعریف تھی میاں سید شہاب الدین نے فرمایا کہ اس مرد نے کیا مشقتیں اٹھائی اگر اس گروہ میں ہوتا تو کیا نعمتیں پاتا۔

﴿298﴾ نقل ہے کہ میاں عبدالکریمؒ دھولقہ سے قصبۂ اڑیسہ میں احمد آباد کے قریب آکر رہے تھے وہاں چند فاحشہ

عورتیں جو ایک جگہ گئی تھیں میاں عبدالکریمؒ کو دیکھ کر آئیں اور بیٹھ کر یہ معروضہ کیں کہ آج آپ لوگ ہمارے مہمان رہیں میاں نے فرمایا اچھا وہ عورتیں اُٹھکر ضیافت کے سامان کی تیاری کے لئے گئیں برادروں نے عرض کیا کہ میاں جی یہ عورتیں فاحشہ ہیں میاںؒ نے فرمایا خدائے تعالیٰ کھلاتا ہے کھاؤ پھر برادروں نے وہی عرض کیا میاںؒ نے پھر وہی جواب دیا پھر وہ عورتیں تمام پکوان کا سامان لاکر پیش کیں اور یہ معروضہ کیا کہ برادروں کو حکم دیجئے کہ پکائیں اس کے بعد میاں نے حکم دیکر کھانا تیار کروایا جب کھانے کیلئے بیٹھے تو اس عورت نے (ان سب عورتوں کی مالکہ نے) عرض کیا کہ میاں جی میں بدکارہ ہوں لیکن یہ درم وہ تھے جو مجھے بادشاہ سلطان محمود نے قید کی حالت میں دیئے تھے وہ مجھے بہت چاہتا تھا اور بطور عطیہ کے جو رقم اس نے مجھے دی تھی وہ میں نے خوندکار کے سامنے پیش کی ہے میاں نے فرمایا بیشک خدائے تعالیٰ اپنے دوستوں کو ناجائز کھانا نہیں کھلاتا۔

﴿299﴾ نقل ہے کہ جلال خاں اور بایزید خاں دونوں افغان گجرات سے نواب راجے علی خاں والی برہان پور کے پاس آئے اس اثناء میں انکے اور نواب کے درمیان تصدیق مہدیؑ کے بارے میں گفتگو چھڑ گئی انہوں نے مضبوطی کے ساتھ اپنی تصدیق کا اظہار کیا آخر کار ایک امیر عالم خاں نے جو وہاں موجود تھا نواب سے عرض کیا کہ اگر آپ فرمائیں تو میں جواب دیتا ہوں راجے علی خاں نے کہا کہ جواب دو عالم خاں نے کہا کہ ایک وقت حضرت مرتضیٰ علیؓ ایک راستہ سے گذر رہے تھے ایک مشرک راستے میں ان سے ملا اور کہا کہ اے علی تم نے جو مذہب اختیار کیا ہے اور جیسا تم سمجھتے ہو ویسا نہیں ہے زمانہ کا معاملہ جیسا تم دیکھتے ہوا یسا ہی ہے مرنا اور زندہ ہونا واہیات باتیں ہیں حضرت علیؓ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ جو کچھ تو کہتا ہے اگر بات ایسی ہی ہے تو ہم اور تو برابر ہیں کیونکہ زمانہ دونو کے لئے اکساں ہے، اور جو حضرت محمد مصطفٰےﷺ فرماتے ہیں وہ حق ہے تو میں پیغمبرﷺ کے قول کی اطاعت کرنیوالوں میں شریک ہوں اور تو اس قول سے باہر ہے تو اپنا حال سمجھ لے یہ سنکر وہ مشکر ساکت رہا، پھر عالم خاں نے کہا کہ اے نواب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم کو کلمہ گوئی کی فضیلت حاصل ہے تو کلمہ گوئی میں یہ اور ہم برابر ہیں اور اگر جو کچھ تم لوگ کہتے ہیں حق ہے تو جان لینا چاہیئے کہ ہمارا کیا حال ہوگا اس کے بعد نواب راجے علی خاں نے کہا کہ کیا کوئی ایسی ہستی ہے جس کے پاس ہم اپنا یہ معاملہ کہکر مقصود حاصل کریں تو عالم خاں نے کہا کہ ہاں بندگیمیاں سید محمودؒ بہت اچھے بزرگ ہیں راجے علی خاں نے عالم خاں سے کہا کہ اس بات کی تیاری کرنی چاہیئے کہ کسی کو بھیج کر اپنا احوال حضرت کے گوش مبارک تک پہنچائیں یہ لوگ اسی فکر میں تھے کہ ان کو خبر ملی کہ بندگی میاں سید محمودؒ کا وصال ہوگیا آخر معاملۂ مذکور ویسا ہی رہا۔

﴿300﴾ نقل ہے کہ ایک روز ایک مغل امام علیہ السلام کے سامنے آکر عرض کیا کہ اے سید مہدیؑ کی نشانی یہ ہے کہ ان پر تلوار کام نہ کرے امام علیہ السلام نے اپنی تلوار اسکے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ آزماؤ اس شخص نے تلوار اپنے ہاتھ میں لیکر

بہت کچھ ارادہ کیا کہ ہاتھ اوپر اٹھائے لیکن طاقت نہ پایا اور کہا کہ (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) اس کو پتھر باندھ دیئے ہیں جس کے وزن کی وجہ سے اٹھا نہیں سکتا ہوں، امام علیہ السلام نے فرمایا اے بھائی تلوار کا کام کاٹنا ہے پانی کا کام غرق کرنا ہے اور آگ کا کام جلانا ہے لیکن مہدی اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ قادر نہیں ہو سکتے۔

﴿301﴾ **بشارتیں اولاً میراں سید محمودؓ ثانی مہدیؑ** کے حق میں جو امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت چوراسی ۸۴ مہاجر فوت ہوئے تو ان کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام نے پیغمبروں کے مقام کی بشارتیں دیں اس وقت میاں سید سلام اللہؓ نے ثانی مہدیؓ کو ایک خط لکھ رہے تھے اور کچھ لکھنا باقی تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے دیکھ کر اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ میاں سید سلام اللہ اس کاغذ کو پھاڑ دو اور اس طریق سے لکھو کہ میراں سید محمود یہاں ہیں اور بندہ وہاں دوسری بشارت یہ کہ (حضرت مہدیؑ نے) فرمایا پوت پوت ہو کر آتا ہے تیسری بشارت یہ کہ فرمایا میراں سید محمود کا پوست گوشت اور ہڈیاں تمام لآ الٰہ الا اللہ ہوگئے ہیں چوتھی بشارت یہ کہ فرمایا کہ بندہ مہدی اور میراں سید محمود بھی مہدی پانچویں بشارت یہ کہ فرمایا کہ بھائی سید محمود کی سیر مقام محمد مصطفےٰ میں ہے چھٹی بشارت یہ کہ فرمایا بھائی سید محمود کی سیر نبوت میں ہے ساتویں بشارت یہ کہ فرمایا آیت من صلح من ابا ئھم (جو نیکوکار ہوئے ان کے باپ داداوں سے) تمہارے حق میں ہے آٹھویں بشارت یہ کہ فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ اور بندہ دونوں ذات برابر ہیں، نویں بشارت یہ کہ فرمایاؑ کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ دو جوان دو سید صالح جو تیرے سیدھے اور بائیں جانب ہیں میں نے اپنے حضور میں ان کو بے واسطہ برگزیدہ کیا ہے اگر سوا لاکھ پیغمبر اور تین سو تیرا مرسل محمدؐ نبی محمد مہدیؑ تمام کتابیں اور تمام صحیفے نہ آتے تب بھی ان دونوں کا یہی مقام ہوتا یہ ہمارا تجھ پر احسان ہے کہ یہ دونوں تیرے قائم مقام تیرے سامنے زانو زدہ بیٹھے ہیں دسویں بشارت یہ کہ فرمایاؑ کہ بھائی سید محمود بندے کے دل میں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ مہدی پدر ہے اور سید محمود پسر، ثانی مہدیؓ نے عرض کیا کہ میرانجی بندے کے دل میں ایک بات آتی ہے پھر زبان مبارک سے ثانی مہدیؓ نے عرض کیا کہ مہدیؑ بندۂ قربیت بندۂ الوہیت اور بندۂ ذات (مظہر ذات الٰہی) سید محمدؑ ہے اور میں نہیں جانتا کہ سید محمود کیا چیز ہے یہ سُنکر حضرت مہدی علیہ السلام نے تین بار فرمایا شہ باش شہ باش شہ باش، گیارھویں بشارت یہ کہ فرمایاؑ کہ بھائی سید محمودؓ بندے کی میراث پانیوالے ہیں، بارھویں بشارت یہ کہ فرمایاؑ بندہ کے سامنے جو باقی رہیں وہ بھائی سید محمودؓ کے سامنے پورے ہونگے۔

﴿302﴾ **حضرت بندگیمیاں شاہ دلاورؓ کے حق میں بشارتیں** پہلی بشارت عالمِ دِل دوسری بشارت عرش سے فرش تک ان پر ایسا ظاہر ہے جیسا کہ ہاتھ میں رائی کا دانہ، تیسری بشارت شاہ شاہاں، چوتھی بشارت میرے بعد خواب یا معاملہ میاں دلاورؓ سے پوچھو، پانچویں بشارت بندے کے سامنے جیسے بارہ مبشر ہوئے ہیں ویسے ہی تمہارے سامنے بارہ

اشخاص ہونگے ،چھٹی بشارت یہ کہ فرمایا علیہ السلام علماء ظاہر اور باطن تمہارے سامنے زانو زدہ ہوں گے، ساتویں بشارت یہ کہ فرمایاً سیدزادیاں اور شیخ زادیاں تم سے نکاح کی آرزو کریں گی، آٹھویں بشارت یہ کہ فرمایاً راج متی میرے خدمت کے لائق تھی اسی سبب سے میں نے تم کو دیا، نویں بشارت یہ کہ فرمایا تم پر تلوار کارگر نہو گی جیسا کہ مجھ پر کارگر نہیں ہے۔

﴿303﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جہاں بندہ ہے وہاں میاں دلاور ہیں اور جہاں میاں دلاور ہیں وہاں بندہ ہے نیز فرمایا کہ تم پر کوئی شخص قادر نہو سکے گا۔

﴿304﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں دلاورؓ سے فرمایا کہ جہاں ایک ہے دوسرے تم ہیں جہاں دو ہیں تیسرے تم ہیں جہاں تین ہیں چوتھے تم ہیں جہاں چار ہیں وہاں پانچویں تم ہیں، نیز فرمایا اول تم ہیں اور آخر تم، نیز فرمایا تم اشرافوں سے بڑھکر اشراف ہو۔

﴿305﴾ نقل ہے فرح کے قاضی کے معاملہ میں حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں دلاورؓ کو فرمایا کہ ایک گواہ تم ہو اور دوسرا گواہ بندہ ہے نیز حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی شخص ابوبکرؓ کو نہ دیکھا ہو چاہیئے کہ میاں دلاورؓ کو دیکھے۔

﴿306﴾ **بشارتیں جو بندگیمیاں نعمتؓ کے حق میں** حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمائی ہیں (۱) پُر نعمت (۲) مردِ قلاش (فانی فی اللہ باقی باللہ) (۳) جبروتی (۴) مقراض بدعت (۵) یہ بندہ اور میاں نعمتؓ توکل کے میدان میں گھوڑے دوڑائے کوئی فرق نہ تھا مگر دونوں لولکیوں کے فاصلہ کے برابر نیز میاں نعمتؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک معاملہ دیکھا آپ فرماتے ہیں کہ میرا وجود حضرت مہدی علیہ السلام کے وجود مبارک میں غائب ہو گیا حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا تو آپؑ نے سُنکر زبانِ مبارک سے فرمایا کہ بندہ کی پیروی تم کو روزی ہوگی، نیز حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے وقت حضرتؑ کے سر مبارک پر جو ٹوپی تھی حضرتؑ نے اپنے دست مبارک سے میاں نعمتؓ کے سر پر رکھ کر فرمایا کہ میاں نعمتؓ کو مع اہل وعیال خدائے تعالیٰ نے بخش دیا نیز میاں نعمتؓ نے ایک دفعہ حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں دیکھتا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری قابلیت بڑی ہے روز کے مزدور کو روزانہ مزدوری دیتے ہیں اور مردِ سپاہی کو اسکے لائق جو دینا ہوتا ہے ایک بار دیتے ہیں۔

﴿307﴾ **بشارتیں جو بندگیمیاں نظامؓ کے حق میں** حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمائی ہیں (۱) دیکھے اور چکھے (۲) دریا پینے والا (۳) مست ایسا جو ہشیار ہے اور ہشیار ایسا جو مست ہے (۴) دیدار حق تعالیٰ چشم سر سے رکھنے والا (۵) کشک ملامت (مارملامتِ خلق کو سہنے ولا) (۶) بلکہ وہ سب صفات (جو ابوبکر صدیقؓ میں تھے) تم میں ہیں

(۷) مرد ایسے جن کو غافل نہیں کرتی ہے تجارت اور نہ خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے (۸) مرد قلاش (فانی فی اللہ باقی باللہ) (۹) برادر میاں نظام (تجلیات کی طلب میں) ھل من زید (کیا اور بھی ہے) کہنے والے ہیں (۱۰) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مردہ کو زمین پر چلتا ہوا دیکھنا چاہے تو میاں نظامؒ کو دیکھے (۱۱) حضرت مہدی علیہ السلام نے طواف کعبہ کے وقت فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے تم کو کان اور آنکھ دیئے ہیں دکھلاتا ہے اور سنواتا ہے دوسرے کیا جانتے ہیں نیز فرمایا اولیاء میں اکمل ہے اور بوقت ملاقات حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ بیت پڑھی

(ترجمہ بیت)

ظاہری خوبصورتی کوئی چیز نہیں ہے
اے بھائی سیرتِ زیبا لا

میاں نظامؒ نے جواب میں یہ بیت پڑھی

(ترجمہ بیت)

یہ جہاں صورت ہے اور معنی دوست کی ذات ہے
معنی پر نظر کریں تو سب وہی ہے

حضرت مہدی علیہ السلام نے سنکر آخ آخ فرمایا۔

﴿308﴾ نقل ہے کہ میاں سید محمود حُسین ولایتؒ نے فرمایا کہ جو کوئی اس سلسلہ پر ہے مومن ہے اور بغیر اس سلسلہ کے مومن نہیں ہے اُس زمانہ کے بزرگوں نے خصوصاً آ کر میاں سید شہاب الدینؒ سے پوچھا کہ میاں سید محمودؒ ایسا فرماتے ہیں یہ بات کیسی ہے فرمایا کہ میاں میاں ہیں میاں سید محمودؒ ایسا فرماتے ہیں آنے والوں نے پوچھا کہ خوندکار کیا فرماتے ہیں فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ جو اس سلسلہ پر ہے کامل ہے ورنہ ناقص ہے سب لوگ یہ سنکر خاموش ہوئے۔

﴿309﴾ نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؒ اور میاں دلاورؒ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے میاں شاہ دلاورؒ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر جو کچھ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام سے دیکھا تھا ہم کرتے ہیں اور کچھ ہمارے تابعین بھی کریں گے انکے بعد ہمارے سلسلہ میں دین رہنا محال ہے اس موقع پر بندگیمیاںؒ نے فرمایا کہ ہمارے لوگوں کے سلسلہ میں اصولِ دین، فیض اور مقصودِ خدا تا قیامت رہے گا اِنشآء اللّٰہ تعالیٰ۔

﴿310﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بار خدا تو قادر ہے کہ آدمؑ کو تو نے مٹی سے پیدا کیا اور نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، اور محمدؐ کو بھی تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مہدی کو بھی تو نے مٹی سے پیدا کیا۔

﴿311﴾ نقل ہے میاں ولیؒ سے کہ بعضے مہاجرینؓ اور میاں سید خوندمیرؓ کھانبیل میں میاںؓ کے حجرے میں اجماع کئے تھے اور احمد آباد میں میاں عبدالمجیدؓ کی قبر کے پاس محضر ہوا تھا اور موضع سیہہ میں اجماع ہوا تھا اور مہاجرینؓ کہتے کئے تھے اور موضع بھدریوالی میں چند محضر ہوئے تھے درختِ کھرنی اور درختِ بڑ کے نیچے اور موضعِ بھیلوٹ میں بندگی میراں سید محمودؓ کے حضور میں چند بار اجماع ہوئی تھی یہ جو مقامات مذکور ہوئے بعض نقلیں وہاں کی میں نے لکھی ہیں اور ہر نقل اور ہر روش جو عالیت کی دیکھیں بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی جانیں نیز معلوم ہو کہ جو کوئی برادر دیکھے اور پڑھے اس کو چاہیئے کہ عبارت پر نظر نہ کرے حضرت مہدی علیہ السلام کے نقول پر نظر کرے کیونکہ یہ کاتب امّی ہے اور ان نقول میں زیادتی یا کمی اپنی سمجھ سے کر کے نہیں لکھا ہے جو کچھ میں نے بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بعض اصحاب مہدی علیہ السلام سے سنا لکھ دیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ معتبر نہیں ہے اور تطبیق نہیں دیا ہے کیونکہ ہمارے حال اور ہمارے زمانے کے موافق نہیں ہے اگر یہ نقول میں نے اپنی سمجھ سے لکھی ہیں تو اپنی ذات پر ظلم کرنے والا ہوں گا اور جو کوئی حضر مہدی علیہ السلام اور آپ کے اصحاب پر افترا کرے (بہتان باندھے) ان پر نہیں خدا پر افترا کیا ہوگا۔

﴿312﴾ نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ ہفتہ دو ہفتہ کے بعد اجماع کر کے محضر کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے اگر حضرت مہدی علیہ السلام کا خلاف بندے کی ذات میں دیکھیں تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر دائرے کے باہر نکال دیں نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں نعمتؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حضرت مہدی علیہ السلام کا خلاف ہم میں دیکھے اور ہمارا دامن نہ پکڑے تو کل قیامت کے دن ہم اس کا دامن پکڑ لیں گے، نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کئی مرتبہ فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں رکھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم جو آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی آیت اتار دیتے ہیں۔

﴿313﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن میں جملہ معترضہ جملہ مشانفہ، استثناء منقطع اور حذف روا نہیں ہے اور حضرت علیہ السلام نے نہیں رکھا ہے اور کوئی آیت تاویل سے بیان نہیں فرمائی بلکہ ہر آیت کا بیان اللہ کے حکم سے فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان پس جو کوئی (آیات میں) تاویل کرے حضرت مہدی علیہ السلام کے بیان کا خلاف کرنیوالا ہوگا۔

﴿314﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بعضے اولیاء کی طبیعت ایسی تھی جیسی کہ سانپ اور بچھو کی

کہ ان کو ذرا ٹھیس لگتے ہی ڈنک مارتے ہیں اور پیغمبروں اور اولیاءِ کامل کا طریق ایسا تھا جیسا کہ مچھلی کا ہے اگر کوئی اس کو پتھر مارے تو وہ خود دُور بھاگ جاتی ہے اور کوئی تکلیف نہیں پہنچاتی تکلیف کو برداشت کرتی ہے بلکہ (کاملین) اس کی (دشمن کی) بھی بخشش کے خواہاں ہوتے ہیں۔

﴿315﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی متوکل سے کہے کہ خدائے تعالیٰ سوالاکھ تنکہ بھیجا ہے ایک گھڑی ٹھیر جاؤ تو لاتا ہوں اگر وہ ٹھیر جائے تو متوکل نہیں ہے۔

﴿316﴾ نقل ہے کہ ایک صحابیؓ نے حضرت رسول ﷺ کو مہمان کیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرے حق میں کیا دعا کروں اس نے کہا وہی جس میں میری خیریت ہو وہی دعا فرمایئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدایا اس شخص کو مفلسی دے تاکہ دوبارہ مجھے مہمان نہ کرے۔

﴿317﴾ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس یہ نیت کر کے آیا کہ اگر مہدی موعود حق ہیں تو مجھے خربزہ کھلائینگے جب حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کو دیکھا تو فرمایا ہم کو خدائے تعالیٰ نے خربزہ کھلانے کے لئے نہیں بھیجا ہے ہم اللہ کے حکم کے تابع ہیں جو کچھ حکم ہوتا ہے وہی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کہد ے) میں اتباع کرتا ہوں اسی کی جو مجھے وحی کی جاتی ہے (یہ فرمان خدا) حضرت مہدی علیہ السلام نے سنادیا۔

﴿318﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے بعضوں نے پوچھا کہ کیا نبیؑ کو ولایت نہیں تھی فرمایا کہ سرتاپا ولایت تھی لیکن ظاہر کرنے کا حکم نہیں تھا بندہ کو فرمان ہے کہ ظاہر کرو۔

﴿319﴾ نقل ہے کہ پیغمبر ﷺ کے وصال کے بعد غسل کے وقت شیطان نے آواز دی کہ محمد ﷺ پاک ہیں غسل مت دو اصحابؓ متفکر خاموش ہوئے ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یہ آواز شیطان کی ہے اس کے بعد غسل دئے پھر کفن پہنانے کے وقت آواز دیا کہ ہم نے محمد ﷺ کو نبوت کا جامہ پہنایا ہے تم دنیا کا جامہ مت پہناو پھر ابوبکرؓ نے فرمایا کہ شیطان کی آواز ہے حق کی طرف سے نہیں ہے اس کے بعد کفن پہنائے چونکہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں شیطان کوئی حرکت نہ کرسکتا تھا آنحضرتؐ کے وصال کے بعد اس نے یہ حرکتیں کیں۔

﴿320﴾ نقل ہے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ میں شب معراج میں گیا تو ایک قوم کو دیکھا کہ عرش کے نیچے مراقبہ کئے ہوئے بیٹھی تھی میں نے اُن کو تین دفعہ سلام کیا انھوں نے مجھے جواب نہیں دیا مجھے رشک آیا میں نے پوچھا یارب العالمین یہ کس کی قوم ہے فرمان خدا آیا اے محمدؐ یہ تیرے فرزند کی قوم ہے جو تیرے پیچھے آئیگا اس کا نام سید محمد مہدی ہے اسی کی جماعت

بیٹھی ہوئی ہے سب تیری اُمت میں تیرے فرزند کو اور تیری اُمت کو ہمارے قُرب میں ایسا امان حاصل ہے پیغمبر ﷺ یہ سنکر بہت خوشحال ہوئے اور آپؐ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تو ان کو محفوظ رکھ ان کی مدد فرما دشمنوں کے مقابلہ میں اور ان سے میری آنکھیں ٹھنڈی کر قیامت کے دن۔

﴿321﴾ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا کہ تمام درویشی دو باتوں میں ہے ایک توکل دوسری تسلیم طالب کو جب مقام تسلیم روزی ہو تو مقام توکل خود حاصل ہو جاتا ہے تسلیم سے بڑھکر کوئی مقام نہیں ہے۔

﴿322﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد رہ یا مرد کا پیرورہ۔

﴿323﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں ایک برادر نماز میں جذبہ کی حالت میں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے حضرت علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ان کا ہاتھ جگہ پر کر دیا۔

﴿324﴾ نقل ہے کہ ابراہیم ادھمؒ کی ملاقات ایک فقیر سے ہوئی ابراہیمؒ نے ان سے پوچھا کہ فقیری کیا ہے کہا اگر خدا دے تو کھاتا ہوں ورنہ خدا پر بھروسہ کئے رہتا ہوں ابراہیمؒ نے فرمایا ایسی فقیری بلخ کے کتّے بھی کرتے ہیں، اس فقیر نے کہا کہ خوندکار فرمائیں ابراہیمؒ نے کہا ہم ایسی فقیری کرتے ہیں جب خدا ہم کو دیتا ہے تو ہم خدا کو (خدا کی راہ میں) دیدیتے ہیں۔

﴿325﴾ نقل ہے کہ مومن کے چار مقام ہیں جب بعض مومن مرتے ہیں تو ان کو مقام اعلیٰ علیین (بلند ترین بہشت) دیتے ہیں اور بعضوں کیلئے قبر میں سے بہشت کی طرف سوراخ کر دیتے ہیں تیسرے وہ ہیں کہ اپنی قبروں میں سوتے رہتے ہیں قیامت تک نہ ان کو راحت ہے اور نہ رنج (چوتھے) ناقصین ہیں جن کو زمین کھا کر ریزہ ریزہ کرتی ہے بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔

﴿326﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تو خدا کی یاد میں رہ کوئی چیز طلب مت کر اگر تجھے حاجب پڑے تو شرع کا مسئلہ پوچھ لے مجتہدین سلفؒ نے مسائل کے بیان میں بال کی کھال کھینچی ہے تا کہ کسی کو کوئی مشکل نہ رہے۔

﴿327﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کہ مقبول اور مردود کیسے معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ فنا کے بغیر معلوم نہیں ہوتا۔

﴿328﴾ نقل ہے کہ میاں ملک جیؓ کے دائرہ میں ایک دفعہ نظام شاہ آیا تھا نماز کا وقت تھا سب برادر صفوں پر تھے ایک برادر نے آکر اپنی چادر بچھا دی نظام شاہ نے اس چادر پر نماز ادا کی، میاںؓ نے یہ سنا تو اس برادر کو دائرے کے باہر کیا

کیونکہ طالب کو چاہیئے کہ سوائے حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھنے کے کسی طرف مائل نہو۔

﴿329﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو منتظر فتوح ہو متوکل نہو گا اُس کو سویت مت دو اور اس کو لینا جائز نہیں ہے بعض ایسے دیانتدار تھے کہ سویت نہیں لئے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم میں توکل کی صفت آجائے سویت لو۔

﴿330﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ جو کچھ خدا سے اپنے کانوں سے سنا تم کو اپنی زبان سے کہتا ہے تم باور کرو یا نہ کرو تم جانیں خدا جانے۔

﴿331﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام شاذونادر ہی کھانا تیار کر کے تناول فرماتے تھے مگر بے گمان (غیب سے) جو غذا پہنچتی آپ علیہ السلام کھاتے تھے۔

﴿332﴾ نقل ہے کہ یہ دو وقت کسی نبیؑ اور ولیؒ کو معاف نہیں ہوئے عصر سے عشا تک اور پچھلی رات سے چاشت تک رحمت کے وقت میں اس وقت بہشتیں پکارتی ہیں خدائے تعالیٰ کا حکم فرشتوں کو ہوتا ہے کہ دیکھو بہشتیں کیا کہتی ہیں فرشتے پوچھتے ہیں تو بہشت کہتے ہیں جو شخص اس وقت خدا کو یاد کرے وہ ہمارا ہے فرمانِ خدا ہوتا ہے ان کے نام لکھ کر لاؤ اسکے بعد بہشت کو فرمان ہوتا ہے کہ دنیا میں یہ لوگ تیرے ہیں جوان کو دنیا سے اٹھاؤں گا تیرے پاس پہنچاؤں گا۔

﴿333﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام خراسان میں نماز جمعہ کیلئے جارہے تھے میراں سید محمودؒ آپؑ کے بازو تھے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی سید محمود آگے چلو یا پیچھے دونو ذات برابر ہوگئے ہیں اگلے ہفتہ میں ایک کو خدا اٹھالے گا، اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے نماز جمعہ ادا کر کے وتر ادا فرمایا ایک عالم نے آہ بھر کر کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام پھر نہیں آئیں گے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوگیا۔

﴿334﴾ نقل ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ رسول ﷺ دنیا میں تشریف لائے ہیں فرشتے ساتھ ہیں بی بی عائشہؓ کو بلا کر فرمایا کہ تمہارے باپ کو قیامت کا سفر درپیش ہے پھر آپ نے وصیت کی کہ اس کمبل سے میرا کفن بناؤ کیونکہ اس پر رسول ﷺ کی نظر پڑی ہے جس وقت تائب ہوا یہی کمبل پہنا ہوا تھا یہ فرما کر رحلت پائے بعد رحلت جب حضرتؓ کا جنازہ پیغمبر ﷺ کے روضے کے پاس لے گئے تو روضۂ مبارک کا دروازہ خود بخود کُھل گیا رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس انکی قبر بنائی گئی قبر میں اتارنے کے بعد حضرت علیؓ نے دیکھا کہ پیغمبر ﷺ اپنا دستِ مبارک ابوبکر صدیقؓ کے چہرۂ مبارک پر رکھ کر یہ دعا فرماتے ہیں کہ اے بار خدا اس سفید داڑھی کے صدقہ

سے میری اُمت کو بخشدے،فرمان خدا پہنچا کہ اے محمد اگر ابوبکر گنہگاروں کے حق میں دعا مانگتا تو اس کی دعا بھی قبول کرتا ابوبکر کی قدر میرے پاس ایسی ہے اس کے بعد ندا آئی کہ لوٹ جاؤ حبیب اپنے حبیب کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے اس وقت حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم نے ابوبکرؓ کو نہیں پہچانا۔

﴿335﴾ نقل ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جنگل کی جانب گئے تھے ملک الموت عزرائیلؑ نے بی بی مریمؑ کے پاس آکر کہا کہ خدا کا حکم ہوا ہے کہ آپکی جان قبض کروں بی بی نے کہا عیسیٰؑ سے ملاقات کرتی ہوں کہا رضا نہیں ہے اسی وقت جان قبض کیا حضرت عیسیٰؑ آئے دیکھا کہ ماں سجدے میں ہیں تہجد کے وقت جبرائیلؑ نے آکر کہا کہ بی بی مریمؑ کا وصال ہوگیا ہے حضرت عیسیٰؑ باہر آئے لوگوں کو اس بات کی خبر دی دفن کرنے کیلئے کوئی نہیں آیا فرشتوں نے درگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مریمؑ کا ایسا حال ہے حوروں کو حکم ہوا کہ بہشت کے کپڑے لیجا کر مریمؑ کو غسل دیں اور کفن پہنائیں اور دفن کریں حوروں نے بی بی مریمؑ کی تجہیز وتکفین کی اور دفن کئے،عیسیٰؑ نے بی بی مریمؑ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اے میری ماں موت کیسی ہوئی مریمؑ نے موت کے پیالوں کا بیان کیا عیسیٰؑ سن نہ سکے پھر مریمؑ نے فرمایا ایسے تین پیالے ہیں اس کے سات روز بعد بارش ہوئی عیسیٰؑ کو بہت تشویش کا سامنا ہوا خدائے تعالیٰ سے آپ نے عرض کیا کہ اے بارخدا سب کیلئے گھر ہیں اور مجھے گھر نہیں ہے فرمان ہوا کہ تمہارا گھر ندی میں بناتا ہوں،ندی میں عیسیٰؑ کا گھر پانی پر بنایا گیا لکڑیاں اور گھاس جمع کرکے اس پر پتھر رکھے گئے سات روز تک وہ رہا اور بہہ گیا حضرت عیسیٰؑ نے کہا یا بارخدا تو مجھ سے ٹھٹول کرتا ہے فرمان ہوا کہ اے عیسیٰؑ تو مجھ سے ٹھٹول کرتا ہے کیونکہ دنیا بہتی ندی کے مانند ہے اور تو دنیا میں گھر بنانا چاہتا ہے یہ مسخرہ پن کس کا ہے اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے توبہ کیا۔

﴿336﴾ نقل ہے کہ موت کے بعد شفاعت کا حال یہ ہے کہ پہلے میّت پر نظر کرے کہ کس شکل میں ہے اگر تمام جسم کالا ہوگیا ہو آنکھیں سبز ہوگئی ہوں اور چہرہ سیاہ ہوا ور پیٹ پھولا ہوا دیکھے تو جان لے کہ بے ایمان ہے اور شفاعت اس کے بارے میں قبول ہونیوالی نہیں ہے اگر ایک تِل برابر بھی اس کی پیشانی پر سفیدی ہو یا جسم کے کسی حصے پر ہو تو بہ تحقیق جانیں کہ اس کا ایمان باقی ہے شفاعت ہوسکتی ہے تب شفاعت (طالب مغفرت) کریں۔

﴿337﴾ نقل ہے کہ روشن منورؒ نے اپنی زبان مبارک سے یہ دوہرہ فرمایا

ایک روشنی دو آنکھیں ایک بات دو کان
ایک محبت دو عاشق دوگھاٹ ایک پران

پھر فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا معاملہ اس دوہرہ میں سمجھ لیں۔

﴿338﴾ نقل ہے میاں عبدالمومنؒ سے کہ ایک وقت میاں نظام غالبؓ نے فرمایا کہ میں ایک وقت حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں اپنے حجرے میں تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے میں اُٹھکر کھڑا ہوا حضرتؑ نے زبانِ مبارک سے فرمایا کہ میاں نظام اچھے جی یہ فرما کر آپؑ بیٹھے ایک گھڑی بعد ملک بخنؓ آئے ان کے بعد ملک معروفؓ آئے انکے بعد میاں سید خوندمیرؓ آ کر بیٹھے اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے ملک بخنؓ سے فرمایا کہ میاں بخن کیا کوئی چیز سنانے کی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کہوانہوں نے بیان کیا میراں جی آج کی رات مجھے ایسا دکھائی دیا کہ ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا ہے اور اُس پر کچھ کف ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے سن کر فرمایا کہ خوب دیکھا ہے وہ پیالہ تمہارا دل ہے اور اس میں پانی خدائے تعالیٰ کی یاد ہے اور کف جو تم نے دیکھا سچ ہے خدائے تعالیٰ کی یاد بہت چاہیئے پانی بھر کر اُبل جاتا ہے تو کف دور ہو جاتا ہے اس کے بعد ملک معروفؓ سے حضرتؑ نے پوچھا کہ تم کیا لائے ہوانہوں نے عرض کیا کہ میرانجی مجھے ایسا دکھائی دیا کہ چاند میرے منہ میں آ کر نکل گیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تم کو بینائی حاصل ہے اس کے بعد میاں سید خوندمیرؓ سے حضرتؑ نے پوچھا کہ بھائی سید خوندمیرؓ تم کچھ کہنا چاہتے ہیں عرض کیا کہ (حضور پرؑ) روشن ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جیسا استاد سکھلاتا ہے ویسا معلوم ہوتا ہے تم اپنی زبان سے کہو میاںؓ نے عرض کیا مجھے ایسا دکھائی دیا کہ آسمان سے ایک سرخ جوڑا کپڑوں کا اترا ہے اور مجھے پہناتے ہیں یہ سنکر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر تم پر ولایت مصطفیٰؐ کا بار اُترا ہے اور سرخ جوڑا جو تم نے دیکھا قاتلوا وقتلوا (خدا کی راہ میں مارے اور مرے) کا معاملہ ہے جو تم سے ہوگا اس کے بعد میاں نظام غالبؓ سے حضرت مہدی علیہ السلام نے پوچھا کیا تم بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں انہوں نے عرض کیا میرانجی مجھے ایسا دکھائی دیا کہ میرے منہ سے کوئی رنگ برنگ کی چیز نکل کر جاتی ہے اور میں اس سے کہتا ہوں کہ آ، حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا وہ تمہارا النفس تھا، نقل صدیقؓ کو بہت قوتِ ادراک چاہیئے تا کہ سمجھ میں آئے ورنہ مشکل ہے بغیر میاں (مرشد) کے کون اس کی خبر دے۔

﴿339﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حشر کے روز بندے کو خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوگا اے سید محمد ہم نے تجھ کو مہدی موعود خاتم ولایت محمدیؐ کیا اب تو ہمارے لئے کیا ہدیہ لایا ہے اس وقت عرض کروں گا کہ اے بار خدا دو سید و صالح جوانوں کو کامل مسلمان بنا کر تیری بارگاہ میں لایا ہوں حق تعالیٰ اپنے کرم سے قبول فرمائے گا۔

﴿340﴾ نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرانجی مجھے ایسا دکھائی دیا کہ ایک ندی بہت زور سے بہہ رہی تھی تمام آدمی اس ندی میں کچرے کی طرح بہے جارہے تھے اسی اثنا میں نے دیکھا کہ حضرت

رسول ﷺ اور خوندکار اُس ندی پر آئے ہیں ان بندگان خدا کو دیکھ کر جو کوئی ان میں ہاتھ پیر مارتا تھا اس کو کھینچ کر باہر نکالتے ہیں اسی وقت یہ بندہ بھی وہاں آیا اس ندی پر خوندکار نے بندے کو فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر نبی ﷺ اور بندہ جو کام کررہے ہیں تم بھی کرو، تب یہ بندہ بھی کمر باندھ کر نبی ﷺ اور مہدیؑ کی طرح اُن بہنے والوں کو کھینچ کر نکالتا تھا، یہ سنکر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں تحقیق ہے جیسا تم نے دیکھا ہے یہ ندی دنیا ہے اور تمام لوگ اس میں غرق ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کرم فرماتا ہے اسکے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ترک دنیا کرے اس کو نبی ﷺ اور بندہ اور تم کھینچ کر (دنیا سے) باہر کرتے ہیں۔

﴿341﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا خدائے تعالیٰ کی ذات کا دیدار بارِ امانت ہے اور بارِ امانت یہی دوتن پورا ادا کئے ہیں ایک محمد خاتم نبی ﷺ دوسرا محمد خاتم ولیؑ ۔

﴿342﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے قتال سے پہلے تخصیص کے ساتھ حکم دیا تھا کہ گھر کے دروازوں کو مضبوطی سے بند کیا کرو اور آپ نے اپنی ذات مبارک کے طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ اس ذات کے ذمہ بڑا سنگین کام ہے اسکی حفاظت کرنی چاہیئے ۔

﴿343﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ملک برہان الدینؒ کے وصال پر شربت پلانے کا حکم فرمایا۔

﴿344﴾ نقل ہے کہ بندگی ملک الٰہداد ؓ نے بی بی خونزا بواؓ کی رحلت کے قریب بی بی کو کہلایا اگر حکم ہو تو خوندکار کے وصال پر شربت پلاتا ہوں اس کے بعد بی بیؓ نے فرمایا کہ ہمارے لئے ہمارا محبوب جلوہ گر ہے تمام تلخی شیرینی ہوگئی ہے اور بی بیؓ نے ایک بیت پڑھی اور اشارہ سے فرمایا کہ تمام برادروں کو پلاؤ۔

﴿345﴾ نقل ہے کہ میاں سید محمودؓ نے میاں سید حسنؒ اور میاں مبارکؒ کے وصال پر شربت بنایا۔

﴿346﴾ نقل ہے کہ بی بی نور زوجۂ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ میرے وصال پر شربت بناؤ۔

﴿347﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے کسی نے عرض کیا کہ میرانجی بندے کو ایمان کی بشارت دیجئے حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ اپنے حال کو خدائے تعالیٰ کے کلام کے موافق بناؤ تو خدائے تعالیٰ بشارت دے گا اور ہم گواہ ہونگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تاکہ تم غم نہ کریں اس چیز کا جو تم سے فوت ہوئی اور خوش نہوں اس پر جو تم کو ملی۔

﴿348﴾ نقل ہے کہ میاں عبدالمجیدؓ کو مخالفین پکڑ کر بہت مارے میاں عبدالمجیدؓ نے اس وقت یہ آیتیں پڑھیں اور

جوحکم نہ کرے مطابق اس کے جواللہ نے نازل کیا ہےتو وہی کافر ہیں اور جوحکم نہ کرے مطابق اس کے جواللہ نے نازل کیا ہے تو وہی ظالم ہیں اور جوحکم نہ کرے مطابق اسکے جواللہ نے نازل کیا ہےتو وہی فاسق ہیں۔

﴿349﴾ نقل ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ کوایک روز میں نے دیکھا کہ گردآلود کپڑے پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ کپڑے گردآلود کیوں ہیں جبرئیلؑ نے کہا کہ جنگل میں ایک عابد کا وصال ہوا ہم چاروں فرشتوں کوحکم ہوا کہ اس کودفن کریں ہم نے دفن کیا ہے پھر حضرتؐ نے پوچھا خدائے تعالیٰ کے حضور میں اس پر کیا گزری جبرئیلؑ نے کہا اس کوحضور میں لے گئے تو فرمان ہوا کہ دنیا میں تو نے کیا کیا اس نے کہا میں کچھ نہ کھاتا تھا مگر ایک انار اور تیری عبادت کرتا تھا فرمان ہوا کہ اسکی عبادت کی ترازو میں انار رکھو جب رکھے تو انار کا وزن زیادہ ہوا فرمان ہوا کہ دوزخ میں لے جاؤ فرشتے دوزخ کی طرف کھینچ نے لگے اس نے فریاد کی یارب العالمین اپنے فضل سے مجھے نجات دے فرمان ہوا چھوڑ دو میرے فضل کو یاد کیا ہے میں نے اس کو بخشدیا۔

﴿350﴾ نقل ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ یحییٰ (ابن معاذ) کو قبر نے اس طرح دبایا کہ اسکی ہڈیاں چور چور ہوگئیں صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک روز اونٹ کا پیشاب ان کی بیدانشی سے انکی روٹی میں پڑ گیا تھا یہی اس کا سبب ہے۔

﴿351﴾ نقل ہے کہ بایزیدؒ کو عالم ارواح میں لے گئے فرمان خدا ہوا کہ تجھے بہشت میں جگہ دیتا ہوں انہوں نے عرض کیا الٰہی وہ فرمانبرداروں کا مقام ہے پھر فرمان ہوا تجھ کوعرش پر جگہ دیتا ہوں انہوں نے کہا وہ مقربوں کا مقام ہے پھر فرمان ہوا گر میری ذات تجھے مطلوب ہے تو خاموش رہ۔

﴿352﴾ نقل ہے کہ خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا میرے استاد نے تیس سال کعبۃ اللہ کی مجاوری کی انکی موت کے وقت میں نزدیک تھا وہ بہت زاری کررہے تھے میں نے پوچھا کیا حال ہے کہا کیا کروں موت کی سختی سے بڑھکر کوئی سختی نہ ہوگی نہیں جانتا ہوں کہ آخرکار میرا کیا حال ہوگا۔

﴿353﴾ نقل ہے کہ حضرت داؤدؑ گھر سے حجرے میں جارہے تھے ملک الموت راستے میں ملے حضرت داؤدؑ نے کہا حجرے میں جاتا ہوں ملک الموت نے کہا رضا نہیں ہے وہیں انکی جان قبض کی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کھڑے ہوے تھے اس حال میں انکی جان قبض کی۔

﴿354﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اے بارخدا جوکوئی ظاہر

شریعت پر رہکر مرتا ہے آگ سے نجات پاتا ہے مہدی کی مہدیت کا دعویٰ ظاہر ہونے کے بعد دو قبیلے ہوجائیں گے۔

﴿355﴾ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے قتال سے پہلے اپنے تمام ساتھیوں کو کبڈی اور گیند کھیلنے کا حکم دیا اور دو حلقے بنا کر ایک طرف میاں سید جلال اور خود کھڑے ہوئے اور دوسرے طرف میاں سید شہاب الدین اور ملک الٰہداد کو حاکم مقرر کئے اور جانور گائے بیل وغیرہ دونوں طرف تقسیم کردئے ملک حمادؓ کو میاںؓ نے فرمایا کہ تم کھلاڑیوں کو دونوں طرف تقسیم کریں خدا کی مشیت سے یہ تقسیم ایسی ہوئی کہ جتنے میاں سید جلالؓ کی طرف تھے سب شہید ہوئے اور جو میاں سید شہاب الدینؓ کے طرف تھے بقید حیات رہے۔

﴿356﴾ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ بندے کے سامنے سات چاند ہیں، بندے کے نزدیک چار شخص ایسے ہیں کہ جیسی انکی سیرت ہے ویسی صورت ہے اور جیسی صورت ہے ویسی سیرت ہے لیکن دواُن میں ایسے ہیں کہ اگر مسلمان یا کافر دیکھ لے تو فوراً پہچان لیگا کہ مرد ربّانی (خدا شناس) ہیں اور دو ایسے ہیں کہ کوئی دیکھے گا تو نہیں پہچانے گا اور گمان کرے گا کہ شاید خدا کا نام لینا جانتے ہوں گے۔

﴿357﴾ نقل ہے کہ ملک حمادؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام کا سلیہ مبارک خراسان سے آیا تھا یعنے ملک کو حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی دستار مبارک بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے ہاتھ سے بھیجی تھی۔

﴿358﴾ نقل ہے بندگیمیاںؓ نے مہاجرینؓ کے کتبہ کے بعد میاں سید عطن کو فرمایا جیسا حضرت موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ تھے ویسا بندہ کے لئے میاں سید عطن ہیں۔

﴿359﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے میاں سید عطن کو جامہ مبارک بھیج کر مبشر فرمایا۔

﴿360﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے میاں سید خانجی کو برادر حقیقی فرمایا اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں سید خانجی کو اپنی ذات مبارک کا کمر بند بھیج کر مبشر فرمایا۔

﴿361﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعض اصحاب نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے (قتال کے موقع پر) کہا کہ تمام مہاجرین کا اتفاق ایک طرف ہے اور تم تنہا ایک طرف ہیں چاہیئے کہ ہمارے اتفاق میں آجائیں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ مہدی موعود علیہ السلام اور یہ بندہ ایک طرف ہیں اور تم سب متفق ہوجاؤ میں کوئی خوف نہیں رکھتا۔

﴿362﴾ نقل ہے کہ جس وقت بندگیمیاںؓ کھنبات کو تشریف لے گئے وہاں بہت سے لوگوں نے فتوح (روپیہ راہ خدا میں) پیش کیا میاںؓ نے قبول نہیں فرمایا، جب میاںؓ وہاں سے واپس ہوئے تو دو برادر میاں شیخ جیو اور میاں کبیر

بندگیمیاںؒ کے ہمراہ آئے میاںؒ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ بندہ انہی کیلئے آیا تھا یہ دونوں برادر کمسن تھے نقل مشہور ہے۔

﴿363﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ سے درخواسات کی کہ ائے بارِ خدا ولی کامل سے ایک حرف کی خطا بھی تمام خطا ہے قـاتـلـوا وقتلوا (کی صفت کاظہور) بندہ سے نہیں ہوا ہے مجھے اس جہاں سے تو کیسے اٹھالیگا خدا تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید محمد میں نے تیری جگہ ایک نائب پیدا کیا ہے یہ بار اُس کے سر رکھا ہے۔

﴿364﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گمراہ اپنی گمراہی سے توبہ نہ کرے واجب القتل ہے کیونکہ جہاں جائے گا خلق کو گمراہ کرے گا، اُمتِ مرحومہ کا اتفاق اس بات پر ہے کہ مبتدع (دین میں نئی بات پیدا کرنیوالے) کے ساتھ جہاد کفّار کے ساتھ جہاد کرنے سے افضل ہے نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص ارادہ کرے کہ اس امت کے کام میں تفریق ڈالے درانحالیکہ وہ مجتمع ہے تو اس کو مار و تلوار سے اور قتل کر ڈالو، نیز نبی ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمان مردوں عورتوں کی جمعیت شکنی کی اس نے نکالدیا اسلام کا قلادہ (گلو بند) اپنی گردن سے۔

﴿365﴾ نقل ہے کہ بندگی ملک پیر محمدؒ کے دائرہ میں بھائی بہرم نے اپنی دختر ایک شخص کو نکاح کر کے دی اس میں کچھ کمی ظاہر ہوئی بھائی بہرم نے چاہا کہ اپنی لڑکی کو اس سے جدا کریں یہ معاملہ انہوں نے ملک پیر محمدؒ سے پوچھا ملک پیر محمد نے فرمایا کہ لڑکی کو عدّت میں بٹھاؤ اور دوسرے کو نکاح کر کے دوا سکے بعد بھائی بہرم نے میاں سید محمودؒ کے پاس جا کر عرض کیا میاں نے فرمایا کہ عدّت کی کوئی حاجت نہیں ہے جدا کر کے دوسرے کو نکاح کر دو ملک نے یہ سنکر خود جا کر میاں سے پوچھا کہ میاں کس طرح فرماتے ہیں کہ عدت نہیں ہے میاں نے فرمایا میں نہیں کہتا ہوں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتوں کو پھر ان کو چھوڑ دو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ تو ان پر حق نہیں تمہارا کہ عدت میں بٹھا کر گنتی پوری کروائیں اسکی پس دو ان کو انکی مہر اور ان کو رخصت کرو اچھی طرح سے۔ ملک پیر محمدؒ نے فرمایا سچ فرماتے ہیں ایسے بزرگ کیسا نہیں فرمائیں گے۔

﴿366﴾ نقل ہے کہ میاں سید محمودؒ نے فرمایا ہمارے زمانے میں کوئی بہشت کا طالب ہے کوئی مرتبہ کا طالب ہے لیکن خدا کے طالبوں میں ایک میاں سید شہاب الدین ہیں اور ایک دوسرا شخص ہے۔

﴿367﴾ نقل ہے میاں عبدالکریمؒ نے فرمایا کہ بندگی میاںؒ کے فرزند مشقت اٹھا کر بندگیمیاںؒ کے صدقہ کو پہنچے ہیں لیکن میاں سید شہاب الدینؒ اور میاں سید محمودؒ مادرزاد معصوم ہیں۔

﴿368﴾ نقل ہے کہ میاں عبدالکریمؒ دولت آباد میں تھے میاں سید احمدؒ ولد بندگیمیاں سید خوند میرؓ انکی ملاقات کے لئے آئے چندروز رہ کر رخصت حاصل کئے میاں عبدالکریمؒ نے کچھ خدمت فرمائی آخر کار میاں محمود میواتی میاں سید احمد کو اپنے گھر لے جا کر انکی تعظیم بجالا کر رکھے اس کے چندروز بعد میاں عبدالکریم کے پاؤں میں کچھ تکلیف ہوئی میاں سید احمد مزاج پرسی کے لئے گئے میاں عبدالکریم نے دیکھ کر پوچھا خوزادے ابھی نہیں گئے میاں سید احمد نے فرمایا کہ میاں محمود نے مجھے ٹھیرایا ہے میاں عبدالکریمؒ نے فرمایا کہ کس کا احمد کس کا محمود، میاں سید محمود دریا، میاں سید جی دریا کبھی جلے بی سوکھتی نہیں جلد جاؤ۔

﴿369﴾ نقل ہے کہ میاں عبدالکریمؒ اور میاں سید محمودؓ ایک جگہ خلوت میں بیٹھے تھے وہاں سے اٹھنے کے میاں عبد الکریمؒ نے فرمایا کہ ہم جانتے تھے کہ سید جی اور ہم برابر ہیں اب معلوم ہوا کہ سید جی کہاں اور ہم کہاں۔

﴿370﴾ نقل ہے کہ میاں سید محمودؓ نے فرمایا کہ خدا کا مقصود ہے جو بندہ کو برادروں کے دائرے میں رکھتا ہے لیکن یہ بندے کو پہچانتے نہیں اگر اصحاب مہدی علیہ السلام ہوں اور ان کو خواب و معاملہ کی قسم سے کوئی چیز بستہ ہو ہم انکی رہبری کریں تو وہ ہم کو پہچانیں برادراں ہم کو کیا پہچانتے ہیں۔

﴿371﴾ نقل ہے کہ میاں سید محمودؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ شیخ مہدیؑ کو اور پیر مہدیؑ کو قبول کرتے ہیں یا مہدی موعودؑ کو کیونکہ مجھے تعجب ہے کہ عقیدہ درست نہیں رکھتے اور بندہ کے پاس آکر اعتقاد کو درست نہیں کرتے خدائے تعالیٰ کے پاس بغیر درست اعتقاد کے فائدہ نہیں ہے کیا جواب دیں گے۔

﴿372﴾ نقل ہے کہ شہر کھنبات سے میاں حسن اور انکے والد میاں تاج محمد، میاں سید محمودؓ کی قدم بوسی کیلئے کھانبیل آئے میاں نے اپنی زبانِ مبارک سے میاں حسن سے پوچھا کہ تم کس سے تربیت ہوئے ہوانہوں نے میاں عبد الکریمؒ کا نام لیا میاں نے فرمایا بھائی عبدالکریمؒ نے اپنی ناٹھ کھڑی کر کے باندھی ہے اس کے بعد میاں تاج محمد سے پوچھے تو انہوں نے اپنے باپ عبدالفتاح کا نام لیا میاں نے فرمایا اچھا نہیں کئے آخر انہوں نے عرض کیا کہ میاں جی آپ مجھے تربیت کریں میاںؓ نے پھر ان کو تربیت کیا۔

﴿373﴾ نقل ہے کہ بی بی بون جیؓ نین پورہ میں تھیں بندگیمیاں عبدالمجیدؓ بی بیؓ کی ملاقات کیلئے آئے تھے جب نماز کا وقت ہوا تو میاں شیر ملک مہاجرؓ جو حضرت بی بیؓ کی بہن کے شوہر تھے امامت کیلئے آگے بڑھے کیونکہ وہاں امام جماعت وہی ہوا کرتے تھے اس موقع پر بندگیمیاں عبدالمجیدؓ نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا، حضرت بی بیؓ یہ بات سُنکر رنجیدہ ہوئیں کہا

کہ ہماری رعایت نہیں تھی جوانہوں نے ایسا کیا میاں عبد المجیدؒ نے فرمایا کہ خوندکار کی رعایت اول ہم کو لازم ہے لیکن جہاں مدعاءِ مہدی موعودؑ کی رعایت ہو وہی اولیٰ تر ہے خوندکار بھی حضرت مہدی علیہ السلام (کی روح اقدس) کی طرف توجہ کریں جو کچھ حضرت مہدی علیہ السلام فرمائیں وہی درست ہے آخر بی بیؓ نے توجہ کی معلوم ہوا کہ جو کچھ بھائی عبد المجید نے کیا حق ہے۔

(ترجمہ نظم)

کہہ تعریف خدا کی دل و زبان سے
وہی اوّل اور آخر ہے وہی ظاہر اور نہاں ہے
وہی تھا اور رہے گا ہمیشہ یگانہ اور یکتا
اہل عالم اسی طور سے آئیں گے اور جائیں گے
اس نے آدمؑ کو پیدا کیا اور جملہ انبیاءؑ کو بھیجا
اسی طرح سے جملہ اولیاءؒ کو ظہور میں لایا
آخر میں خاتم الرسلؐ کو لایا
اُسی طرح مہدی موعودؑ کو ہادی سبیل بنایا
ان کو ان کے احوال (بے مثال) کے ساتھ اٹھالیا
جن کی رحلت سے عالم میں آہ و فغاں برپا ہوا

میں نے سنا ہے، دوشنبہ کا دن اور چاشت کا وقت تھا کہ امام زماں علیہ السلام کے اصحابؓ پر غم کی تاریک رات آئی ماہ ذیقعدہ کی انیسویں تاریخ تھی آہ جبکہ مہدی علیہ السلام نے دار البقا کی طرف سفر فرمایا جملہ اصحابؓ آپ کو گھیرے ہوئے تھے جو قطار در قطار سمندر و بادل کی طرح زار زار تھے پس اس وقت میں ثانی مہدیؓ کے ساتھ ہو کر سب نے درگاہ باقی حق تعالیٰ کی پناہ حاصل کی میں نے سنا ہے اسی وقت میں حضرت امام علیہ السلام نے سید کرام میاں سید خوندمیرؓ کو بلایا تکیہ کی طرح انکے زانو پہ سر رکھ کے لیٹے ہوئے امام علیہ السلام نے ان کی جانب نظر کیا پس اس وقت ایک آیت قرآن بیان فرمائی ظاہر فرمایا ایک راز جو پوشیدہ تھا فرمایا کہ میرا راستہ دعوت الی اللہ ہے اور ہم کو بصیرت اللہ کی طرف سے ہے رسول علیہ السلام داعی ہیں اور میں تابع ہوں! مَـنُ اتبعنی میں من سے مراد ہے میں وہی مہدی ہوں جان لو کہ خدائے تعالیٰ شرک سے پاک ہے اور ہم

دونوں (محمدؐ ومہدیؑ) مشرکوں میں سے نہیں ہیں اس وقت ایک سوال شاہ خوندمیرؓ نے اپنے دل میں لایا اور میراں سید محمودؓ سے کہا آہ سب کے سب شرک میں ہیں! یہی دو شاہ (خاتمینؑ) ہیں جو شرک سے نکلے ہیں باقی سب نبی، ولی، سعید اور شہید! سب کے سب شرک میں دوڑ پڑے ہیں اور اب وقت تنگ ہے مناسب نہیں ہے کہ حضرت علیہ السلام سے پوچھیں اور جواب لیں اگر یہ معمہ (کہ یہ شرک کیسا ہے) ایسا ہی رہ جائے تو بجز عیسیٰؑ کی زبان کے کون اسکا بیان کرے گا یہ دونوں میرؓ (سیدین) اسی حیرت میں تھے کہ یکا یک شاہ روشن ضمیرؑ نے فرمایا کہ جو کوئی خدائے تعالیٰ کو مقید دیکھے! جان لو کہ وہ خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانیوالا ہے۔

﴿374﴾ نقل ہے کہ میاں عبدالفتاح کے دائرہ میں ایک شخص نے اپنے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا چند اشخاص اسکے گرویدہ ہوئے اس کی اطلاع حسین نظام شاہ کو ہوئی انی راؤ نام ایک کافر سرکش تھا اس سے اس نے کہا کہ اگر وہ عیسیٰ ہے تو تو دجال ہے جا اگر وہ تجھ کو مارڈالا تو وہ عیسیٰ برحق ہے ورنہ جھوٹا ہے، اسکے بعد انی راؤ نے اسکو گیارہ آدمیوں کے ہمراہ قتل کیا اور دوسرے بھاگ گئے اس کا سر بادشاہ کے پاس لایا آخر وہ شخص خبیث ہوا۔

﴿375﴾ نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام ایک راستے سے جارہے تھے ایک شخص نے کہا کہ خوندکار کے بعد عیسیٰؑ کب آئیں گے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ عیسیٰؑ ہمارے پیچھے آئیں گے میاں شیخ محمد نام ایک مہاجر حضرت کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے تھے انہوں نے اپنے پر گمان کیا کہ مہدی علیہ السلام نے مجھ کو فرمایا ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے بعد انہوں نے سندھ میں جاکر عیسیٰؑ کا دعویٰ کیا بہت سے لوگ ان کے گرویدہ ہوئے پانچ سو سوار جمع ہوگئے تھے انکی خبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو پہونچی حضرت نے حکم دیکر تین مہاجروں کو ان کو قتل کرنے کیلئے بھیجا ایک میاں نظام غالب دوسرے میاں حیدر، تیسرے میاں سومار یہ لوگ راستے ہی میں یہ خبر پائے کہ وہاں کے حاکم نے شیخ محمد اور انکے ہمراہیوں کا سر کاٹ دیا۔

﴿376﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے قتال کے وقت آپ کے تابعین میں سے یہ چند سوار بقید حیات رہے (۱) ملک الٰہد اد ؓ (۲) میاں سید حسینؓ (۳) ملک پیر محمدؓ (۴) میاں علم شہؓ (۵) میاں سید حسینؓ (۶) ملک یوسفؓ (۷) ملک اسمٰعیلؓ (۸) میاں سید عبداللہؓ (۹) میاں سید اسحاقؓ (۱۰) میاں سید عمرؓ تینوں فرزند میاں سید خانجیؓ کے اور (۱۱) ملک سلیمانؓ (۱۲) ملک احمد اسحاقؓ (۱۳) میاں چاند دکنی (۱۴) ابراہیم شیخا۔

﴿377﴾ **نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے حق میں بشارات کے بیان میں** حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے حق میں فرمایا (۱) جیسا کہ میں سید حسینی ہوں ویسے ہی تم سید حسینی ہو (۲) ناصر دین (۳) بندہ مصطفےٰ

کے قدم بقدم اور تم بندے کے قدم بقدم (۴) انا و من اتبعنی کے معنی کے بیان میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ محمد مصطفیؐ کا تابع تام ہے ویساہی تم بندے کے تابع تام ہو (۵) بار ولایت تم پر ختم ہے (۶) اللہ تعالیٰ کے قول حملها الانسان (اُٹھالیا اس بار کو انسان نے) اس سے بھی تمہاری ذات مراد ہے (۷) سات دریائے الوہیت ایک دم پی گئے لب بھی تر نہ ہوا (۸) دریائے الوہیت کی تجلی پے در پے ہوتی ہے چہرہ بھی متغیر نہیں ہوتا (۹) اس مرد گجراتی نے حیران کیا ہے جتنا بھی دیا جاتا ہے بس نہیں کرتا (۱۰) سردار گروہ جیسا کہ سید محمدؐ خدا بخش ویساہی سید خوندمیر خدا بخش (۱۱) جو کچھ بندہ کے دل میں اتارا جاتا ہے اسی کا ظہور تمہارے سینے میں ہوا ہے (۱۲) یہ ولایت مصطفیٰ ﷺ کا وہ بار ہے جس کو تمہارے سوائے کوئی اٹھا نہیں سکتا (۱۳) ہم اور تم ایک وجود ایک ذات ہیں ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے (۱۴) تم کو بندہ کی ذات میں فنا ہے (۱۵) اولوالامر تمہاری ذات ہے (۱۶) سلطاناً نصیر تمہاری ذات ہے (۱۷) ہشیار رہو یہ بار ولایت مصطفیٰ ﷺ تمہاری گردن پر آیا ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنا دست مبارک میاں کی گردن پر رکھ کر فرمایا کہ سر جدا تن جدا اور پوست جدا ہوگا (۱۸) ہشیار ہو جاؤ تم صدیق ولایت ہو یہ بیہوشی ہمارے خاندان کی روش نہیں ہے (۱۹) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا الٰہی تو نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو قرآن دیا اور بندے کو کیا دیا فرمان ہوا اے سید محمد تجھے قرآن کے بدلہ میں نے سید خوندمیر کو دیا ہے (۲۰) تم بندہ کا بدل ہو بندہ کی چوتھی صفت قاتلوا و قتلوا تم سے ہوگی (۲۱) سیر ولایت میں خدا کی خدائی میں کوئی تم سا فاضل تر نہیں ہے (۲۲) بندہ تمہاری طرف اور حق تمہاری طرف ہے (۲۳) جو تمہارا دشمن وہ بندہ کا دشمن تا آخر فرمایا (۲۴) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا آؤ بھائی سید خوندمیر خدا بخش۔

﴿378﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام اور میاں سید خوندمیرؓ بیٹھے ہوئے تھے یکا یک آسمان تڑ کا ایک بے اندازہ نور اس میں سے پیدا ہوا اور حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات میں سما گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ذات مہدی علیہ السلام سے وہ نور باہر ہوا اور بندگیمیاںؓ کی ذات میں آ گیا اسکے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ کیا تم نے سمجھا کہ یہ کیا نور ہے میاں نے عرض کیا میرانجی جانتے ہیں فرمایا کہ یہ نور ولایت محمدی ﷺ ہے اول مجھ پر آیا اسکے بعد تم پر آیا اور حضرت نے فرمایا آیت ہذا اور دوسری چیز جس کو تم چاہتے ہو اللہ کی مدد اور فتح ہے جو قریب میں ہے تمہارے حق میں ہے نیز فرمایا تم سے دوستی کی بو آتی ہے جو تمہارا دشمن ہے وہ ہماری ذات کا دشمن ہے اور فرمایا کہ بھائی خدا کو خدا دیکھتا ہے اور فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ مرد خدا ہیں نیز فرمایا تم کو سیر بندہ کی ذات میں ہے، پھر فرمایا تم کو سیر ولایت میں ہے اور تم بندہ کے قائم مقام ہو پھر فرمایا خاتم ولایت کا بار تمہاری ذات پر ہے پھر فرمایا آیت اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض نور علیٰ نور تک تمہارے حق میں ہے پھر فرمایا انّا اعطینا ک الکوثر تمہاری ذات ہے۔

﴿379﴾ نقل ہے کہ کوئی شخص حضرت مہدی علیہ السلام کی ملاقات کیلئے آیا تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کر کے اسکی تسلی فرمائی میاں سید سلام اللہ نے عرض کیا کہ میرانجی آنے والے کا حوصلہ دیکھ کر بیان فرمایئے حضرت مہدی علیہ السلام نے جواب دیا کہ میاں سید سلام اللہ بندہ حکم خدا بیان کرتا ہے تم مجھے آنے والے کا حوصلہ دیکھ کر بیان کرنے کو کہتے ہو۔

﴿380﴾ نقل ہے میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ محمدﷺ کا کلمہ مہدی کی تصدیق اور میاں سید خوندمیرؓ کی محبت میں نے بہشت کے دروازہ پر لکھی دیکھی ہے۔

﴿381﴾ نقل ہے کہ میاں سید شہاب الدین کے حضور میں ایک رات میں چوروں کی گڑ بڑ ہوئی دائرے کے باہر تو میاں نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ کوئی شخص دائرے کے باہر نہ جائے ملک سالار ابن ملک فتح خاں دولا جی اس حکم سے پہلے ہی دوڑ کر جا کر زخم کھا چکے تھے فجر کے بعد میاں کو خبر ہوئی میاں نے آکر انہیں جھڑکی دی وہاں سے گھر میں تشریف لائیے تو میاں سید جلال نے عرض کیا ابا جی اگر یہ مرجاتے تو ان کا کیا حال ہوتا میاں سید شہاب الدین نے زبان مبارک سے فرمایا اگر مرجاتے تو بہشت میں اپنے باپ کے پاس چلے جاتے میاں سید جلال نے کہا کہ خوندکار ہر وقت انکے باپ کو اچھا فرماتے ہیں تو فرمایا ہاں جلال جی اچھے تھے لیکن قبلہ گم کئے ہوئے تھے پھر میاں سید جلال نے پوچھا کہ ابا جی قبلہ کیا ہے تو اپنی زبان گوہر باد سے فرمایا کہ جلال جی قبلہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے فرزنداں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ اسکو اٹھالیں اور اس سے ڈر گئے اور اسکو اٹھالیا انسان نے بیشک وہ بڑا بے باک نادان تھا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کا بیان اس عبارت میں فرمایا کہ آسمانوں سے مراد تمام انبیاءؑ ہیں زمین سے مراد تمام اولیاء ہیں اور پہاڑوں سے مراد علماء ہیں تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ اسکو اٹھائیں اس بار سے مراد امرِ قتال ہے اور اسکو اٹھالیا انسان نے سے مراد بھائی سید خوندمیرؓ ہیں فقط۔

﴿382﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ تمام کلام اللہ کی مراد ایک آیت میں مجھے فرمادیجئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ توریت، انجیل، زبور اور فرقان کی مراد اور حق تعالیٰ کی وحدانیت ایک کلمہ میں کہتا ہوں جو ''لآاِلٰہ الّا اللّٰہ'' ہے تمام کی مراد یہی کلمہ ہے۔

﴿383﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا حق کی تاثیر پہلی تاریخ کے چاند کی جیسی ہے جو ہر روز زیادہ ہوتا ہے اور باطل کی تاثیر چودھویں کے چاند کی جیسی ہے جو ہر روز گھٹتا ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی نے بھیجا اپنے رسولﷺ کو ہدایت اور سچا دین دیکر تا کہ اس کو غالب کرے ہر دین پر اگرچہ برا لگے مشرکوں کو۔

﴿384﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ یہ آیت تیرے گروہ کے حق میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب کیا ہے اپنے بندوں میں سے تو ان میں سے کوئی اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی بیچ کی چال چل رہا ہے اور ان میں سے کوئی نیکیوں میں سابق ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سابق بالخیرات سے مراد وہ ہیں جو تمام فنا رکھتے ہیں اور مقتصد وہ ہیں جو نصف فنا رکھتے ہیں اور ظالم نفس وہ ہیں جو تھوڑی فنا رکھتے ہیں جو ان تینوں صفتوں سے باہر ہے وہ میری گروہ میں نہیں ہے۔

﴿385﴾ نقل ہے کہ پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میری تصدیق کی علامت یہ ہے کہ نامرد مرد ہوتا ہے، یعنی طالب دنیا طالب خدا تعالیٰ ہوتا ہے اور بخیل سخی ہوتا ہے یعنی جو شخص خدائے تعالیٰ کی راہ میں درم و دینار نہ دے سکتا ہے وہ اپنی جان خدائے تعالیٰ کی راہ میں تسلیم کرے اور امی عالم ہوتا ہے یعنی جو شخص ایک حرف نہ جانتا ہو وہ قرآن کا معنی بیان کرتا ہے نیز۔

﴿386﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کی تصدیق خدا کی بینائی ہے نیز۔

﴿387﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی خدائی کو حد نہیں بندہ کی طلب کو حد نہیں۔

﴿388﴾ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کی طلب کفر ہے دنیا کا طالب کافر ہے خدا کا طالب مومن ہے اور خدا کو دیکھنا ممکن ہے۔

﴿389﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ جس کو دنیا دار کہتا ہے اس کو کافر کیوں نہیں کہتا نیز فرمایا تم کو روٹی ہم کو خدا نیز فرمایا۔

نہ ہم لونگ سپاری لادتے ہیں نہ پہاڑی ہڑلے
ہم تو پیو (اپنے محبوب) کا دم بھرتے ہیں ہم کو ٹکس کیا
تیرے شہ رخ کی طلب میں میں شہ مات کھا چکا ہوں
سو شاہ نہیں کر سکتے جو تیرا ایک نظارا کر سکتا ہے

نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا پھٹا پرانا پہنیں روکھا سوکھا کھائیں کسی کی ڈیوڑھی دیلی کو نہ جائیں۔ ہمارے گھر کا ہی دستور ہے کہ پانی چاہیں اور مسجد۔

نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہمارے جو ہیں سو مسکینی ہی میں مرینگے نیز فرمایا بندے کا اُمّی دوسرے کے عالم پر فائق رہیگا نیز فرمایا ہمارے جو ہیں خدا کو دیکھتے دکھلاتے مریں گے نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا ہمارا جو کوئی ہے منکر مہدیؑ کو دیکھ کر تین جگہ سے تیڑا ہوگا (اظہار نفرت کریگا) اگر اتنا نہ کیا تو اس نے مہدیؑ کی تصدیق کیا کی۔

نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا

کبوتر خانہ ٹوٹ پڑا اور مطبخ (باورچی خانے) میں آگ لگی
چرب نوالوں کی حرص میں گربۂ مسکیں کی جا گئی!

﴿390﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے گجری زبان میں فرمایا

جہاں کسی کو یہ خیال ہے کہ میں کچھ ہوں وہاں سمجھ لے کچھ نہیں ہے
جہاں کسی کو یہ خیال ہے کہ میں کچھ نہیں ہوں وہاں سمجھ لے کہ کچھ ہے

وہیں کچھ ہے یہ مان لے۔

﴿391﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی بے ادب بے شرم اور بے دیانت ہو ہرگز خدا کو نہیں پہونچے گا۔

﴿392﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں سید یوسف نے فرمایا کہ ابا جی کے حق میں اٹھارہ بشارتیں بندگی ملک الٰہداد نے ایسی دی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی ہمارے حق میں ہوتی تو ہم جامہ میں نہ سماتے۔

﴿393﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ گجراتیوں نے ہم کو تنگ کردیا ہے جو کچھ خدا کی طرف سے دیا جاتا ہے اس کو ہضم کرجاتے ہیں۔

﴿394﴾ نقل ہے میاں ملک جی نے فرمایا کہ متوکل کو تفحص یعنی وجہ بے وجہ کا پوچھنا جائز نہیں ہے جہاں (کسی رزق کا) ناجائز وجھ سے ہونا معلوم ہو نہیں لینا چاہیئے۔

﴿395﴾ نقل ہے بندگیمیاں نعمتؓ کی روش یہ تھی کہ اگر دائرے میں اضطرار ہوتا تو فتوح قبول فرماتے تھے ورنہ واپس کردیتے اور فرماتے تھے کہ دوسرے برادروں کے دائرے میں دو۔

﴾396﴿ نقل ہے بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد ربانی ایسے ہیں کہ خشک کپڑے کو پتھر پر ٹپک کر سفید کرتے ہیں اور ہم تر کر کے دھوتے ہیں تب بھی پورا سفید نہیں ہوتا۔

﴾397﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام شہر پٹن کے نزدیک پہنچے تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے کہ یہاں سے عشق اور ایمان کی بو آتی ہے۔

﴾398﴿ نقل ہے حضرت بندگیمیاں نعمتؓ نے فرمایا کہ شخص راہ خدا اختیار کر کے طالب دنیا ہوا تو وہ مرتد ہے یہاں تک کہ وہ اس کام کو ترک کرے اپنے اوپر حرام گردانے اور توبہ کرے تو خدائے تعالیٰ اس کو بخشے گا۔

﴾399﴿ نقل ہے کہ ایک برادر نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میاں یوسف دائرہ کے باہر جاتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں یوسف سے کہو کہ نہ جائیں خلوت میں بیٹھیں اور میاں یوسف سے حضرت نے فرمایا ہر حال خدا کو حاصل کرو بیشک مرشد دانا طبیب حاذق ہر ایک کی قابلیت دیکھ کر دوا فرماتا ہے مبتدی کو بھی اور منتہی کو بھی۔

﴾400﴿ نقل ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا اگر زن وفرزند والے فقیر کو تین روز بے غذا رہنے کی قوت ہوتو چاہیئے کہ خود نہ کھائے بچوں کو کھلائے کیونکہ ان کو توکل معلوم نہیں ہے اور خود خدا پر توکل کرے۔

﴾401﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوا تمام مہاجرینؓ میراں سید محمودؓ کے نزدیک رہے اور جب میراں سید محمودؓ کا وصال ہوا تو سب نے کہا کہ دونوں وقتوں میں کوئی فرق نہ تھا یعنی عہد مہدی علیہ السلام اور عہد میراں سید محمودؓ دونوں ہم کو یکساں رہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کا ہم سے چلے جانا معلوم نہ ہوا تھا اب معلوم ہوا کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہم سے گئے ہیں ثانی مہدیؓ کے فیض کی حقیقت یوں معلوم ہوئی۔

﴾402﴿ نقل ہے کہ بندگیمیاں شاہ دلاورؓ جب مسجد سے اپنے حجرہ کی طرف جاتے تو آہستہ اٹھکر نعلین ہاتھ میں لیکر جاتے تھے اسلئے کہ ایسا نہ ہو کہ برادروں کے شغل ذکر میں خلل پڑے۔

﴾403﴿ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالب خدا کے آگے سے خدا کہاں جائے گا طالب صادق چاہیئے اور مرشد کامل پیدا کرے تا کہ خدا حاصل ہو۔

﴾404﴿ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ بندے اور خدا کے درمیان پردہ کیا ہے حضرت علیہ السلام نے روٹی دکھلا کر فرمایا پردہ یہی نان ہے خدا اور بندے کے درمیان۔

﴾405﴿ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسی برادر کے متعلق کسی نے عرض کیا کہ اس شخص کے پاس مال

بہت ہے حضرتؓ نے فرمایا دیکھو تدبیر کرتا ہے یا نہیں اگر تدبیر نہیں کرتا ہے تو کنواں بھر کر زر بھی ہے تو خالی ہو جائے گا اگر تدبیر کرتا ہے تو باقی رہیگا۔

﴿406﴾ نقل ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ مہاجرین حضرت مہدی علیہ السلام کی حد توڑتے ہیں یعنی فتوح (براہ خدا آنے والی چیز) کو جلد قبول کرتے ہیں بغیر یہ دریافت کرنے کے کہ دائرہ میں اضطرار ہے یا نہیں اور لانے والا خلوص ومحبت سے لایا ہے یا نہیں۔

﴿407﴾ نقل ہے کہ ایک روز اجماع ہوا تھا تمام برادر اجماع کے کام میں مشغول تھے مگر ایک برادر خلوت میں بیٹھا رہا اور اجماع میں نہیں آیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ منافق ہے جو اجماع میں حاضر نہیں ہوا ہے اجماع سے خارج ہونا نفاق کی صفت ہے۔

﴿408﴾ نقل ہے حضرت مہدی موعود علیہ السلام خاتم ولایت محمدی ﷺ کے حضور میں ایک شخص نے عرض کیا کہ فلاں شخص خوندکار کو خدا کہتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا دیکھتا ہے یا کہتا ہے اس نے (شخص نے) کہا کہ دیکھتا ہے اور کہتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جاننا ایمان ہے اور کہنا کفر ہے بیشک نبوت کے فروعی احکام کی ہدایت کے مقام میں کہنا کفر ہے لیکن ولایت کے اسرار کو پہنچ کر بے اختیار زبان پر آئے تو ایمان ہے۔

﴿409﴾ نقل ہے بندگیمیاں شاہ دلاورؓ اپنے حجرے میں ایک مشک رکھتے تھے جب رات ہوتی آپؓ اس مشک کو بھر کر پانی معذوروں اور بیوہ عورتوں کو بذات خود پہنچاتے تھے۔

﴿410﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے سید خوندمیر بندہ تمہارے ہاتھ کی مشت خاک کا طالب ہے اور فرمایا کہ بندہ تم پر رہے یا تم بندہ پر رہیں۔

﴿411﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ترک دنیا میں بادشاہ کیلئے بادشاہی اور بیوہ عورت کیلئے چرخہ دونوں برابر ہیں۔

﴿412﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص رزق گمانی کھاتا ہے اس کو کل قیامت کے دن حساب دینا ہوگا اس لئے متوکل کو چاہیئے کہ جس طرح سے بھی ہو گذران کرے لیکن رزق بے گمان (فتوح غیب) ہی کھائے اور رزق گمانی سے پرہیز کرے کیوں کہ رزق گمانی (جسکا آنا معلوم یا مقرر ہو) کیلئے حساب ہے اور بے گمان (غیب سے آنیوالے رزق) کیلئے حساب نہیں ہے رزق گمان زہر ہے اور رزق بے گمان نور ہے نور کیلئے کیا حساب ہے۔

﴿413﴾ نقل ہے بندگیمیاں عبدالکریم نوریؓ نے فرمایا کہ ایک جگہ جہاں چار پانچ سوانبیاءؑ رہتے تھے تو ان کے درمیان جو نبی اہل فضل ہوتے وہی کلام خدا بیان کرتے اور سویت کرتے تھے باقی تمام انبیاءؑ انکے تابع رہتے تھے کیونکہ صحبت فرض ہے بغیر صحبت کے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

﴿414﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے وقت جو لوگ حاضر تھے مہاجران مہدیؑ ہوئے اور نجات دائمی کا حکم پائے۔

﴿415﴾ نقل ہے کہ بندگیمیاں خوندملکؓ نے ایک برادار کو نماز جماعت کے موقع پر فرمایا کہ بھول کے ساتھ اور دل پراگندہ رکھ کر نماز مت پڑھو اگر اس حالت کے ساتھ پڑھے بھی ہیں تو پھر لوٹا کر پڑھو کیونکہ مقبول نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔

﴿416﴾ نقل ہے بندگیمیاں ملک جیؓ نے فرمایا کہ طالب خدا کو چاہیئے کہ عزلت میں خود کو گوشہ نشین رکھے جیسا کہ بیاہی جانیوالی لڑکی کو گوشہ میں بٹھاتے ہیں معمولی کھانے کپڑے کے سوائے ہر قسم کے کھانے پینے ہر قسم کے لباس ہر ایک سے میل جول بات چیت سے پرہیز کرواتے ہیں اور وہ ان باتوں کو قبول کر کے ادا کرتی ہے اور بے اختیار رہتی ہے اس وقت محبوب کے جلوہ کے لائق ہوتی ہے ویسا ہی طالب خدا کو چاہیئے کہ اپنی ذات کو قید کر لے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دے غیر اللہ سے روگرداں ہوجائے عرس کے مانند تو وہ محبوب حقیقی کے جلوہ کے لایق ہوگا اور ذوق وصال سے بہرہ پائیگا۔

﴿417﴾ نقل ہے بندگیمیاں نعمتؓ نے فرمایا جو شخص اس بندے کو مہمان کرتا ہے اسکا مہمان کرنا اللہ کے واسطے نہیں ہے اسکا مقصود یہ ہے کہ بندہ خوش نود ہو جو شخص فقیروں کو (جو علانیہ بھوکے نظر آتے ہیں) مہمان کرتا ہے اسکا مہمان کرنا اللہ کے واسطے ہے کیونکہ یہ بندہ گھر میں کھاتا ہے۔

﴿418﴾ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس زمانہ میں ایمان کو بچانا ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ چنگاری ہاتھ میں رکھے ہوئے پانی میں راستہ چلنا ہے ہاتھ میں اگر آگ کو ٹھہرائے گا تو ہاتھ جلے گا اگر چھوڑ دیگا تو پانی میں گر کر بجھ جائے گی کسی صورت سے لیجانا ممکن نہیں ہے مگر اس طرح کہ اُس ہاتھ سے اِس ہاتھ میں اور اِس ہاتھ سے اُس ہاتھ میں لیتا جائے تو لیجا سکے گا بشرط کہ بیحد جدو جہد سے کام لے ورنہ دور کا جانا راستہ بے انتہا وقت نا معلوم سلامتی کے ساتھ لیجانا دشوار ہے (اللہ عالم) کہ لیجا بھی سکے گا یا نہیں۔

تمام ہوئے نقلیات بندگیمیاں سید عالم ابن حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ

راقم الحروف

خاک پائے گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہما السلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی

ساکن حیدر آباد دکن